

قسمت

از قلم سمعیہ مغل

(مکمل ناول)

قسمت بھی عجیب ہے نا۔ کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے جس کی ہمیں خبر تک نہیں ہوتی۔ کچھ ایسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا۔ میری قسمت نے ایسا موڑ لیا جو میرے تصور میں بھی نا تھا۔ مگر میں نے قسمت کو برا تک نہیں کہا۔ کیونکہ میری قسمت تو اس نے لکھی ہے جو مجھ سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ پھر میں اپنی قسمت کو برا کیسے کہہ سکتی ہوں۔

www.classicurdumaterial.com

www.classicdigitallibraries.com

بہار کا موسم اپنے عروج پر تھا۔ لاہور کی ان خوبصورت سی گلیوں میں کھلتے ہوئے رنگ برنگے پھول اور بھی خوبصورت لگنے لگے تھے۔ کالے بادل سورج کی کرنوں کو زمین پر پہنچنے سے روک رہے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں درختوں کے پتوں سے ٹکرا کر سماں مزید خوش نما بنا رہی تھیں۔

افراء اس موسم سے بے خبر سی اپنے کمرے میں تھی۔

"ارے! کہیں جا رہی ہیں آپ افراء؟" کمرے میں آتی انوشے نے افراء کو تیار دیکھ کر بے چینی سے پوچھا۔ افراء سرخ قمیض اور شلوار میں ملبوس تھی۔ اور دوپٹہ شانوں پر پھیلا یا تھا۔ ہونٹوں پر لگی سرخ لب اسٹک اور بال کھلے ہوئے تھے۔ کلائی میں کانچ کی چوڑیاں پہنی تھیں۔

"نہیں میں تو کہیں نہیں جا رہی"۔ افراء نے شانے اچکا کر کہا۔

"تو اتنا تیار کیوں ہیں؟"۔ انوشے نے سر سے پیر تک اس کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"بس ایسے ہی"۔ افراء نے آئیے میں خود کو دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے بالوں میں برش پھیرنے لگی۔

"آپ کو خالہ نے اپنے کمرے میں بلایا ہے جلدی جائیں"۔ انوشے کے کہنے کی دیر تھی کہ افراء کا بالوں میں برش پھیرتا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"کیا! امی نے بلایا ہے"۔ چونک کر وہ انوشے کی طرف پلٹی۔

"جی افراء جلدی جائیں اب"۔ فوری کہہ کر انوشے کمرے سے نکل گئی۔

افراء نے جلدی جلدی اپنے سرخ دوپٹے سے لب اسٹک کو صاف کیا۔ بالوں کا جوڑا بنایا اور ایک کچھر لگا لیا۔ بازو سے چوڑیاں بھی اتار کر رکھ دیں۔ کیوں کہ ساجدہ گھر میں تیار رہنے سے منع کرتی تھیں۔ وہ جلدی جلدی بھاگ کر خالہ کے کمرے میں آ گئی۔

"السلام علیکم! امی". کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! آؤ بیٹھ جاؤ یہاں". ساجدہ نے اشارہ کر کے کہا۔

"جی". حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہ ساجدہ کے پہلو میں جا بیٹھی۔

"کیا سوچا اس بارے میں تم نے؟". بغور افراء کا جائزہ لیتے ہوئے ساجدہ نے تحمل سے پوچھا۔

افراء نے ایک گہری سانس لی۔ "جیسا آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔"

"مجھے اس بات کی منہایت خوشی ہے کہ میری سگی بیٹی نہ ہونے کے باوجود بھی تم میری ہر

بات کو مانتی ہو". ساجدہ کے چہرے پر مسکان آگئی تھی۔ افراء اور انوشے ان کی بہن کی

بیٹیاں تھیں۔ بہن اور بہنوئی کی وفات تو بہت قبل ایک حادثے میں ہو چکی تھی۔

"کیا کر رہی تھی تم بیٹا؟". حسبِ توقع ساجدہ بولیں۔

"میں تیار ہو رہی تھی". معمول کی طرح صاف گوئی سے جواب دیا۔ کیونکہ جھوٹ تو وہ بولتی ہی

نہیں تھی۔

افراء کی بات سنتے ہی ساجدہ نے قہقہہ لگایا۔ افراء نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا جیسے اس ری

ایکشن کی توقع ہی نہ تھی اسے۔

"کیا ہوا امی؟". آخر ہمت کر کے وہ بول ہی پڑی۔

"دیکھو اب تم ایک، دو سالوں میں میری بہو بننے ہی والی ہو تو تم تیار ہو کر رہ سکتی ہو۔" وہ بے ساختہ مسکرائیں۔ افرآء کے دل میں تو خوشی کی لہریں ابھرنے لگیں۔ چہرے پر خوشی کے آثار آ گئے۔

"اب تم جا سکتی ہو۔ مجھے خوشی ہوئی کہ تم میرا حکم مانتی ہو۔" ساجدہ نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔

"جی امی۔" اثبات میں سر ہلا کر وہ باہر آ گئی۔ وہ مسکراتی اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف آئی اور بے ساختہ ہی بیڈ پر آ بیٹھی۔ آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ اور اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھ کر روئے ہی جا رہی تھی۔ اس کی دعا قبول ہو گئی تھی۔ یہ آنسو تو اسی خوشی کے تھے۔

.....
 "بات سننا انوشے۔" میرا کی آواز سنتے ہی زینے پھلانگتی انوشے کے قدم وہیں رک گئے۔
 "جی بولو؟" وہ مڑ کر میرا سے مخاطب ہوئی۔

"ماہر کہاں ہے؟" معصومیت سے اس نے پوچھا۔

"یا اللہ میرا ہو یا سارہ دونوں ماہر سے ہی کیوں چپکنا چاہتی ہیں؟" اس نے خود کلامی کی۔

"میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں پر ہے۔" کہتی ہوئی وہ دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"اب میں کہاں پر ڈھونڈوں ماہر کو۔ اب ساجدہ آنٹی سے تو پوچھنے سے رہی۔" ہار مان کر میرا آگے کی جانب بڑھ گئی۔

"جب دیکھو دونوں ماہر کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔" خود کلامی کرتے کرتے وہ چھت پر آ پہنچی۔
 "اوہ تم۔۔ تم یہاں پر ہو؟" ماہر کو چھت پر دیکھ کر اسے اچھی خاصی حیرانی ہوئی۔
 "جی کوئی کام ہے آپ کو میڈم؟" ماہر نے شرارت سے کہا۔

"نہیں بس ویسے ہی میں نے کہہ دیا۔ پر یہاں کیا کر رہے ہو؟" ابرو کھینچتے ہوئے وہ بولی۔
 "مجھے پھول بہت پسند ہیں۔ اور بہار میں تو کچھ زیادہ ہی دلچسپی ہو جاتی ہے مجھے پھولوں سے۔"
 مسکرا کر وہ بولا۔

"میں نے وجہ پوچھی ہے ماہر تمہاری دلچسپیاں نہیں پوچھیں۔" تنک کر انوشے نے جواب دیا۔
 ماہر اب اس کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا۔ "انوشے میڈم میں نے آپ ہی کے سوال کا جواب دیا ہے۔ او بولسلی جب مجھے پھول پسند ہیں تو یہاں کھڑا ہو کر میں پھولوں کو ہی دیکھ رہا ہوں۔ اب بتائیں مجھے کیا یہ آپ کے سوال کا جواب نہیں تھا۔"
 "ہمممم!" تھوڑی خاموشی کے بعد وہ بول پڑی۔

"آپ کیا میرے پیچھے آئی ہیں یہاں؟" ایک نگاہ خاص انوشے پر ڈال کر اس نے پوچھا۔

"نہیں"۔ جھوٹ بولتے ہوئے اس نے جواب دیا۔ اس وقت انوشے نیلے رنگ کی قمیض کے نیچے گرے ٹائٹس میں ملبوس تھی۔ بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی جس میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"ماہر کل میں جب کالج میں میسج کروں گی تو مجھے لینے آ جانا کسی کو بھی بتائے بغیر ٹھیک ہے؟"۔ حکم دیتے ہوئے وہ بولی۔

"جیسا آپ کہیں"۔ مسکرا کر اس نے جواب دیا۔ انوشے بھی مسکرائی اور زینے پھلانگتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے سر میں درد اٹھ رہی تھی۔

افراء کمرے میں فارغ بیٹھی ہوئی تھی۔ "انوشے میری بات سنو"۔ افراء غصے میں بولی۔

"جی بولیں"۔ انوشے نے کھڑے کھڑے ہی جواب دیا۔

"دیکھو انوشے میں تمہیں ہزار بار سمجھا چکی ہوں کہ پڑھ لیا کرو کچھ دیر رہ گئی ہے تمہارے پیپرز میں اور ویسے بھی پھر کون سا تم نے آگے پڑھائی کرنی ہے۔ مجھے دیکھو میں پچھلے سال پڑھ پڑھ کر پاگل ہوئی پڑی تھی۔ قسم سے کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم مجھ سے صرف ایک سال ہی چھوٹی ہو۔ یوں لگتا ہے کہ تم کوئی چار سال کی بچی ہو۔ اور دوسری کلاس میں پڑھتی ہو۔ حالانکہ مجھے سوچتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ تم بی۔ اے میں ہو۔ اور مجھ سے ایک ہی کلاس پیچھے ہو مگر مجھے ایسا کہیں سے بھی نہیں لگتا۔ کوئی فکر نہیں تمہیں اپنی پڑھائی کی"۔ افراء غصے میں

بولتی ہی جا رہی تھی۔ یہ سب وہ آنکھیں بند کر کے بول رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں سامنے انوشے نہیں تھی۔ اس نے ایک نظر بیڈ پر ڈالی۔ وہاں پر انوشے کا کالج بیگ بھی نہیں تھا۔

"ہائے کہیں ناراض تو نہیں ہو گئی وہ۔" سوچ کر وہ گھبرا گئی۔ جلدی جلدی اٹھ کر اس نے جوتی پہنی اور دوپٹہ سنبھالتے باہر آ گئی۔ انوشے لاؤنج میں زمین سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور ہاتھ میں کتاب پکڑے پڑھ رہی تھی۔ افراء بھاگ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"سوری سوری ناراض تو نہیں ہونا۔" آگے بڑھ کر اس نے انوشے کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

انوشے نے گردن اٹھا کر افراء کو دیکھا۔ گرمی سبز آنکھیں پانی سے بھری ہوئی تھیں۔ افراء اور انوشے کی عمر میں ایک سال کا ہی فرق تھا۔ قد میں دونوں یکساں تھیں۔ لیکن انوشے افراء سے پتلی تھی۔ افراء بھی نارمل جسامت کی مالک تھی۔ دونوں بہنیں دیکھنے میں پیاری تھیں۔ مگر افراء کی آنکھوں کا رنگ سیاہ تھا جو کہ اس کی ماں پر گیا تھا۔

"رو نہیں انوشے۔ مجھے معاف کر دو۔" افراء نے انوشے کے آنسو پونچے۔ اور ساتھ ہی معذرت بھی کی۔

"افراء میرے سر میں بہت درد ہے اور مجھے وومٹ سی محسوس ہو رہی ہے۔" انوشے نے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"میں چائے بنا کر لاتی ہوں تم یہیں پر لیٹی رہو"۔ بہن کی فکر میں افراد کہہ کر کچن میں چلی گئی۔ دونوں کا کمرہ غالباً نیچے ہی تھا۔ نیچے والے پورشن میں تین کمرے تھے۔ ایک میں افراد اور انوشے رہتی تھیں۔ دوسرے میں ماہر اور تیسرے میں ساجدہ رہتے تھے۔ دوسرے پورشن میں ماہ رخ اور اس کی بیٹیاں اور باقی دو کمروں میں احسن اور معیز رہتے تھے۔ اس کے بعد آخری پورشن میں بڑی سی چھت تھی۔ گھر کافی کھلا اور پیارا تھا۔

افراء لاؤنج عبور کرتی کچن میں چلی گئی۔ اور انوشے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔ اس کے سر میں پہلے بھی اچانک درد ہو جایا کرتا تھا۔ اب بھی سر میں شدید درد تھا۔ ماہر سیڑھیاں اتر کر نیچے آگیا۔ اور ایک نظر انوشے کی کتابوں پر اور بیگ پر ڈالی۔

"انوشے بھی نا۔ چیزیں رکھ کر بھول ہی جاتی ہیں۔" خود کلامی کرتے کرتے اسنے چیزیں اٹھائیں اور انوشے کے کمرے کی طرف بڑھا۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا سب سے پہلے اس نے چیزیں صوفے پر رکھیں۔ اس کے بعد وہ انوشے کی طرف بڑھا۔

"انوشے سو رہی ہیں آپ؟" جیسے ہی ماہر نے کہا وہ بے ساختہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"نہیں میں سو نہیں رہی تھی بس ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی"۔ اس نے پھر سے جھوٹ بولا۔ وہ حقیقت بتا کر ماہر کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا افراء کہاں پر ہیں"۔ انوشے سے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"وہ میرے لیے چائے بنانے گئی ہیں بس آتی ہوں گی تم چلے جاؤ میں میسج پر بات کروں گی"۔ انوشے نے بتایا اور ساتھ ساتھ حکم بھی دیا۔

"اچھا میں احسن کے کمرے میں جا رہا ہوں۔ میری یاد آئے تو وہاں آ جانا"۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمرے کا دروازہ پار کر گیا۔ انوشے یونہی مسکرا کر اسے جاتا دیکھتی رہی۔

ماہر جیسے ہی کمرے سے نکل کر آگے بڑھا افراء بھی آ گئی تھی۔ افراء نے اسے ایک نظر دیکھا۔ اور من ہی من میں مسکرائی مگر ماہر نے نظر اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھا۔ خوشی خوشی افراء کمرے میں آ گئی۔

"یہ لو تمہاری چائے اور یہ پیناڈول بھی کھا لینا"۔ افراء نے پلیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ جس میں چائے اور پیناڈول پڑی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والا افراء کا غصہ اڑن چھو ہو گیا تھا۔ انوشے نے اثبات میں سر ہلایا۔



احسن اپنے کمرے میں ایل۔سی۔ڈی کے سامنے بیٹھا ویڈیو گیم کھیل رہا تھا اور ماہر اس کے پہلو میں بیٹھا ویڈیو گیم دیکھ رہا تھا۔ وقفے وقفے سے ماہ رخ (چاروں کی امی) ماہر اور احسن کو ویڈیو گیم کی وجہ سے ڈانٹ رہی تھیں۔ مگر مجال ہے کہ دونوں اپنی جگہ سے زرا سا بھی ہلے ہوں۔

"امی دو کپ چائے ہی بنا لاؤ۔" احسن نے سکریں سے نظریں ہٹائے بغیر اسے حکم دیا۔

"ہونہہ جا رہی ہوں ویسے بھی یہاں بیٹھ کر میں نے بور ہی ہونا ہے۔" وہ پیر پختیں کمرے سے باہر چلی گئیں۔ مگر ماہر اور احسن نے ان کے غصے کو محسوس بھی نہیں کیا۔ دونوں کی نظریں ابھی بھی گیم پر تھیں۔ اور وقفے وقفے سے کچھ آوازیں جیسے کہ آؤٹ، ناٹ آؤٹ، یہوووو، واؤ اس طرح کی آوازیں کچن تک سنائی دے رہی تھیں۔



اب تو ماہ رخ چائے بنا کر لے بھی آئی تھیں۔ انہوں نے چائے کے کپ ٹیبل پر رکھ دیئے۔ اور کچھ کسے بنا ہی وہاں سے چلی گئیں۔

"کیسی ہو انوشے۔" افراء نے واشروم سے باہر آتے ہی پوچھا۔ وہ نہا کر آئی تھی۔ چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے کہ اگر میں آپکے سامنے بیٹھ کر پڑھ رہی ہوں تو ٹھیک ہوؤں گی۔" اس نے الٹا ہی جواب دیا۔

"اوہ ہو تم بھی نا اور سنو میں نماز پڑھنے لگی ہوں تم بھی فوراً آ جاؤ۔" انوشے کی طرف دیکھ کر وہ سختی سے بولی۔ انوشے نے اثبات میں سر ہلایا اور واش روم کی طرف بڑھی۔



ماہر کو آئے ہوئے گھنٹہ گزر چکا تھا۔ آخر اس کا ضبط ٹوٹا اور وہ بول ہی پڑا۔

"میں ایک گھنٹے سے دیکھ رہا ہوں اور اس ایک گھنٹے میں تم قریب پچاسویں دفعہ آؤٹ ہو چکے ہو۔ اور تم اگلی باری مجھے دو گے یہ الفاظ بھی میں بیسویں دفعہ سن چکا ہوں۔"

"یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے ماہر یہ مجھ جیسے جینیٹس کے لیے گیم بنائی گئی ہے۔" وہ فخریہ انداز میں بولا۔

"میں بتاتا ہوں گیم کس طرح کھیلی جاتی ہے۔" ماہر نے اس سے وڈیو گیم کا ریوٹ چھینتے ہوئے کہا۔ دونوں کی نظریں دوبارہ سکرین پر جم گئیں۔

پانچ منٹ بعد احسن کا قہقہہ بلند ہوا۔ "اچھا تو اسے کہتے ہیں گیم کہ پانچ منٹ بعد ہی آؤٹ ہو جاؤ۔" دوبارہ غور سے سکرین پر احسن نے نظر ڈالی تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"یہ کیسے کر لیا آخر ماہر نے"۔ وہ سوچتا سوچتا دوبارہ ویڈیو گیم کھیلنے لگا۔

"میں تمہیں دو منٹ میں یہ سیج پار کر کے دکھاؤں گا۔" اسنے ماہر کو چیلنج کیا۔ آخر اسے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

ماہر اسکی بات سن کر قہقہہ لگاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔

"جا رہے ہو کیا لگتا ہے ڈر گئے ہو"۔ احسن نے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں فی الحال تو جا رہا ہوں لیکن اگر سالوں بعد بھی تم دو منٹ میں سیٹج پار کر لو تو مجھے بتا دینا"۔ طنز کرتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا۔

نماز پڑھنے کے بعد افراد نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"یا اللہ میرے ماہر مجھے اب مل رہے ہیں جس سے میں نے بچپن سے پیار کیا ہے۔ تیرا بہت شکریہ۔ میں بہت خوش ہوں۔ ماں باپ کو تو کھو دیا پر میں ماہر کو نہیں کھونا چاہتی۔" دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے افراد یہی دعا کر رہی تھی۔

اور دوسری طرف انوشے بھی اس کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ "ماہر کو میں جلد ہی بتا دوں گی۔ اے میرے اللہ مجھے ہمت دے تاکہ میں اسے سچ بتا سکوں۔" دل کی گہرائیوں سے وہ دعا کر رہی تھی۔ دعا کے بعد اس نے جائنماز اٹھا کر رکھ دیا۔

"میں سو رہی ہوں افراد مجھے چھ بجے جگا دینا میں نے ڈرامہ دیکھنا ہے۔" کہتے ہی وہ بیڈ پر لڑھک گئی۔ افراد بھی اس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ آج اسے اسکی ساری خوشیاں مل گئی تھیں۔ اسکی تیرہ سال کی محبت اسے جلد ہی ملنے والی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

رات کا کھانا کھانے کے بعد افراد ٹی۔وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ جبکہ انوشے موبائل میں مصروف تھی۔

"کیا کر رہی ہو؟" یوں انوشے کو مصروف دیکھ کر افراد نے پوچھا۔

"میں ماہر سے بات کر رہی ہوں۔ ہمیشہ یہی جواب افراد کو ملا کرتا تھا مگر آج انوشے نے الٹا سوال پوچھ لیا۔

"آپ ماہر سے بات کیوں نہیں کرتیں"۔ قدرے معصومیت سے اس نے پوچھا تھا۔
 "بس ایسے ہی"۔ اس نے شانے اچکا کر کہا۔

اصل میں بات تو یہ تھی کہ اس کا رشتہ ماہر سے بہت پہلے طے ہو چکا تھا اور ایسے میں بات کرنے کی اجازت ساجدہ نے افراد کو نہیں دی تھی۔

سونے سے قبل افراء آئیے کے آگے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی۔

”افراء یہ رنگ مجھے دے دیں پلیز میں کتنی دفعہ مانگ چکی ہوں آپ سے۔“ انوشے نے دوبارہ وہی ضد لگائی۔

"دیکھو یہ میرے لیے بہت قیمتی ہے میں یہ نہیں دے سکتی۔" اس نے فوری رنگ اٹھاتے ہوئے کہا اور پہننے لگی۔

یہ وہی انگوٹھی تھی جو ساجدہ نے ماہر کے نام کی اسے پہنائی تھی۔

رات بہت سکون سے گزری اور انوشے کی رات تو ماہر سے بات کمر کے ہی گزری۔



لگے دن..

انوشے اس وقت کالج میں اپنی کلاس میں تھی۔ بارہ بج رہے تھے۔ میڈم عائشہ لیکچر لینے آ چکی تھیں۔ حاضری لگانے کے بعد وہ لڑکیوں کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"کل والا لیسن کس کس کو یاد ہے۔" ساری کلاس پر نظر ڈالتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

کلاس میں چند ہی لڑکیوں کے ہاتھ اوپر کو اٹھے تھے۔ جن میں انوشے کا ہاتھ بھی تھا۔ جو کبھی کبھی ہی اٹھتا اور جب بھی اٹھتا سب کو حیران کر دیتا۔

"ہاں جی جو کل میں نے سمجھایا تھا وہ مجھے آج تفصیل سے سمجھائیں۔" مس عائشہ نے انوشے کو اشارہ کیا۔

"میم آپ نے کل پڑھایا تھا کہ دنیا میں کسی انسان نے آج تک ترقی نہیں کی ہے جس کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ اور کوئی بھی انسان اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مقصد کا تعین نہ کرے۔ آپ کی صلاحیتیں آپ کا وقت آپ کی کوششیں آپ کی قربانیاں کسی بھی کام کی نہیں اگر یہ کسی مقصد کے زیر تاج نہیں۔ یہ دنیا تعلیم یافتہ لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ لیکن وہ سب ناکام ہیں صرف اس وجہ سے کہ ان کی زندگی کا کوئی واضح مقصد نہیں ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق دنیا کے 98% پرسنٹ لوگوں کا کوئی واضح نصب العین نہیں ہے۔ وہ بے مقصد زندگی گزار رہے ہیں۔ اور وہی لوگ ناکام ہیں۔ خواہشات کو پالنا ایک آسان کام

ہے۔ لیکن ان خواہشات کو برقرار رکھتے ہوئے منظم طریقے سے ایک واضح شکل دینا مشکل کام ہے۔ خواہشات سب کے پاس ہوتی ہیں لیکن مقصد کسی کسی کے پاس ہوتا ہے۔ قاسم علی شاہ کہتے ہیں کہ "عظیم ذہنوں میں خواب ہوتے ہیں اور پست ذہنوں میں فقط خواہشات"۔ اور یہ ایک بالکل درست بات ہے۔ خواہش ایک بچ کی مانند ہوتی ہے۔ جب تک اسے بویا نہیں جائے گا یہ فصل نہیں دے گی۔ ایک نظر ماضی پر ڈالتے ہیں۔ ہمارے اس ملک پاکستان کو بنانے کے لیے بھی سب نے کتنی محنت اور کوشش کی۔ اور یہ سب محنتیں اور کوششیں کسی مقصد کے تحت ہی کی گئی تھیں۔ پاکستان بنانے کا مقصد تو ہم سب جانتے ہی ہیں۔ کہ کروہ سانس لینے کو کی۔ کلاس میں تالیوں کی آواز گونجنے لگی۔ سب انوشے کے چہرے کو تک رہے تھے۔ ساری کلاس انوشے کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح حیران تھی۔

"شاباش مجھے بہت خوشی ہوئی"۔ مس عائشہ نے خوشی سے کہا۔ انوشے کو تو یقین ہی نا آیا کہ اس کی تعریف کی گئی ہے۔

"یار انوشے تم نے تو آج کمال ہی کر دیا۔" ماڑہ نے اسکی تعریف ہی شروع کر دی۔

"افراء نے کل مجھے یہ سب سمجھایا تھا۔ وہ واقعی بہت اچھا سمجھاتی ہے۔" بہن کا نام لے کر انوشے کے چہرے پر مسکان آ گئی۔

"میں چلتی ہوں"۔ ایک نظر اسنے اپنے فون پر ڈالتے ہوئے کہا۔ ماہر کا مسیج آچکا تھا۔

"اچھا مجھ سے مل کر تو جاؤ"۔ ماثرہ نے اسے جاتا دیکھ کر آواز لگائی۔ مگر وہ تیز تیز قدموں کے ساتھ گیٹ عبور کرتی باہر آگئی۔ نظر ماہر کی کار پر پڑی اور تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اور ڈور لاک کیا۔

"السلام علیکم میڈم انوشے"۔ ماہر نے سلام کرتے ہی کار آگے کی طرف بڑھائی۔

"وعلیکم السلام اینڈ ماہر پلیز مجھے میڈم نہ کہا کرو جانتے ہو مجھے ایسا فیل ہونے لگتا ہے جیسے میں تم سے بڑی ہوں"۔ وہ تنک مزاجی سے بولی۔

"اوہ! پھر تو مجھے آپ کو انوشے بیٹا کہنا چاہئے تاکہ آپ کو مجھ سے چھوٹی ہونے والی فیلینگ

آئے"۔ کچھ دیر بعد سوچ کر وہ مذاق میں بولا۔
 "اف میرے اللہ"۔ ایک ہاتھ ماتھے پر رکھ کر وہ افسردہ سی بولی۔
 www.classicurdumaterial.com
 www.classicdigitallibraries.com
 support@classicurdumaterial.com

"آپ جانتی ہیں ہم کہاں جا رہے ہیں؟"۔ انوشے کا غصہ کم کرنے کے لیے اس نے موضوع تبدیل کیا۔

"یقیناً ہم گھر ہی جا رہے ہیں۔ میرے سسرال تو نہیں جا سکتے"۔ انوشے کو بھی غصہ آچکا تھا۔

"ایک ہی بات ہے میڈم"۔ وہ ذرا مسکرا کر بولا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔" وہ انجان سی ہو کر پوچھنے لگی مگر ماہر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"کہاں پر جا رہے ہیں ہم اب مجھے بتانا پسند کرو گے؟" تھک کر اس نے پوچھا۔

"ہم لنچ پر جا رہے ہیں۔" ایک نظر انوشے کو دیکھ کر وہ بولا۔

"کیا سچ میں۔" یکدم وہ خوشی سے چیخ پڑی۔

"اف! دھیان سے بولو لڑکی۔" کان پر ہاتھ رکھ کے وہ کچھ ادا سے بولا۔

"ہم کہاں جائیں گے لنچ پر؟" انوشے کے سوالات کا آغاز ہو چکا تھا۔

"بس ہے ایک جگہ تھوڑی دور ہے مگر سرپرائز ہے۔" ماہر نے اسے مختصر بتا دیا۔ اس نے بھی مزید کوئی سوال نہیں کیا۔

کار Abbott روڈ کو کراس کر کے McLoad روڈ پر چل رہی تھی۔

"ماہر اور کتنی دیر لگے گی؟ کہاں جا رہے ہیں ہم؟ افراء میسج کر رہی ہے اب میں اسے کیا

کہوں؟" ایک ساتھ ہی سارے سوالات انوشے نے کھسکا دیئے۔

"بس تھوڑی دیر انتظار کریں اور افراء کو سچ بتا دیں۔" ماہر نے اسے مشورہ دیا۔

انوشے نے جلدی جلدی میسج ٹائپ کیا۔ دوسری طرف افراء کو میسج موصول ہو چکا تھا۔

"افراء میں اور ماہر لنچ پر جا رہے ہیں میں تھوڑی دیر میں گھر آ جاؤں گی اللہ حافظ۔"

میج پڑھتے ہی افراء کے ذہن میں سب سے پہلے یہی بات آئی "انوشے کتنا خوش ہوگی نا جب اسے پتا چلے گا کہ ماہر سے میری شادی ہونے والی ہے۔"

مگر یہ اس کی خوش فہمی تھی۔ مگر اسے یقین تھا۔

بے حد!

بے تحاشہ!

ماہر نے کارنسبت روڈ کراس کرنے کے بعد ریڈ چلی کے باہر روکی۔
 "ماہر رک کیوں گئے؟" حیرانگی سے اس نے پوچھا۔

ماہر کار سے اتر گیا اور کار کا دوسرا ڈور انوشے کے لیے کھولا۔
 "اس لیے کیوں کہ ہم پہنچ چکے ہیں۔"

"وٹ؟" انوشے نے ایک نظر ریڈ چلی کو دیکھا۔

"ہم یہاں آئے ہیں اتنی دور سے؟ مجھے تو لگا تھا کہ کوئی بہت بڑے ہوٹل میں جائیں گے
 ہم۔" چونکنے کے ساتھ ساتھ اس نے طنز کیا۔

"انوشے میڈم راستے میں باتیں بھی تو کرنی تھیں آپ سے اب جلدی آئیں"۔ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا"۔ کچھ سوچ کر وہ بولی اور کار سے اتر گئی۔ کار کو لاک لگا کر وہ دونوں آگے کی طرف بڑھے۔

ہوٹل کے زینوں کو پار کر کے وہ ہوٹل کے اندر آچکے تھے۔ بہت ہی کم لوگ نظر آرہے تھے۔ شاید ورکنگ ڈیز میں یہاں رش نہیں ہوتا ہو گا۔

"ویلکم ماہر سر"۔ یونیفارم میں ملبوس ویٹر نے ماہر کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"۔ ماہر نے مسکرا کر کہا اور پھر انوشے کی طرف اشارہ کیا "یہ انوشے ہیں"۔

"ہیلو میم"۔ ویٹر انوشے سے مخاطب ہوا۔ مگر انوشے عجیب نظروں سے ویٹر کو دیکھ رہی تھی۔

"لگتا ہے اندر گھسانے کا ارادہ نہیں ہے تمہارا"۔ انوشے کا ری ایکشن دیکھ کر اسنے ویٹر سے کہا۔

"نو نو آئیے سر آپ کے لیے اوپر مینج کیا گیا ہے"۔ ویٹر نے دونوں کو آنے کے لیے جگہ دی۔

انوشے آس پاس پڑی چیزوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ اندر سے بھی ہوٹل خوبصورت معلوم ہو رہا

تھا۔ زینے چڑھ کر وہ دوسرے پورشن میں آ گئے تھے۔ جہاں پردے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

"ہیو آ سیٹ انوشے میڈم"۔ اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ انوشے اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی۔

"تم کہنے سے باز نہیں آؤ گے نا"۔ آزدگی سے اس نے کہا۔

"ہاں جی نہیں آؤں گا"۔ اس نے دائیں بائیں سر ہلا کر کہا۔

"وہ ویٹر کون تھا؟"۔ اس کے سوالات دوبارہ شروع ہو چکے تھے۔

"میرا دوست تھا اور یہاں آنے سے پہلے ہی میں نے اسے خبر کر دی تھی اور لنچ کا آرڈر بھی دے دیا تھا"۔ ماہر نے سارا پلین بتایا۔

"کیا کھائیں گے ہم؟"۔ انوشے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کے بولی۔

"یور فیورٹ پیزا"۔ اطمینان سے وہ بولا۔

"کیا! سچ"۔ ہمیشہ کی طرح خوشی میں وہ چیخ کر بولی۔ ماہر نے دوبارہ اپنے کانوں کو چھو لیا۔

"اچھا ویسے یہاں پر کوئی فلمز یا ڈراما شوٹ ہوتے ہیں؟"۔ انوشے نے ایک دم مدہم آواز میں

پوچھا۔

"نہیں، آپکو ایسا کیوں لگا؟"۔ اس نے ابرو کو کھینچا۔

"رٹیلی پر میں نے تو یہاں ہر جگہ کیمرے کی شاپس دیکھی ہیں"۔ اس کا ری ایکشن حیرانی کی

وضاحت کر رہا تھا۔ ماہر کے پاس اسکی بات کا کوئی جواب نہیں تھا سو وہ خاموش ہی رہا۔

"ویسے ڈراماز سے یاد آیا چھ بجے سے پہلے گھر جانا ہے میں نے ڈرامہ دیکھنا ہے۔ آج سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈ ہے ڈرامے کی۔" انوشے نے پریشانی میں بتایا۔

"فکر نہیں کریں ہم جلدی ہی جائیں گے آپکو کالج سے ایک بجے چھٹی ہوئی تھی ابھی تو دو بھی نہیں بجے۔" ایک نظر رسٹ واچ پر ڈال کر ماہر نے اسے تسلی دی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے پتا ہے کل ڈرامے کی لاسٹ ایپیسوڈ ہے میں بہت مس کروں گی کبھی کبھی تو مجھے بہت رونا آتا ہے۔ بہت ہی سیڈ ڈرامہ ہے۔ تمہیں بھی بہت سیڈ لگے گا میں تمہیں اسٹوری بتاتی ہوں۔" انوشے آنکھیں بند کئے بولتی ہی چلی جا رہی تھی۔ ماہر نے ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑا ہوا تھا اور وہ مسلسل ٹیبل کو گھور رہا تھا۔ انوشے کب سے اسے ڈرامے کی سٹوری ہی سنائے جا رہی تھی۔ وہ بہت ہی زیادہ بولتی تھی۔ اسی میں دو ویٹرز آ گئے اور انوشے خاموش ہو گئی۔ دونوں نے ان کا آرڈر انہیں تھما دیا۔

"تھینک یو۔" ماہر نے مسکرا کر ویٹر سے کہا۔

"تھینک یو کی کوئی بات نہیں۔" دونوں ویٹرز نے مسکرا کر کہا اور چل دیئے۔

"انہیں کیا پتا میں نے شکریہ ان کو پیزا لانے کا نہیں بلکہ انوشے کو چپ کروانے کے لیے کہا تھا۔" من ہی من میں اس نے سوچا۔ دونوں نے کھانا شروع کیا۔ ایک نظر ماہر نے انوشے کو دیکھا پل بھر کے لیے تو وہ چونک ہی گیا تھا۔

"ارے! انوشے یہ کیا پاگلوں والے کام کر رہی ہیں آپ۔" چونک کر اس نے انوشے کو ٹوکا۔
گردن اٹھا کر انوشے نے ماہر کو دیکھا۔

"بہت افسوس کی بات ہے کہ پیزے کو کافی میں ڈبو کر کھانے کی وجہ سے تم مجھے پاگل کہہ رہے ہو۔" اس نے تاسف سے کہا۔

"ارے لڑکی اور پیزے پر کچپ کا ڈھیر لگا کر آپ جب کافی میں ڈبو کر کھائیں گی تو کون آپ کو صحیح سمجھے گا؟" حیران ہو کر اس نے پوچھا۔

"نظر نا لگاؤ مجھے کھا لینے دو۔" کہہ کر انوشے دوبارہ کھانے لگ گئی۔ ماہر پریشان کن نظروں سے اسے یونہی دیکھتا رہا۔

.....
www.classicurdumaterial.com

لنچ کے بعد وہ دوبارہ کار میں بیٹھ گئے۔ ماہر نے ایک نظر رسٹ واپس پر ڈالی۔ گھڑی ڈھائی بجے کا وقت بتا رہی تھی۔

"مجھے بہت مزہ آیا تمھینک یو۔" انوشے نے شکریہ کرتے ہوئے کہا۔ ماہر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا یونی کب سے جاؤ گے؟" انوشے دوبارہ اس سے مخاطب ہوئی۔

"کل سے جاؤں گا ویسے بھی لاسٹ سمسٹر ہے میرا اس کے بعد میں جاب سٹارٹ کروں گا۔"
ماہر نے سب خود ہی بتا دیا۔

"اچھا میرا بھی لاسٹ ہے۔" گہری سانس لے کر وہ بولی۔

"میڈم آپ کا لاسٹ سمسٹر نہیں لاسٹ کلاس ہے۔" ماہر نے اسے باور کروایا۔

"میرا ڈریم تھا کہ میں ترکی کی "سبائچی یونیورسٹی" میں جا کر پڑھوں بہت سنا ہے اس یونی کے بارے میں میں نے۔" وہ دوبارہ بولنا شروع ہو گئی تھی۔

"اوہ وہ یونی جو استنبول میں ہے؟" اب وہ دلچسپی سے پوچھ رہا تھا۔

"جی ہاں وہی۔ اور مجھے بہت شوق ہے ترکی دیکھنے کا خاص کر استنبول۔" اس نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

"چلیں ہم اپنے ہنی مون پر استنبول ہی چلیں گے۔" ماہر نے ہنس کر کہا۔ انوشے بھی ہنس دی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔" وہ انجان سی ہو کر بولی۔

"میڈم انوشے انجان نا بنیں۔ جیسے میں جانتا ہی نہیں ہوں۔" اسے دیکھ کر وہ ہنسا تھا۔ باقی سفر باتوں میں کٹ گیا۔ سواتین بجے وہ گھر کے باہر پہنچ چکے تھے۔ انوشے کار سے نیچے اتر گئی۔

"آپ دھیان سے جائیں میں اپنے ایک فرینڈ سے مل کر آتا ہوں"۔ اس نے انوشے کو بتایا۔

"ایک تو ماہر کے فریڈز بھی نا". وہ منہ میں ہی بڑبڑائی.

"جی کچھ کہا آپ نے"۔ ماہر نے نا سمجھی میں پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں دھیان سے جانا۔" انوشے نے فکر سے کہا۔

"جو حکم میڈم"۔ کہ کر ماہر نے انگنیشن میں چابی گھمائی اور آگے بڑھ گیا۔ مسکرا کر انوشے نے ماہر کو دیکھا۔ حسبِ معمول گیٹ کھلا ہی تھا۔ گیٹ عبور کر کے وہ اندر آ گئی۔

"انوشے آگئی ہو تم". انوشے کے قدموں کی آواز سن کر افراد نے کچن کے دروازے سے

"انوشے آگئی ہو تم". انوشے کے قدموں کی آواز سن کر افراد نے کچن کے دروازے سے

جہانک کر پوچھا۔

"جی نہیں میں تو نہیں آئی". انوشے نے تھکی سی آواز میں کہا۔

"اف لڑکی جلدی جا کر یونیفارم چیلنج کر لو"۔ انوشے کی بات پر افراد ٹھیک ٹھاک تپ تھی۔ اس

نے یونیفارم تبدیل کیا۔ اور فل جامنی رنگ کا سوٹ زیب تن کر لیا۔

"کیسا رہا سب". افراء کمرے میں آتے ہوئے انوشے سے مخاطب ہوئی جو تھک کر بیڈ پر گرمی

ہوئی تھی۔

"بہت اچھا، ماہر نے میرا فیورٹ لچ مجھے کروایا۔" نشے کی سی آواز میں اس نے بتایا۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ تم ماہر کو بھائی کیوں نہیں کہتی ہو؟" کمرے کی چیزیں درست کرتے کرتے بے دھیانی میں اس کے منہ سے نکل گیا۔

انوشے تھوڑا اٹھ کر بیٹھی۔ "افراء آپ میرے سے کتنے سال بڑی ہیں؟"

افراء کو انوشے کی پھیلی سمجھ میں ہی نا آئی۔

"ایک سال۔" نا سمجھی میں اس نے جواب دیا۔

"جب آپ مجھ سے ایک سال بڑی ہیں تو ماہر تو آپ سے ایک سال بڑا ہے تو یہ کہ ماہر مجھ سے دو سال بڑا ہے تو اسے بھائی کیوں کہوں وہ کون سا میرے سے دس سال بڑا ہے۔" لمبی ساری تفصیل بتا کر وہ دوبارہ بیڈ پر لڑھک گئی۔ افراء نے انوشے کی بات پر اثبات میں سر ہلایا مگر انوشے نے حقیقت نہیں بتائی تھی اور نہ ہی یہ صحیح وقت تھا۔

"چھ بچے پلیز مجھے جگا دیجئے گا افراء۔" اپنا پلین بتا کر انوشے سو گئی تھی۔ انوشے کے سوتے ہی

افراء دوبارہ کچن میں چلی گئی تھی۔ پہلے وہ برتن دھو رہی تھی اور انوشے کی وجہ سے ادھورے برتن چھوڑ آئی تھی۔ برتن دھونے کے بعد اس نے چائے پکنے کے لیے رکھ دی۔ وہ شروع سے

ہی سب کا خیال رکھا کرتی تھی۔

چائے بنانے کے بعد وہ ساجدہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"امی یہ لیں چائے"۔ افراء نے چائے بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔ وہ شروع سے ہی ساجدہ کو امی کہا کرتی تھی۔

"بیٹا ماہر نہیں آیا ابھی تک؟"۔ ساجدہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں امی"۔ کھڑے کھڑے ہی اس نے جواب دیا۔

"وہ جب آجائے تو میرے کمرے میں بھیج دینا"۔ اپنی بات مکمل کر کے وہ چائے پینے لگ گئیں۔

پانچ بجے ماہر گھر آگیا تھا۔ لاؤنج میں اسے آتا دیکھ کر فوری افراء بھی کمرے سے باہر آ گئی۔

"ماہر"۔ اس نے دھیرے سے پکارا۔

"جی"۔ سوالیہ نظروں سے اس نے پوچھا۔

"امی آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں"۔ افراء نے پیغام دیا۔

[illegible]

"مجھے اے-آر-وائے پر ڈرامہ دیکھنا ہے۔" میرا بے ترتیبی سے چینل چینج کرتی جا رہی تھی۔

"نہیں میرا ڈرامہ لگاؤ۔" اب انوشے بھی میرا سے ریوٹ چھین رہی تھی۔ بیچ میں سارہ بھی آگئی اور تینوں مسلسل چیخ رہی تھیں۔ میرا نے غصے میں جا کے ٹی۔وی کا سوئچ ہی نکال دیا۔ جس پر انوشے برس پڑی۔

"میرا ٹی۔وی لگا دو ورنہ۔" وہ اب چیخ رہی تھی۔

"اے۔آر۔وائے پر لگانا ہے تو بتاؤ پھر ہی میں لگاؤں گی ٹی۔وی ورنہ میں نہیں لگاؤں گی۔" میرا سوئچ پکڑ کر کھڑی تھی۔ یونہی تینوں لڑ رہی تھیں کہ اچانک انوشے کو کچھ یاد آیا۔

"اہم اہم۔" اس نے گلے کو کھنکھارا۔

"میری بات سنو میرا تمہیں ماہر بلا رہا تھا تھوڑی دیر پہلے۔" نہایت سیریس ہوتے ہوئے اس نے بتایا۔

"کیا مجھے بلایا ہے ماہر نے؟" سنتے ہی میرا کے ہاتھ سے ریوٹ لرز گیا۔

"اہم اہم نہیں شاید میرے خیال سے سارہ کو بلایا تھا۔ یا شاید میرا کو، تم دونوں ہی جا....."

ابھی انوشے کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ وہ دونوں وہاں سے بھاگ گئیں۔ اسنے شکر کی سانس لی اور ٹی۔وی دوبارہ دیکھنے لگ گئی۔



ماہر اس وقت کمرے میں پڑھنے میں مصروف تھا۔ ان دونوں کی موجودگی سے وہ اچھا خاصا ڈسٹرب ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" اس نے تنک کر پوچھا۔

"ماہر تم نے مجھے بلایا تھا یا سارہ کو؟" میرا نے معصومیت سے پوچھا۔

"مجھے بلایا تھا نا؟" وہ خوش فہمی سے بولی۔

"میں نے آپ دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا"۔ ماہر کنفیوز تھا۔

"نگر انوشے نے بتایا تھا کہ ہم دونوں میں سے کسی کو تم نے بلایا ہے"۔ میرا نے افسردگی سے کہا۔

"انوشے نے یہ سب کہا شاید دونوں تنگ کر رہی ہوں گی ان کو"۔ دل ہی دل میں وہ سارا

معاملہ جانچ گیا تھا۔

"اہم اہم"۔ ماہر نے گلا کھنکھارا۔

"جی یاد آیا بہت ضروری کام ہے مجھے آپ دونوں سے"۔ نا سمجھی میں وہ بول پڑا۔ دونوں خوشی

کے مارے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔



"بھابھی میں تو سوچ رہی ہوں کہ پرسوں ہی منگنی کر دیں ہم سارہ کی اچھا رشتہ ہے۔" ماہ رخ نے اپنا مسئلہ ساجدہ سے بیان کیا۔ جس پر ساجدہ نے ہاں کا اشارہ کیا۔

ایک دن بعد سارہ کی منگنی رکھ دی گئی تھی۔ لڑکا بیرون ملک سے آ رہا تھا اور ماہِ رخ کا رشتہ دار بھی تھا جس کی وجہ سے فوری ہاں کرنی پڑی تھی۔ سارہ کچھ خفا تھی مگر وہ ہاں کر چکی تھی۔

منگنی کی تیاریاں مکمل تھیں۔ افراء گھر ڈیکوریٹ کر رہی تھی۔ پاس ہی منیب (ماہر کے ابو) نے اسے دیکھا تو اس کے قریب چلے آئے۔

"بیٹا دولے نے کونسا یہاں رہنا ہے جو تم اتنی محنت سے یہ سب سجا رہی ہو۔" آس پاس کا

جائزہ لے کر وہ بولے جس پر افراء مسکرا دی۔

"ابو دولے نے نہیں رہنا ہے تو کیا ہوا ہماری دلہن (سارہ) نے تو رہنا ہے نا". بے ساختہ مسکرا کر وہ بولی۔

"ایک ماہ بعد سارہ کی شادی بھی ہو رہی ہے اللہ اسے خوش رکھے۔" منیب نے افراد کو بتایا۔

"بہت یاد آئے گی سارہ کی"۔ افراد من ہی من میں سوچ کر رنجیدہ ہو رہی تھی۔ یہاں ایسا ہی

ہوتا تھا لڑکیوں کو بی-اے تک پڑھا کر جلد از جلد بیاہ دیا جاتا تھا۔

”میں باقی کام دیکھتا ہوں“۔ کہ کر وہ آگے بڑھ گئے۔

”کیا یونہی میری بہن بھی مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی۔ امی نے کہا تھا کہ میری شادی کے فوری بعد ہی انوشے کا بھی وہ رشتہ ڈھونڈیں گی“۔ آنکھوں سے اسکے آنسو نکل آئے تھے۔ وہ نہایت سنجیدہ ہو گئی تھی۔ مگر آگے کا وہ جانتی ہی کہاں تھی۔ منگنی فارم ہاؤس میں رکھی گئی تھی فارم ہاؤس سجانے کی ذمہ داری کسی اور کو سونپی گئی تھی۔ رات کو سب تیار ہو کر فارم ہاؤس پہنچ گئے۔ فنکشن شروع ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ انوشے اور افراء نے ایک طرح کے لباس زیب تن کیے تھے۔ پینک قمیض کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ اور شرارہ جس میں دونوں پیاری لگ رہی تھیں۔ انوشے نے بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا جبکہ افراء نے چوٹی بنا کر آگے کو رکھی ہوئی تھی۔ دونوں نے ہلکا میک اپ کیا تھا۔

”چھت پر آئیں وہاں کوئی بھی نہیں ہے“۔ ماہر کا میسج انوشے کو ریسو ہو چکا تھا۔ سامنے ہی افراء سیلج پر سب کے ساتھ تھی۔ سب سے نظریں چرا کر وہ چھت پر آ گئی۔

سرد ہوا اور سرد موسم پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔ اور پھولوں کی مہک نے ایک عجیب سماں پیدا کر دیا تھا۔ خاموش ستارے اور خاموش چاند آسمان پر ہیرے کی طرح جگمگا رہے تھے۔ ماہر کی نظریں اس ہیرے نما چاند پر مرکوز تھیں۔ انوشے اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔ اسنے بھی ماہر کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"کیا تمہیں چاند بھی پسند ہے۔" اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"آگئیں آپ۔" وہ انوشے کی جانب متوجہ ہوا۔

"جی۔" وہ شرمیلے انداز میں مسکرائی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔" اس نے دیوانوں جیسے انداز میں تعریف کی۔

"تھینک یو۔" اسنے پلکیں جھکاتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے پوچھا تھا کہ تمہیں چاند پسند ہے؟"

"توبصورت چیزیں سب کو ہی پسند ہوا کرتی ہیں۔" اس نے چاند کی طرف اشارہ کیا۔

"تو سب کو سورج کیوں نہیں پسند ہوتا؟" انوشے نے اٹکھا سوال پوچھا۔ انوشے بھی نا عجیب

سوالات پوچھا کرتی تھی۔

"انوشے جانتی ہیں جو چیز ایک حد سے بڑھ جائے اسے کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔" ماہر نے

بتایا۔ انوشے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکی بات بغور سن رہی تھی۔

"سردیوں میں ہمیں سورج کتنا پسند ہوتا ہے نا کیوں کہ تب وہ اتنی گرمی نہیں دیتا۔ ہمیں اچھا

لگتا ہے اسکی روشنی (دھوپ) میں جانا۔ اور گرمیوں میں وہ اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے یعنی بہت

گرم ہو جاتا ہے تب ہمیں دھوپ پسند نہیں ہوتی سمجھ رہی ہیں انوشے؟ چاند کبھی بھی اپنی روشنی سے گرمی نہیں دیتا۔"

انوشے بے ساختہ ہی ہنس دی۔

"کیا ہوا انوشے میڈم میں نے کچھ غلط تو نہیں بتایا۔" حیرانی سے وہ بولا۔

"بہت اچھی باتیں کرتے ہو تم۔" اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے وہ بولی۔ سرد ہوا میں بال بار

بار آکر اس کے چہرے کو چھو رہے تھے۔ اور یونہی وہ انہیں پیچھے اڑیسے جا رہی تھی۔

"انوشے میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔" انوشے کے چہرے پر آئے بالوں کا طلسم توڑ کر اس نے کہا۔

"کیا۔" انوشے نے بے چینی سے پوچھا۔

"لایئے اپنا ہاتھ دیجئے۔" ماہر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ انوشے

نے اپنا ہاتھ ماہر کو تھما دیا۔ ماہر نے پاکٹ میں سے ایک چمکتی سلور کلر کی انگوٹھی انوشے کی

طرف بڑھائی۔

"آئی لو یو انوشے"۔ اسے انگوٹھی پہنا کر وہ دھیرے سے بولا۔ پل بھر کے لیے انوشے کو یقین ہی نہ آیا۔ اسے اپنی سانسیں تھمتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ خوبصورت انگوٹھی اس کی انگلی میں چمک رہی تھی۔

"آئی لو یو ٹو ماہر"۔ انوشے نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ میری فیوچر وائف بننا پسند کریں گی؟"۔ اس کے مزید قریب آ کر اس نے نرمی سے پوچھا۔ انوشے نے خوشی سے اثبات میں سر ہلایا اور اس سے قدرے فاصلے پر ہو گئی۔

"کوئی آنا جائے ماہر"۔ انوشے نے ماہر کو ٹوکا جو مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔

"انوشے افراء کو ابھی نہ بتائیے گا ہمارے بارے میں"۔ وہ یک دم نظریں اس سے ہٹا کر بولا۔

"ماہر میں انہیں چاہ کر بھی نہیں بتا سکتی تھوڑے وقت کے بعد سب سچ بتا دوں گی"۔ وہ پریشان سی بولی۔

"یہ انوشے کہاں چلی گئی"۔ افراء نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ "شاید چھت پر ہو گی پہلے چھت میں جانے کی ضد کر رہی تھی"۔ افراء کو فوری یاد آیا تو چھت کی جانب چل پڑی۔ ماہر نے پاس موجود گملے سے گلاب کا پھول نرمی سے الگ کیا اور انوشے کی طرف بڑھایا۔ افراء چھت پر پہنچ چکی تھی۔ انوشے کی طرف بڑھتا ہاتھ ماہر نے پیچھے کو کھسکا لیا۔

"میرے لیے ہے۔" افراء کو لگا کہ وہ خوشی سے رو دے گی۔ گلاب کا پھول اسے بے حد عزیز تھا۔ اور دینے والا تو اسے اپنی جان سے بھی زیادہ۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے پھول کو نرمی سے پکڑا۔

"انوشے تم یہاں پر کیا کر رہی ہو۔" افراء نے انوشے کو دیکھ کر ابرو کو کھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ جائیں میں آتی ہوں۔" انوشے کی بات پر افراء نے ہاں میں سر ہلایا اور نیچے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔

"افراء بہت اچھی ہیں ماہر"۔ کھوئے کھوئے لہجے میں وہ بولی۔
 "تو مادام کیا بات کرنی تھی آپ کو؟"۔ بے چینی سے وہ بولا۔
 "کچھ نہیں میں چلتی ہوں تم بھی آ جاؤ"۔ انوشے نے بالوں کو پیچھے اڑیسا۔

"میں آ جاؤں گا آپ جائے". ماہر نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔



"انوشے تم کیا بات کر رہی ہو ماہر سے؟". انوشے کو فون پر چپکا دیکھ کر اس نے تنگ آ کر پوچھا۔

"ماہر آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔" انوشے نے افراتفری میں جھوٹ بول دیا۔ جس پر افرآء خوشی میں دوبارہ لیٹ گئی۔ اس نے مزید کوئی سوال نہ پوچھا۔

"کیا پوچھا ہو گا ماہر نے میرے بارے میں انوشے سے بھی نہیں پوچھ سکتی میں"۔ افراد کی آدھی رات یہی سوچتے سوچتے بیت گئی۔

موسم کل کی نسبت تھوڑا کم سرد تھا۔ بارش کا سماں تو ہوتا مگر بارش نہ ہوتی تھی۔ ہاں پر وقفے وقفے سے ہوا کا سلسلہ جاری تھا۔ گھڑی نو بجانے کو تھی۔ افراء کام کر کے کمرے میں آئی ہی

تھی کہ اس کی نظر انوشے کے موبائل پر پڑی۔ کبھی کبھار ہی انوشے فون کالج لے جایا کرتی تھی۔ زیادہ تر اسکا فون گھر پر ہی معلوم ہوتا تھا۔ افراد فون کے قریب آئی اور فون کو اٹھا لیا۔

"نہ جانے ماہر نے کیا پوچھا ہو گا کاش انوشے تم نے چیٹ ڈیلیٹ نہ کی ہو۔" اندیشہ سوچتے سوچتے اس نے فون کو سوائپ کیا مگر فون پاسورڈ مانگ رہا تھا۔

"انوشے کی بچی نے پاسورڈ لگا رکھا ہے کیا ہو سکتا ہے پاسورڈ۔" اسکا دماغ کسی ڈیٹیکٹو کی طرح سوچ رہا تھا۔

پانچ دفعہ وہ رونگ پاسورڈ ٹائپ کر چکی تھی۔ مگر پاسورڈ نہیں کھلا۔ اسے غصہ آنے لگا تھا۔ ساتھ ہی 30 سیکنڈ سے الٹی گنتی شروع ہو گئی تھی۔ یقیناً اسکا مطلب یہی تھا کہ پاسورڈ 30 سیکنڈ بعد ٹائپ کیا جا سکتا ہے۔ بے صبری میں اسے فون پر "فورگوٹ پاسورڈ" لکھا دکھائی دیا۔ جیسے ہی اسنے وہاں کلک کیا ایک نئی سکرین کھل گئی۔

"What was your childhood nick name?"

جیسے ہی یہ اس نے پڑھا تو دماغ ماضی کو پلٹا۔ کچھ یاد آیا تو فوری اس نے "Anu" ٹائپ کیا مگر رونگ پاسورڈ لکھا آ رہا تھا انہیں سپیلنگ کے ساتھ اسنے چھوٹے سپیلنگ جب ٹائپ کیے تو پاسورڈ کھل گیا تھا۔ وقت کو ایک لمحے کے لیے بھی ضائع کیے بغیر وہ میسج کی طرف بڑھی۔ ماہر

کی چیٹ اسے ٹاپ پر ہی شو ہو گئی تھی۔ جیسے ہی اس نے ان کی چیٹ آن کی وہاں دو ہی میسج موجود تھے۔

پہلے اسنے انوشے کا "آئی لو یو ٹو" کا میسج پڑھا اور بعد میں ماہر کا "آئی لو یو" کا میسج پڑھا۔ وہ یونہی سکرین کو دیکھے جا رہی تھی۔ اچانک ہی سکرین بند ہو گئی اور اسکا حواس بحال ہوا۔

"انوشے نے چیٹ بھی ڈلیٹ کر دی ہے۔" افسردگی سے اس نے سوچا۔

"چلو اچھا ہے سالی اور بہنوئی میں بہت پیار ہے۔" خوشی خوشی سوچ کر اس نے فون کو واپس رکھ دیا۔ (اپنے سگے رشتوں پر اتنی آسانی سے شک نہیں کیا جاسکتا)

وہ ایسی ہی تھی رشتوں سے بے پناہ پیار کرنے والی بے پناہ یقین کرنے والی۔ مگر جو قسمت میں تھا اسے اسکی ابھی خبر کہاں تھی۔

"امی ناشتہ کر لیں۔" بیڈ پر اسنے ناشتہ رکھتے ہوئے کہا۔ ساجدہ نے سر ہلایا۔

"کیا ہوا امی آپ پریشان لگ رہی ہیں۔" افراء ساجدہ کے تاثرات جان گئی تھی۔

"بیٹا بس تمہاری امی بہت یاد آرہی ہے۔" کہہ کر وہ آنسو گرانے لگیں۔ افراء نے زمین پر بیٹھ کر ساجدہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"امی جو چلے جاتے ہیں ان کے لیے روتے نہیں ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں۔"

"تمہاری ماں نے ہی ماہر کا رشتہ طے کیا تھا بہت خوش تھی وہ ہمیشہ تمہاری بات کرتی تھی کہ تمہیں ماہر کے ساتھ دیکھ کر وہ بہت خوش ہو گی یہی ایک چاہ تھی اسکی۔ دیکھو تب وقت آیا ہی نہیں۔ اب دیکھو جب وقت آ رہا ہے تو وہ ہے ہی نہیں۔" ساجدہ اب بھی رو رہی تھیں۔ افراء ساکت سی زمین پر نظریں مرکوز کئے بیٹھی تھی۔ شاید آنسو چھپا رہی تھی۔

"بیٹا بہت اچھا ساتھ گزرا اور ایک دن وہ چھوڑ گئی۔" وہ اب بہت سینٹی ہو گئی تھیں۔

"خیر تم اب جاؤ آرام کرو۔" افراء کے چہرے پر آتی اداسی دیکھ کر وہ فوری اپنے آنسو پونچنے لگیں۔ وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ وہ آنسو کو آنکھ کے کنارے سے صاف کرتی ہوئی باہر آ گئی۔ اور کمرے میں بیٹھ کر خوب روئی۔ کیا وقت یاد دلا دیا تھا آج ساجدہ نے اسے۔ کیا زندگی اتنی جلدی گزر جاتی ہے۔ اسکی ماں نے تو اپنی بیٹیوں کی کوئی خوشی بھی نہ دیکھی تھی۔ وقت دوپہر میں تیزی سے ڈھل رہا تھا۔ اور آنے والے وقت کا کسے معلوم تھا۔

دوپہر کو وہ تھکی ہاری کالج سے آئی تھی۔ اس کے آتے ہی افراء نے اسے کھانا دے دیا تھا۔ وہ اپنی بہن کا بہت خیال رکھتی تھی۔

بے حد!

"انوشے ایک بات بتاؤ۔" افراء نے تجسس سے پوچھا۔

"جی پوچھیں۔" انوشے نے اجازت دی۔

"ماہر نے میرے بارے میں کیا پوچھا تھا؟" اسنے حقیقت جاننا چاہی۔ کچھ دیر انوشے افراء کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"انوشے مادام اچھی لڑکیاں جھوٹ نہیں بولا کرتیں۔" افراء نے اسے سختی سے باور کروایا۔

"کچھ نہیں پوچھا تھا میں نے آپ سے مذاق کیا تھا۔" شرمندگی سے اس نے گردن جھکا کر کہا۔

"آئندہ میں جھوٹ نہ....." ابھی افراء کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ اسے ساجدہ کی آواز سنائی دی۔

"میں آتی ہوں۔" وہ ہر بڑی میں بولتی ہوئی باہر آئی۔

"بات سننا بیٹا۔" ساجدہ افراء سے مخاطب ہوئیں۔

"جی امی۔" پاس آکر اس نے نرمی سے جواب دیا۔

"ماہر پتا نہیں کہاں پر ہے کب سے فون لگا رہی ہوں سن نہیں رہا جب آئے تو مجھے بتا دینا میں ماہ رخ کے پاس جا رہی ہوں۔" ساجدہ نے حکم دیا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں۔

"فون نہیں لگ رہا ان کا۔" وہ بھی سوچ کر خاصی پریشان ہو گئی تھی۔

"کیا کہ رہی تھیں خالہ۔" انوشے نے دل چسپی سے پوچھا۔

"کوئی بات نہیں بیزی ہو گا وہ۔" انوشے نے ساری بات تحمل سے سننے کے بعد افراء کے دل کو تسلی دے دی تھی مگر اس کے دل میں بھی پریشانی کے آثار جنم لے رہے تھے۔ کب سے ماہر نے اس کے میسج کا جواب بھی نہ دیا تھا۔ اسے یک دم یاد آیا۔

"سنو ماہر کہاں ہو۔" اپنے فون پر اس نے جلدی جلدی بے چینی سے ٹائپ کیا۔ اسی طرح کے کوئی بیس میسج وہ بھیج چکی تھی۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ کئی دیر تک وہ موبائل کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر ساکت بیٹھی تھی۔ اب تو آدھا گھنٹہ ہونے والا تھا۔ ایسا تو کبھی نہیں کیا ایک میسج پر ہی جواب آ جایا کرتا تھا سب ٹھیک تو ہو گا نہ؟ عجیب و غریب سوال اس کے من کو اور بے چینی میں گھسیٹ رہے تھے۔ دل کی تسلی کے لیے دو چار مس کالز بھی کر دیں مگر بے سود ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی نمبر بند جا رہا تھا۔ کیا راستے میں تو کچھ نہیں ہو گیا؟ یہ الجھے سوال اسے ڈرا رہے تھے۔ اب تو حد ہی ہو گئی تھی ایک گھنٹہ ہونے والا تھا اور ماہر کی کوئی خبر نہیں تھی۔ وہ اکیلی کسی کو بتائے بغیر ہی پریشانی میں اسیر تھی۔ کئی میسجس وہ اسے وقفے وقفے سے کر رہی تھی۔

تین بجے کسی کی کال آئی ساجدہ اپنے کمرے میں تھیں بڑھ کر انہوں نے فون اٹھا لیا۔ پل بھر میں ہی ان کے ہاتھ میں پکڑا فون لرز گیا۔ ساجدہ روتی ہوئی افراء کے کمرے کی طرف آئیں۔

"کیا ہوا امی سب ٹھیک تو ہے؟"۔ افراء نے گھبراہٹ میں پوچھا۔

"ما۔۔ ما۔۔ ماہر کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے وہ وہ وہ ہاسپٹل میں ہے"۔ ساجدہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔ افراء اور انوشے کو محسوس ہوا کہ دونوں ابھی گر جائیں گی۔ افراء کی آنکھوں سے آنسو تو ٹپک بھی رہے تھے۔

"کیا"۔ کھڑی ہوئی افراء بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اب کیا ہو گا۔

.....

ہاسپٹل میں عجیب خاموشی چھائی تھی اور کارڈور میں تو مکمل سناٹا تھا۔ عجیب سا سماں ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ ہر طرف وحشت اور خوف تھا۔ کارڈور میں وسیم بے چینی سے کھڑا تھا۔ وسیم کے بتانے پر سب بھاگتے ہوئے ہاسپٹل آئے تھے۔

"آنٹی ماہر آپریشن تھیٹر میں ہے"۔ وسیم نے ان سب کو آتا دیکھ کر پریشانی میں بتایا۔

"ہائے اللہ، میرا بچہ کیا ہو گیا اس کو"۔ ساجدہ روتی ہوئی پاس پڑے بیچ پر گر گئیں۔

"امی امی ناروئیں کچھ نہیں ہو گا ماہر کو آپ پریشان نہ ہوں۔" افرآء نے تسلی دی مگر خود بھی وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔

"انوشے نہ رو تم بھی یہاں بیٹھو۔" انوشے کو روتا دیکھ کر اس نے انوشے کو پیچ پر بیٹھا دیا۔
 "کیسے ہو گیا وسیم بیٹا یہ۔" منیب نے پاس جا کر پوچھا۔

"انکل ماہر میرے گھر آ رہا تھا کب سے میں اسے کال کر رہا تھا مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا جب میں آپ کے گھر آنے کے لیے نکلا تو راستے میں لوگ جمع تھے۔ شاید کسی نے ماہر کو ہٹ کر دیا تھا۔ ماہر کی کار اس سے فاصلے پر تھی۔ میں سب سے پہلے پہنچ گیا تھا اور ہاسپٹل پہنچ کر آپ سب کو اطلاع کر دی۔" وسیم بھی رو دینے کو تھا۔

"اللہ بہتر کریں گے۔" کندھے پر ہاتھ رکھ کے احمر نے اسے تسلی دی۔ احسن اور معین ڈاکٹر کو لے آئے تھے۔ ساجدہ بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس گئیں۔
 "ڈاکٹر صاحب ماہر کیسا ہے۔" ساجدہ آنسو پونچتے ہوئے بولیں۔

"دیکھیں ماہر کا خون بہت بہہ گیا ہے۔ یہ ادویات لا دیں فوری۔" ڈاکٹر نے پرچی پکڑاتے ہوئے کہا۔ جس پر فوری چاروں وہاں سے دوائی لینے کے لیے نکل گئے۔

"ڈاکٹر صاحب بلڈ کا کیا؟". افراد نے آگے بڑھ کر آنسو ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

"بلڈ بینک میں بلڈ کی بہت کمی ہے مگر پھر بھی آپ وہاں سے پوچھ کر فوری بلڈ کا انتظام کر دیں۔" ڈاکٹر نے ساری ہدایات افراد کو دے دی تھیں۔

"امی ماہر کا خون تو ہے بھی اوپوزیٹو میں جاتی ہوں پتا کرنے"۔ افراد روتے ہوئے بولی۔ ساجدہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو روتے روتے سر ہلا دیا۔ جب کہ ماہ رخ ساجدہ کو تسلیاں دے رہی تھی۔

"میں بھی چلوں گی افراء آپ کے ساتھ"۔ انوشے نے راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"ضدنا کرو ہو پلیر انوشے"۔ وہ ڈانٹتے ہوئے بولی تو انوشے روتی ہوئی ساجدہ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر وہ ہاسپٹل کے بلڈ بینک پہنچ گئی تھی۔

"کونسا بلڈ چاہئے میم"۔ ریسپشن پر موجود نرس نے پوچھا۔

"او پوزیٹو"۔ وہ نشے کی سی آواز میں بولی۔

"میم یہاں پر بلڈ کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ یہاں کا اصول ہے کہ جسے بلڈ چاہئے اس کا کوئی جاننے والا یا فیملی میمبر بلڈ ڈونیٹ کرے گا اور اس کے بدلے میں آپ کو دیئے گئے بلڈ کے پیسے نہیں دینے پڑیں گے"۔ اس نے ساری بات افراء کو بتا دی۔

"کیا، مطلب میں اپنا بلڈ ڈونیٹ کر لے فری او پوزیٹو بلڈ لے سکتی ہوں؟"۔ ہربری میں اس نے پوچھا۔

"جی میم کیا آپ بلڈ ڈونیٹ کریں گی؟"۔ نرس نے پوچھا۔

"جی جتنا چاہئے لے لیں" اے پوزیٹو "بلڈ ہے میرا"۔ افراء نے جلدی جلدی کہا۔ اسے ابھی کوئی اور راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ماہر کے لیے اس وقت اسے اپنا خون بھی عزیز نہیں تھا۔

www.classicdigitallibraries.com
support@classicdigitalmaterial.com

"امی بلڈ مجھے ہی دینا ہو گا"۔ اکیلے میں اس نے ساری بات ساجدہ کو بتائی۔

"بیٹا نہیں جلد ہی کوئی اور حل نکال لیں گے تم ان چکر میں نہ پڑو"۔ ساجدہ نے منع کرتے ہوئے کہا۔

افراء نے ساجدہ کا ہاتھ اپنے سر پر رکھا۔ "امی آپ کو میری قسم ہے مجھے آج نہ روکیں انوشے کو کچھ مت بتائیے گا بلڈ کے بارے میں۔ ماہر میری زندگی ہے میں اس کے لیے کچھ بھی کرنے

کو تیار ہوں۔" اپنی قسم دے کر افراء وہاں سے جا چکی تھی۔ قسم کے بعد ساجدہ افراء کو روک ہی نہ پائی تھی۔ اب وہ بلڈ ڈونیٹ روم میں پہنچ گئی تھی۔ ساجدہ کے لاکھ منع کرنے پر بھی اس نے کچھ نہیں سنا تھا۔ وہ انوشے کو بتائے بغیر ہی آئی تھی۔ وہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔ سوئی جسم میں داخل ہو رہی تھی۔ مگر اسے فقط ماہر کی پروا تھی اس انسان کی پروا تھی جس سے وہ بے حد محبت کرتی تھی۔



کچھ ہی دیر بعد بلڈ روم میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اور ماہر کا معائنہ جاری تھا۔

"تھینک یو۔" کمرے میں موجود نرس کا افراء نے دل سے شکریہ ادا کیا۔

اب اسے بے چینی ہو رہی تھی۔ جسم نڈھال سالگ رہا تھا۔ جیسے اس کی ہمت ختم ہو رہی ہو جیسے اسی پل وہ زمین پر گر جائے گی۔ اور اسی پل اسے چکر آیا وہ گرنے ہی والی تھی کہ اسے کسی کا لمس اپنے وجود پر محسوس ہوا۔

"میم آر یو آل رائٹ۔" دو نرسیں اس کو پکڑے ہوئے تھیں۔

"شاید نہیں۔" وہ کپکپاتی آواز میں بولی۔

"آئیے میم۔" نرس نے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا اور اسے دوسرے پورشن میں پہنچا دیا۔

"شکریہ". بامشکل مسکرا کر وہ بولی تھی.

"یو آر ویلکم". نرس مسکرا کر بولی.



خوف بھی ابھی ٹلا نہیں تھا۔ دل میں وحشت ابھی بھی جاری تھی۔ لڑکھڑاتے قدموں سے آتی ہوئی وہ بیچ پر جا بیٹھی۔

"بیٹا تمہیں کس نے کہا تھا ہم انتظام.....". منیب کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

"ابو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا تھا". افراد نے بات کو کاٹ کر کہا۔

"آپ چاروں گھر چلی جائیں ہم یہیں پر ہیں افراد کو لے جائیں وہ ٹھیک نہیں ہے". احمر نے فکر مندی سے کہا۔

"نہیں میں یہیں رہوں گی". افراد نے ضد کی۔

"افراء ہم گھر چلتے ہیں بیٹا تمہاری طبیعت بھی نہیں ٹھیک کیا تم میرا حکم نہیں مانو گی؟".
ساجدہ نے اصرار کیا تھا جسے افراد منع نہیں کر پائی تھی۔

"میں یہیں پر رہوں گی خالہ آپ تینوں جا سکتی ہیں". اکھڑے لہجے سے وہ بولی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے انوشے چلو۔" لڑکھڑاتے قدموں سے وہ بمشکل اٹھتی ہوئی تیزی سے اسکی کلائی تھامے تھوڑا دور آ گئی۔

"انوشے تمہاری فضول کی کوئی بھی ضد نہیں چلے گی میرے ساتھ فوری گھر جا رہی ہو تم۔" افرآء کی آواز ویسے ہی لڑکھڑا رہی تھی۔ اس نے جھٹ سے انوشے کا ہاتھ اپنی گرفت میں قید کر لیا۔

"نہیں میں ایک دفعہ کہہ چکی ہوں افرآء آپ کو ماہر کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن مجھے ہے۔" انوشے نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا۔

"کیا! کیا مطلب ہے تمہارا؟" افرآء کو غصہ آ گیا تھا۔

"خون دے کر آپ نے کوئی احسان نہیں کیا ہے افرآء میں بھی خون دے سکتی تھی۔" اسکا لہجہ کافی روڈ تھا۔ افرآء کے ماتھے پر شکنیں ابھرنے لگیں اس کا دل کیا اسے وہیں تمپھڑ مار دے مگر وہ مجبور تھی۔

"تو کیا تم نہیں جاؤ گی؟" آخری بار اس نے پوچھا تھا۔

"نہیں جاؤں گی۔" انوشے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"امی ہم چلتے ہیں آپ اس کو یہیں پر رہنے دیں۔" افراء نے انکے قریب آتے ہوئے غصے میں کہا۔ انوشے کا فیصلہ اٹل تھا سو کسی نے کسی بھی قسم کا کوئی اصرار نہیں کیا۔

"تم کیوں نہیں گئی بیٹا؟" منیب نے مایوسی سے پوچھا

"انکل میں نہیں جانا چاہتی۔" گردن جھکائے وہ بول رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں منیب ماہر اس کا آخر بھائی لگتا ہے اسے فکر کیوں نہیں ہوگی؟" احمر کے بولتے ہی انوشے نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔ مگر بہت سے لفظ بہت سی باتیں منہ میں ہی دم توڑ گئی تھیں۔

www.classicurdumaterial.com

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

"آرام کر لو میں تمہیں کچھ کھانے کے لیے دیتی ہوں۔" ساجدہ نے فکر مندی سے کہا۔

افراء نظریں چھت پر جمائے لیٹی ہوئی تھی۔ اسے انوشے کی وہ بات یاد آ گئی۔

"خون دے کر آپ نے کوئی احسان نہیں کیا ہے افراء میں بھی خون دے سکتی تھی۔" اپنی

آنکھوں سے بہتے آنسو کو اس نے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔ وہ ہنوز ساکت لیٹی تھی۔ نظریں

چھت پر اٹک گئی تھیں۔ اور بے شمار دعائیں دل میں جاری تھیں۔ جس پل ساجدہ آئیں وہ فوری کہنیوں کا سہارا لے کر اٹھ گئی۔

"احسن کی کال آئی تھی سب ٹھیک طرح سے ہو گیا ہے مگر ماہر کو ابھی ہوش نہیں آیا تم دعا جاری رکھنا"۔ ساجدہ نے کھانا اسکی طرف بڑھایا۔

"جی امی"۔ بے بسی سے وہ بولی۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا بہت خطرے کی بات تو نہیں تھی مگر خون زیادہ بہہ گیا تھا تم سب جلد نہ کرتی تو نا جانے کیا ہو جاتا بہت شکریہ تمہارا"۔ وہ سینیٹی ہو گئی تھیں۔

افراء نے گردن اٹھا کر انہیں دیکھا۔ "امی آپ جانتی تو ہیں میں کتنا پیار کرتی ہوں ماہر سے بس میں نے یہ سب اسی لیے کیا اور آپ مجھے ایسے شکریہ کہہ رہی ہیں جیسے میں کوئی غیر ہوں"۔ بات مکمل کرنے کے بعد افراء مسکرائی تھی۔

"ماہر کی دلہن تمہیں بنانے کا بہت اچھا فیصلہ ہے"۔ فخریہ انداز سے وہ بولیں۔ جس پر افراء نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔



کئی دیر سب یونہی بیٹھے رہے تھے ماہر کو ہوش آچکا تھا۔ سر اور بازو پر بھی پٹی بندھی تھی۔ اور بھی کئی جگہ بینڈیج لگے تھے۔ شکر کر کے انوشے روم کی طرف بڑھی تھی۔ جبکہ وہ چاروں کسی کام سے گھر چلے گئے تھے۔

"ماہر"۔ انوشے نے آنسوؤں کو ضبط کر کے کہا۔ وہ ماہر کے پاس پڑے اسٹول پر آ کے بیٹھ گئی تھی۔

"جی مادام"۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ بولا۔ اور کچھ ہی لمحے بعد وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کے پھوٹ پھوٹ کر پچوں کی طرح رونے بھی لگ گئی تھی۔ اسے ایسے دیکھ کر ماہر مایوسی سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ چمکتی سلور رنگ کی انگوٹھی اس کی انگلی میں چمک رہی تھی۔ انگوٹھی کو دیکھ کر ماہر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔ وہ اٹھ نہیں سکتا تھا بازو پر ڈپ لگی ہوئی تھی۔

"کیوں رو رہی ہیں دیکھیں میں تو ٹھیک ہوں"۔ اس نے انوشے کے چہرے سے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ روئے ہی جا رہی تھی۔

"انوشے کیوں رو رہی ہیں مجھے بتائیں گی؟"۔ وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

"ماہر تم ٹھیک ہونا؟"۔ خوب رونے دھونے کے بعد اسنے بولنے کا تکلف کیا۔ اور آنسو صاف کرنے لگی۔ ماہر بے بسی کے عالم میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"جیسے رو رہی تھیں آپ مجھے لگ رہا تھا کہ شاید میں مر گیا ہوں۔" تمسخر سے وہ بولا۔ آنسو صاف کرتی انوشے کا چہرہ ایک دم سرخ پڑنے لگا۔ ایک زور دار تمپھڑ وہ ماہر کے بازو پر رسید کر چکی تھی۔

"آہ انوشے یہ کیا کر دیا ڈپ والی بازو پر مار دیا۔" وہ درد سے کراہ رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس بازو کو تھاما ہوا تھا جہاں ڈپ لگی ہوئی تھی۔

"تمہارے ساتھ بہت اچھا ہوا ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔" انوشے وہی ایکسیڈینٹ والی بات دہرا رہی تھی۔ طیش میں وہ اسے دیکھے بغیر باہر آ گئی۔ ماہر کا دل تو انوشے سے ڈھیروں باتیں کرنے کا تھا مگر ماہر کی بات سے اسے غصہ آ گیا تھا۔

قسمت بہت مہربان ہو گئی تھی۔ ماہر کو اگلی رات میں ہی ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ جبکہ انوشے ہاسپٹل میں رہی تھی اور رات ساجدہ نے بھی وہیں گزاری تھی۔ ملنے ملانے کے بعد انوشے تھکی ہاری اپنے کمرے میں آ گئی جبکہ افراد اپنے کپڑوں کی تہ لگا رہی تھی۔ اس نے انوشے سے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ اس کا دل انوشے کی بات سے کافی دکھی تھا۔

"انوشے بات سنو۔" میرا کمرے میں آتے ہی انوشے سے مخاطب ہوئی تھی۔

"بولو۔" اکھر مزاجی سے اس نے جواب دیا۔

"تم ماہر کے ساتھ ہاسپٹل میں تھی اس کے لیے بہت شکریہ تمہارا میں ماہر کے لیے بہت پریشان تھی"۔ میرا نے خوشی کا اظہار کیا۔

"سو دین؟"۔ انوشے نے بازو سینے سے باندھتے ہوئے کوفت سے کہا۔ جیسے اس کو میرا سے بہت سے شکوے ہوں۔

"اگر میں ہوتی تو میں بھی ماہر کو پل بھر کے لیے بھی اکیلا نہ چھوڑتی"۔

"میرا میرے سامنے ڈرامے کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اگر تمہیں ماہر کی زرا بھی فکر ہوتی تو تم گھر میں پڑی رہنے کی بجائے ہاسپٹل میں موجود ہوتی۔ ویسے تو ہر وقت اس سے چپکنا چاہتی ہو اور وقت پڑنے پر تم اس سے بھاگ رہی تھی"۔ وہ حقارت سے بولی۔

"نہیں انوشے ایسی بات نہیں ہے"۔ میرا نے صفائی دینا چاہی۔

"ایسی ہی بات ہے اور تم جا سکتی ہو"۔ انوشے نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر میرا سر جھکائے مایوسی سے چلی گئی۔ انوشے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو افراد اس کے قریب آئی اور زور سے اس کی کلائی تھام لی۔

"انوشے تم کیوں اتنی بدتمیزی کر رہی ہو سب سے؟"۔ پریشان سی آواز میں وہ بولی۔

"آئی ایم سوری"۔ انوشے نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

افراء نے مایوسی سے اسکا بازو جھٹک دیا۔

"انوشے تم جب بھی کسی کو میسج لکھتی ہو تو کیا کرتی ہو؟" افراء نے عجیب سوال کیا۔

"کیا کرتی ہوں میں؟" نا سمجھی میں اسنے پوچھا۔

"فار ایکسیمپل جب بھی تم کسی کو میسج کرتی ہو تو سینڈ کرنے سے پہلے تم سوچتی ہو کہ تمہیں کیا لکھنا ہے۔ ایسا تو نہیں کرتی نا تم کہ بنا سوچے سمجھے کی بورڈ پر ٹائپ کر کے سینڈ کر دیتی ہو۔ ایم آئی رائٹ؟" افراء نے وضاحت کی۔

انوشے نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور تم میسج لکھ کر سینڈ کرنے سے پہلے پڑھتی بھی ضرور ہو کہ کچھ غلط تو نہیں لکھ دیا تم نے رائٹ؟"

www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

"جی ہاں تو؟" انوشے نے پوچھا۔

"اور اگر تمہیں سینڈ کرنے کے بعد اپنے سینڈ کیے گئے میسج میں غلطی نظر آ جائے تو تھوڑا

عجیب محسوس ضرور ہوتا ہو گا لیکن تم اپنے فون سے تو اس میسج کو اسی وقت ڈیلیٹ کر دو گی

مگر تم چاہ کر بھی وہ ایس ایم ایس دوسرے کے فون سے ڈیلیٹ نہیں کر پاؤ گی۔" افراء بولتی چلی جا رہی تھی اور انوشے اسے بس سن رہی تھی۔

"اسی طرح تم یہ بھی لکھ کر سینڈ کر دو گی کہ "سوری یہ ورڈ غلطی سے لکھا گیا۔" تو اسکے باوجود بھی تمہارا وہ میسج (ایس ایم ایس) جس میں تم نے غلط ورڈ ٹائپ کیا ہو گا وہ دوسرے کے فون سے ڈیلیٹ نہیں ہو گا رائٹ؟"

"افراء آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟" نا سمجھی میں اس نے پوچھا۔

"تو تم جب میسج سینڈ کرنے سے پہلے ایک بار پڑھتی ہو تو تم دوسروں کو کہی گئی بات کہنے سے پہلے کیوں نہیں پڑھتی ہو؟ کیوں نہیں سوچتی ہو؟ کیوں تم بات کو یہ سوچ کر نہیں بولتی ہو کہ کہیں تم نے بات میں کوئی غلط ورڈ تو نہیں ایڈ کر دیا۔ کیا تم بھی چاہتی ہو کہ تمہیں بعد میں ایسا ہی عجیب محسوس ہو جیسا تمہیں غلط میسج سینڈ کرنے پر ہوتا ہے پر کیا تم اپنی کہی گئی غلط بات دوسروں کے دل سے بولنے کے بعد ڈیلیٹ کر سکو گی؟ یقیناً نہیں کر سکو گی جس طرح میسج تم ڈیلیٹ نہیں کر سکتی ویسے ہی تم اپنی کہی گئی غلط بات دوسرے کے دل سے ڈیلیٹ نہیں کر پاؤ گی۔" افراء نے وضاحت کی۔ جس پر انوشے کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا تھا۔

"کیا میرا نے تم سے بد تمیزی سے بات کی تھی جو تم نے اتنا غلط اسے سنا دیا۔" افراء نے پوچھا۔

انوشے نے نفی میں سر ہلایا۔

"آئی ایم سوری میں اب بولنے سے پہلے سوچا کروں گی سوری میں نے ہاسپٹل میں بھی آپ کو غلط کہہ دیا۔" اب وہ افراء کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔

"انوشے تمہیں میرا سے سوری کہنا چاہئے اور میری طرف دیکھو۔" افراء نے اسے اپنے سے الگ کر دیا اور دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے کو اپنی قید میں لیا۔

"انوشے غلطیوں کا احساس انسان میں ضرور ہونا چاہئے مگر اُن غلطیوں کا بعد میں احساس ہونے کا کیا فائدہ جو ہمارے اختیار میں تھیں کہ اگر ہم چاہتے تو وہ غلطی نہ کرتے بتاؤ؟"۔ افراء نے نرم لہجے سے بولا۔

"تم چاہتی تو مجھے غلط نہیں کہہ سکتی تھی اس پر تمہارا اختیار تھا مگر پھر بھی تم نے وہ بات بول دی کیا یہ غلط نہیں ہے۔ تم چاہتی تو میرا سے نرم لہجے میں بات کر سکتی تھی مگر تم نے نہیں کی کیا یہ غلط نہیں؟"۔

"آئی ایم سوری۔" اس کی سبز آنکھوں میں آنسو اڈ آئے تھے۔

"کوئی بات نہیں مگر آئندہ کسی سے بھی کچھ کہنے سے پہلے ضرور سوچنا۔" اتنا کہ کر اس نے انوشے کو گلے سے لگا لیا۔

"آپ ٹھیک ہیں افراء؟". اب اسے بہن کی فکر ستانے لگی تھی.

"نہیں مگر جلد ٹھیک ہو جاؤں گی". اس نے فکر کم کرتے ہوئے کہا.

رونے دھونے کے بعد یک دم انوشے کو کچھ یاد آیا.

"افراء میں نے ڈرامے کی لاسٹ ایپیسوڈ نہیں دیکھی تھی اب میں ریپیٹ میں دیکھ کر سوؤں گی". وہ افسردگی سے بولی.

"دیکھ لینا میری پیاری بہنا اور میں امی سے بات کر کے آتی ہوں". اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ باہر کی طرف چلی گئی.

"امی". کمرے میں آتے ہی اس نے سوال کیا.

"امی کچن میں ہیں". باہر نے جواب دیا وہ بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹا تھا. کچھ دیر تک وہ اسے یونہی دیکھتی رہی تھی.

"کیا ہوا افراء؟". وہ پہلی مرتبہ اس سے یوں مخاطب ہوا.

"کچھ نہیں کیسے ہیں آپ؟". بے قراری سے اس نے پوچھا. وہ ڈور کے پاس ہی کھڑی تھی.

"میں پہلے سے تھوڑا بہتر محسوس کر رہا ہوں اینڈ آپ کا بہت شکریہ". دل کی گہرائیوں سے وہ شکریہ ادا کرتے بولا.

افراء کو سمجھ نا آیا کہ وہ اب کیا جواب دے سو بنا کچھ کہے ہی کچن میں آ گئی۔

"امی کیا کر رہی ہیں آپ؟" ساجدہ کو مصروف دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"ماہر کے لیے دودھ بنا رہی تھی تم پلیز جا کر دے آؤ اسے"۔ وہ اسے دودھ کا گلاس پکڑاتے ہوئے بولیں۔

"جی دے آتی ہوں"۔ اس نے جواب دیا۔

"پہلے ہی میں نے اپنی دھڑکنوں پر قابو پایا تھا اور اب پھر سے..."۔ سوچتے سوچتے وہ کمرے میں آ گئی اور سائیڈ ٹیبل پر دودھ کا گلاس رکھ دیا۔ جیسے ہی باہر جانے کے لیے وہ آگے بڑھی ماہر نے اسے پکارا تھا۔

"افراء"۔ مدھم سی آواز میں وہ بولا۔

"جی"۔ مڑ کر اسنے جواب دیا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟"۔ فکر مندی سے وہ افراء سے مخاطب ہوا۔

"نہیں سر میں درد ہے اور کمزوری بھی فیل ہو رہی ہے"۔ اس نے حقیقت بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ پی لیں"۔ ماہر نے اسکی طرف دودھ کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا۔ جس میں ڈرائے

فروٹ بھی موجود تھے۔

"انہیں کیا ہوا"۔ نا سمجھی میں وہ دروازے کو گھور کر دیکھنے لگا۔

کچھ دن بعد،،،

سرد ہوا کا موسم کب کا گزر چکا تھا۔ موسم اپنا رنگ دکھا رہا تھا۔ خیر موسم کا بدلنا تو پہلے سے ہی طے ہوتا ہے اس پر کسی کا اختیار کہاں ہوتا ہے۔ اپریل میں خلافِ توقع سورج آگ برس رہا تھا۔ وہ محو کھڑکی کے آگے کتابیں پھیلائے مطالعہ کر رہی تھی۔ کھڑکی سے سورج کی کرنیں اندر چھن کرتی آرہی تھیں۔ مگر اسے پروا نہیں تھی۔

"انوشے جلدی کرو کل پیپر ہے سب کچھ بہت اچھا ہونا چاہئے"۔ وہ دودھ کا گلاس لے کر آئی تھی۔

"ہممم میں نوے فیصد نمبر لینا چاہتی ہوں افراد"۔ اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"کیا؟" افراد نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔

انوشے نے ہاں میں سر ہلایا۔

"میڈم انوشے میرے سے زیادہ تو آپ نہیں پڑھتی ہیں میرے پچاسی فیصد آئے تھے اور مادام آپ نوے فیصد لینا چاہتی ہیں۔" افراء کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔

"تو کیا ہوا میں آپ سے پانچ فیصد ہی تو زیادہ لینا چاہتی ہوں۔" اس نے شانے اچکائے۔

"اچھا اب پڑھ بھی لو۔" افراء نے کہا۔

"افراء مجھے ڈرامے کا اینڈ بہت سیڈ لگا تھا مجھے بالکل بھی لاسٹ ایپیسوڈ پسند نہیں آئی تھی۔" وہ ابھی بھی اُسی ڈرامے کو رو رہی تھی۔

"مجھے تو اچھی لگی تھی لاسٹ ایپیسوڈ۔" افراء نے چھوٹا سا تبصرہ کیا۔

"کیا اا۔" انوشے کو جیسے یقین ہی نہ آیا۔

"انوشے سچا پیار وہی ہوتا ہے جس میں ہم اپنے پیار کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر جائیں سچا پیار یہی تو ہے کہ اپنے محبوب کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر جانا۔" تفصیل سے اسنے سمجھایا۔

"ہممم کیا محبوب کی خوشی کے لیے اسے چھوڑ دینا بھی سچا پیار ہے؟"

"ہاں جی انوشے۔" افراء مسکرائی۔

"ہممم۔" اسنے ٹھنڈی سانس لی۔ اور دودھ پینے لگ گئی۔



یونہی سلسلہ جاری رہا تھا انوشے کے امتحانات اور ماہر کا سیمیٹر اختتام کو پہنچ چکا تھا۔ آج عجیب ہی سننا تھا۔ شاید کسی کی قسمت رخ بدلنے والی تھی یا بے وفائی کرنے والی تھی۔

"افراء میں زرا مائرہ کے گھر ہو کر آتی ہوں۔" انوشے نے تیار ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر تم ہمارے ساتھ شاپنگ پر نہیں جاؤ گی کیا؟" افراء نے حیرانی سے پوچھا۔

"نہیں آپ دونوں جائیں۔" انوشے نے صاف انکار کیا۔

"جاؤ جاؤ انوشے بیٹا شام کو آ جانا گھر۔" ساجدہ نے نرمی سے کہا جس پر دونوں کو حیرانی ہوئی۔

"اچھا گھر مت آنا میں تمہیں کال کروں گی تب ہی آنا گھر پر ماہ رخ آنٹی بھی نہیں ہیں اور نہ ہی ماہر۔" افراء نے اسے ہدایت دی کیوں کہ وہ ساجدہ کی بات ٹال نہیں سکتی تھی۔ جس پر

انوشے نے عمل کر لیا اور اپنی دوست کے گھر نکل پڑی۔

"امی آپ نے انوشے کو اجازت کیوں دی؟" افراء نے نا سمجھی کا مظاہرہ کیا۔

"کیونکہ ہم تمہاری اور ماہر کی شادی کی شاپنگ کرنے جا رہے ہیں سرپرائز خراب کرنا چاہتی ہو

کیا تم؟ اور ویسے بھی میں نے اسے نہیں لے کر جانا تھا میں کوئی بہانا کر دیتی مگر وہ خود دوست کے گھر چلی گئی۔" ساجدہ نے باور کروایا۔

"امی بات سنیں کیا لگے مہینے شادی کرنا صحیح ہے؟" افراء کو فکر لاحق ہوئی۔

"تم فکر نہیں کرو بس ابھی تیاری کرو سمجھی"۔ ساجدہ نے ٹوکا۔

"سارہ کی شادی کو کچھ ہی دن ہوئے ہیں اور اب میری شادی ہے یہ تو کچھ زیادہ ہی جلدی ہے ابھی تو کسی کو بھی نہیں ہمارا پتا"۔ افراد سوچے ہی جا رہی تھی۔

"اتنی جلدی تیاری کیسے ہو گی؟" افراد نے دوبارہ پریشانی میں سوال کیا۔

"ہو جائے گی بس تم جلدی کرو ڈرائیور باہر کھڑا ہے۔" ساجدہ نے اسے دوبارہ باور کروایا۔

"ٹھیک ہو تم انوشے؟". ماہرہ نے انوشے کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ انوشے نے مختصر بتایا۔

"مجھے بتاؤ کیا بات کرنی تھی مجھ سے؟" وہ بے چینی سے بولی۔

"مائرہ لاسٹ پیپر والے دن میں نے خالہ کو افراء سے بات کرتے ہوئے سنا تھا کہ وہ میرا رشتہ بھی ڈھونڈنا شروع کریں گی۔" وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی۔

"پاگل! تو تم خالہ کو سچ کیوں نہیں بتا دیتی ہو؟ کیوں وقت ضائع کر رہی ہو؟" مائرہ نے اسے مشورہ دیا جس پر انوشے کو غصہ آگیا۔

"یہ اتنا آسان نہیں ہے خالہ مجھ سے بہت ناراض ہو جائیں گی وہ تھوڑی سخت ہیں غلط سمجھ لیں گی مجھے اور ماہر کو جو میں نہیں چاہتی۔" وہ خفا سی بولی۔

"اچھا غصہ مت کرو تم ایسا کرو افراء سے بات کرو یا وہ تمہاری بہن ہے وہ کچھ نا کچھ کر ہی لے گی۔" مائرہ نے اسے ایک اور مشورہ دیا۔ جو انوشے کو دل کو بھا گیا تھا۔

"آج ہی کر لوں کیا؟" انوشے نے پوچھا۔

مائرہ نے اثبات میں سر ہلایا "ہاں آج ہی کرو یہ نا ہو ماہر کا بھی وہ رشتہ تلاش کرنے لگ جائیں۔ اور تمہیں اب مزید دیر نہیں کرنی چاہئے۔"

انوشے سوچ میں کھو گئی تھی اسے سب آج ہی کرنا تھا۔



گھڑی سات بجانے کو تھی ابھی تک وہ شلپنگ سے نہیں آئی تھیں۔ انوشے اور وقت وہاں نہیں رک سکی تھی۔ اسی انتظار میں وہ بیٹھی تھی کہ اسے ماہر کا میسج موصول ہوا۔

"انوشے گھر آجائیں آپ میں گھر آچکا ہوں۔" جسے پڑھتے ہی انوشے کے دل میں خوشی کا سماں پیدا ہو گیا۔

الوداعی کلمات کہنے کے بعد انوشے بھی گھر آ گئی۔ دروازہ حسب توقع کھلا ہوا تھا۔ تھک کر وہ ساجدہ کے کمرے میں آئی جہاں ماہر تھا۔

"یہاں کیوں بیٹھے ہو؟" اسے ساجدہ کے کمرے میں دیکھ کر اس نے تعجب سے پوچھا۔

"ویسے ہی انوشے افراء اور امی ابھی تک نہیں آئی ہیں کیا؟" فکر مندی سے اس نے پوچھا جس

پر انوشے نے نفی میں سر ہلایا۔

"خالہ نے اپنی ایک دوست کی طرف بھی جانا تھا شاید اس وجہ سے دیر ہو گئی انہیں۔" انوشے

نے اندازہ لگایا۔

"تھینکس آلاٹ۔" افراء ڈرائیور کو تھینکس کہتی آگے بڑھ گئی۔

دروازہ کھلا دیکھ کر وہ چونکی "لگتا ہے ماہر گھر ہیں۔" اندازہ لگاتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور شلپنگ بیگز ترتیب سے اپنے کمرے میں رکھ دیئے۔ انوشے اور ماہر اپنی باتوں میں مگن تھے گاڑی کی آواز اندر تک سنائی نہ دیتی تھی اور نہ ہی آج سنائی دی تھی۔

"امی نے کہا تھا کہ میں ماہر کو چائے بنا دوں۔" اسے یاد آیا تو فوری کچن کی طرف بڑھی۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی گیراج آتا تھا اور کچھ سیڑھیاں چڑھ کر آگے جانا پڑتا تھا۔ پہلے افراء کا روم آتا تھا۔ اس سے زیادہ آگے جا کر ساجدہ کا تھا اس کے نیچوں بیچ زیادہ فاصلہ تھا اور ہر دیوار پر خوبصورت والپیپرز تھے جس سے گھر کی خوبصورتی اور نمایاں تھی۔ آگے جا کر کچن تھا اور اس سے آگے ماہر کا کمرہ تھا۔ اور سامنے ہی سیڑھیاں تھیں جو اوپر والی منزل پر پہنچاتی تھیں۔ وہ کچن کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ انوشے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"کیا انوشے آگئی ہے؟" دل میں اس نے سوچا اور آگے بڑھی۔

www.classicurdumaterial.com
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

"آئی لو یو سوئیٹ ہارٹ انوشے بہت خوشی ہوئی مجھے اور آپ کو آج ہی افراء سے بات کرنی چاہئے ہمارے بارے میں۔" یہ ماہر کی ہی آواز تھی اندر جاتی افراء کے قدم وہیں رک گئے۔

"ماہر میں آج بات کروں گی تم تیار رہنا میں چلتی ہوں۔" انوشے نے کہا۔

افراء کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہو ماہر ایسا کیوں کہے گا سو وہ کچن میں آگئی۔ اور چائے چولے پر رکھ دی۔

"میں نے غلط سنا ہے کوئی اور بات ہوگی انوشے بتا ہی دے گی۔" دل کو تسلی دے کر اس نے چائے پر دھیان دیا مگر کہیں نا کہیں اسکا دل مطمئن نہ تھا۔

"افراء آپ آگئیں؟" انوشے نے اسے کچن میں سے نکلتا دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں امی بھی آتی ہوں گی بس۔" کہہ کر افراء کمرے میں بڑھ گئی اور ساتھ ہی ساجدہ بھی آگئی۔

"خالہ اتنی جلدی آگئیں آپ؟"

"امی آپ آگئیں۔" دونوں نے ایک ہی سوال کھسکایا۔

"ہاں بس تھوڑا ہی کام تھا۔" ساجدہ کے ہاتھ میں بھی کچھ شاپنگ بیگز تھے جسے لے کر وہ

اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"امی میں کمرے میں چلتا ہوں۔" کچھ باتوں کے بعد ماہر کہہ کر چلا گیا۔

افراء نے چائے ماہر کے کمرے میں پہنچا دی اور باقی چیزیں ساجدہ کے کمرے میں لے آئی تھیں۔

"خالہ مجھے دکھا دیں نا کہ کیا لے کر آئی ہیں آپ دونوں کیوں نہیں دکھا رہی ہیں مجھے؟" انوشے نے بے حد ضد کی۔

"انوشے اپنے کمرے میں جاؤ تم نے پھر سے ضد شروع کر دی نا؟". افراء نے ڈانٹ کر کہا جس پر انوشے خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

رات کو وہ تھک کر اپنے کمرے میں آئی تھی۔ اگلے مہینے شادی کا سوچ کر اس کا دل آسمانوں میں اڑ رہا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں اگلے مہینے شادی ہے اتنے انتظار کے بعد میری شادی...." آنکھوں سے بہتے آنسو کو اس نے صاف کیا۔

”کتننا اچھا لگے گا افراد پر یہ ڈریس“۔ ساجدہ نے لال جوڑا دیکھ کر فخر سے سوچا۔ لہنگا بہت قیمتی اور خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔

بارہ بج چکے تھے اور سارے ہی سو رہے تھے۔ یک دم انوشے کمرے میں آئی اور کمرہ لاک کر دیا۔

"کمرہ کیوں لاک کیا؟" اس کی اس حرکت پر افراد نے پوچھا۔

"مجھے ضروری بات، کرنی ہے، آپ سے۔" رک رک کر وہ بول رہی تھی۔ افراد کو وہ سب یاد آگیا جو پہلے انوشے نے ماہر سے کہا تھا اس کی بات پر ساری خوشی پھیکی پڑ گئی اور دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔

"ہاں کہو"۔ افراء اپنا لہجہ نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"وعدہ کریں میری بات سننے کے بعد آپ مجھے ڈانٹیں گی نہیں"۔ انوشے نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"وعدہ نہیں ڈانٹوں گی"۔ ساتھ بیٹھی افراء نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے ہاتھ سے مس کیا۔
 "اماں کی اور میری قسم کھائیں کہ آپ مجھے نہیں ڈانٹیں گی اور میری بات سمجھیں گی"۔ انوشے نے افراء کا ہاتھ اپنے سر رکھا۔

کچھ دیر افراء یونہی اسے گھورتی رہی اور بول پڑی۔ "ہاں اماں کی اور تمہاری قسم میں تمہیں نہیں ڈانٹوں گی اور تمہاری بات سمجھوں گی"۔ افراء نے بمشکل بولا وہ قسم تو نہیں کھانا چاہتی تھی مگر کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا۔ دل خطرے کا الارم دے چکا تھا۔
 ہمت سے اس نے بولنا شروع کیا۔
 www.classicdigitallibraries.com
 www.classicdigitallibraries.com
 support@classicurdumaterial.com

"افراء میں اور ماہر ایک دوسرے سے..." اس نے بات ادھوری ہی چھوڑ دی۔

"ایک دوسرے سے کیا؟"۔ سمجھنے کے باوجود وہ اس کے منہ سے سننا چاہا۔

"ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں اور..." وہ بولتے بولتے دوبارہ رک گئی۔

افراء انکی ساری باتیں سننے کے باوجود اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔ جو انوشے بولنا چاہتی تھی
افراء کی قسمت اس کے بول سے اندھیرا دکھانے والی تھی۔

افراء ان کی ساری باتیں سننے کے باوجود اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔ جو انوشے بولنا چاہتی
تھی افراء کی قسمت اس کے بول سے اندھیرا دکھانے والی تھی۔ مگر شادی کی بات تو وہ اب
سمجھی تھی۔

”میں اس دن ہاسپٹل میں ماہر کی وجہ سے بہت پریشان تھی افراء اس لیے میرا بیہویئر بہت
روڈ تھا میں بہت پیار کرتی ہوں ماہر سے اور آپ کے لیے ماہر کا میسج ہے۔“ جب اس سے
مزید بولنا گیا تو فون افراء کی طرف بڑھایا۔ جھٹ سے افراء نے اس سے فون پکڑ لیا۔ وہ صحیح کہ
رہی تھی ماہر کی چیٹ ہی اوپن تھی اور وہ نمبر بھی ماہر کا ہی تھا۔ دل بڑا کر کے اور بہت سے
آنسو ضبط کر کے اس نے پڑھنا شروع کیا۔

”افراء سچ جاننے کے بعد آپ انوشے کو کچھ نہیں کہئے گا میں اور انوشے ایک دوسرے سے
بہت پیار کرتے ہیں ہم ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہیں بس ایک آپ ہی ہیں جو ہم
دونوں کی مدد کر سکتی ہیں یہ بات میں امی سے نہیں کر سکتا تھا اس لیے آپ پر ٹرسٹ کر

کے میں آپ سے بات کر رہا ہوں امی آپ کی بات زیادہ مانتی ہیں پلیز آپ امی سے بات کر لیں مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی بات ضرور مان لیں گی میں انوشے سے بہت زیادہ پیار کرتا ہوں....." افراء نے میسج ادھورہ ہی چھوڑ دیا اس میں اتنی سکت مزید نہیں تھی کہ اسے مکمل پڑھ لے۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں انوشے اور سو جاؤ اس بارے میں ہم کل بات کریں گے۔" اپنی اداسی کو چھپاتے ہوئے اس نے فون انوشے کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور لائٹس بجھا دیں۔ شاید وہ آنسو چھپا رہی تھی۔

"کیا ہوا ناراض ہو گئیں ہیں آپ افراء اور اپنا جواب تو بتا دیں؟" انوشے نے گھبرا کر پوچھا وہ اس بات کا مفہوم سمجھ نہ پائی تھی۔

"نہیں، ہم اس بارے میں کل بات کریں گے ابھی تم بھی سو جاؤ اور میں بھی سونے لگی ہوں۔" اپنے آنسو کو چھپاتے ہوئے وہ بیڈ پر جا لیٹی۔

"افراء کیا آپ کو برا لگا ہے؟" بے چینی سے اس نے کچھ دیر بعد پوچھا کیوں کہ افراء کے چہرے سے اداسی صاف نمایاں تھیں۔ چہرہ کے تاثرات تو وہ پڑھ سکتی تھی مگر اسے چہرے پر تاثرات کی وجہ کا راز معلوم نہیں تھا لیکن انوشے کی بات کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔

"لگتا ہے یہ سو گئی ہیں۔" انوشے نے اندازہ لگایا۔ افراء کی خوشی روگ میں منتقل ہو گئی تھی بنا آواز کے وہ آنسو گرا رہی تھی۔ انوشے کے سونے کے بعد افراء چھت کی طرف تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ آج کی رات نہایت خاموش اور اداس تھی یا شاید اسے محسوس ہو رہی تھی۔ چھت پر آتے ہی وہ دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ آنسو بے تحاشہ گر رہے تھے۔ منہ پر ہاتھ رکھے وہ روئے جا رہی تھی۔ یہ کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ اس نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہ تھا۔

انوشے کا ماہر سے بات کرنا، ماہر اور انوشے کی چیٹ، "اچھا ایک بات تو بتاؤ تم ماہر کو بھائی کیوں نہیں کہتی ہو؟"۔ انوشے کا اس کے ساتھ باہر جانا، اس دن چھت پر وہ پھول، اس کا ماہر کے لیے یوں رونا، ہاسپٹل میں رہنا اور پتا نہیں کیا کیا۔ یہ سب اس کی آنکھوں کے سامنے ہی تو ہوا تھا وہ تب بھی نہ پہچان سکی۔

آج یہ سب اس کی آنکھوں کے گرد منڈلا رہا تھا۔ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہی وہ زمین پر بیٹھ گئی۔ آنسو تھم نہ رہے تھے منہ پر ہاتھ رکھے وہ روئے ہی جا رہی تھی۔

"اگلے ماہ شادی ہے میری اور ماہر کی۔" یہ سب اس کے دماغ میں گھومنے لگا تھا۔

"ماہر انوشے سے پیار کرتے ہیں انوشے ماہر سے پیار کرتی ہے میں میں میں کیسے اب ماہر سے شش شش شادی کر سکتی ہوں۔" سسک کر اب وہ رو رہی تھی۔ دل اور اس کا ضمیر آج ٹکرا گئے تھے۔

"نہیں افراء انوشے ماہر سے پیار کرتی ہے یا ماہر انوشے سے پیار کرتا ہے تجھے کیوں پروا ہو رہی ہے یہ تیرا مسئلہ تو نہیں ہے ساجدہ امی تو ہر صورت ماہر کی شادی تجھ سے ہی کریں گی پھر تجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے انوشے کو ماہر کبھی مت دینا وہ بس تیرا ہے تو انوشے کو انکار کر دے۔" یہ اس کے دل ہی کی آواز تھی۔ دل تو اپنی خواہشات کے پیچھے ہی بھاگتا ہے۔ اچھے برے، غلط صحیح کا فرق اسے کہاں دکھائی دیتا ہے۔ سچ اور جھوٹ، غلط اور صحیح، اچھے اور برے کا فرق تو ہمیں ضمیر بتاتا ہے۔ یہ تو ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم کسے چنتے ہیں دل کو یا ضمیر کو۔

"افراء نہیں تم نے ہی تو کہا تھا سچا پیار وہی ہے جس میں ہم اپنے محبوب کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر جائیں۔ اب تم اس سے مکر نہیں سکتی ہو۔ ماہر کا سوچو افراء اپنی بہن کا سوچو کیا تم اپنے لیے ان دونوں کا دل توڑ دو گی؟ نہیں افراء تم ان دونوں کے درمیان سے چلی جاؤ۔"

یہ ضمیر ہی کی آواز تھی جو اسے حقیقت سے آشنا کر رہا تھا۔ دل اور ضمیر کی اس جنگ میں ضمیر جیت چکا تھا۔

"نہیں میں خود غرض نہیں ہوں میں پیچھے ہٹ جاؤں گی اگر دونوں ایک دوسرے سے شادی بھی کرنا چاہتے ہیں تو میں ان دونوں کے پیچ سے نکل جاؤں گی میں میں میں اگلے ماہ انوشے کی شادی ماہر سے کر دوں گی۔ میں میں ماہر اور انوشے کی خوشی کے لیے کچھ بھی کروں گی کبھی

انوشے کو ماہر سے محبت اور رشتے کی بات نہیں بتاؤں گی۔" اپنے آنسو کو صاف کرتے ہوئے وہ اس خاموش چاند کو دیکھنے لگی۔ وہ بنا پلکیں جھپکے دیوار سے ٹیک لگائے چاند کو دیکھ رہی تھی۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

"جس سے میں محبت کرتی تھی،

وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا،

پھر کیا یوں میں نے اپنی محبت کا حق ادا

میں نے اسے وہ دے دیا جس سے وہ محبت کرتا تھا"

کئی دیر وہ یونہی ساکن بیٹھی رو رہی تھی۔ یہ کیسا موڑ لے لیا تھا اس کی قسمت نے اس کی خوشی اب روگ بن گئی تھی۔ وہ خود غرض نہیں تھی وہ ایسی نہیں تھی کہ ماہر کو اس کا پیار نہ دے وہ ایسی نہیں تھی کہ اپنی بہن کا دل توڑ دے۔ جو اسے کرنا تھا وہ سوچ چکی تھی۔

"مماں کی بہت یاد آرہی ہے میں ان کو دیکھنا چاہتی ہوں۔" اشک بہاتے ہوئے انوشے افراء کے پاس دوڑتی ہوئی آئی تھی۔

"ہماری ممماں کیوں چلی گئیں؟"۔ نو سالہ انوشے نے معصومیت سے سوال کیا۔

"میں ہوں نہ انوشے کے پاس میں بھی تو امی کی طرح ہوں بڑی بہن بھی تو ماں کی طرح ہوتی ہے میں تمہیں سب دوں گی جو تم کہو گی پھر تمہیں ماماں کی کمی شاید محسوس نہ ہو۔" دس سال کی افراء نے ناجانے کیسے اتنی بڑی بات کر دی تھی۔ آج سب اسے یاد آ گیا تھا۔ رات اس کی اشک بہاتے بہاتے ہی گزری تھی آخر وہ اپنی محبت کو قربان جو کرنے لگی تھی۔ صبح کا موسم بھی کچھ ابراؤد تھا بلکل اس کے دل کی طرح۔

"افراء کیا سوچا ہے آپ نے؟" اٹھتے ساتھ ہی اس نے بے قراری سے یہی سوال دہرایا۔
 "میں تمہارے ساتھ ہوں اور ماہر تمہیں ضرور ملے گا۔" ناجانے کیسے وہ بول پڑی تھی اپنے دل کو چیر کر اس نے ہمت کی تھی۔

"کیا اچ میں؟" وہ خوشی اور حیرت سے بولی۔
 "انوشے تم اور ماہر دوپہر میں کہیں باہر چلے جانا میں امی سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں اور مجھے امید بھی ہے کہ وہ مان جائیں گی۔" افراء نے مسکرا کر کہا گویا جیسے آنسو چھپانا چاہ رہی ہو۔

"کیا سچ افراء؟ میں بہت خوش ہوں افراء آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتیں کہ میں اس وقت کیسا محسوس کر رہی ہوں۔ میرا تو پاگل ہو جائے گی سن کر کل جب وہ آئے گی میں سب بتاؤں گی اسے۔" جوش میں وہ کہہ رہی تھی۔

"انوشے ایسے نہیں کہتے سمجھ آئی اور نہ ہی تم کبھی ایسا کرنا۔" افراء نے اسے ٹوکا۔

"خالہ تو میرا رشتہ ڈھونڈنے کی بات.... " وہ بول ہی رہی تھی کہ اس نے بات کاٹی۔

"تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" افراء نے اسے تسلی دی۔ اس نے انوشے کو تو تسلی دے دی تھی مگر اپنی قسمت کے بدلنے کا غم بہت گہرا تھا۔

"آئی لو یو افراء۔" وہ یکدم ہی اس کے گلے سے لگ گئی۔

افراء نے اپنی گرفت مزید مضبوط کر لی۔ دوسرے ہاتھ سے ٹپکتے ایک ننھے آنسو کو ہاتھ کی پشت سے بہنے سے روکا۔ آج اس کی انگلی میں وہ انگوٹھی بھی نہیں تھی اور شاید اب ماہر کے لیے کوئی اشتیاق بھی نہیں تھا۔ اب جو کرنا باقی تھا وہ ساجدہ کو منانا تھا اسے یہ سب آج ہی کرنا تھا۔ اس میں سکت بکل بھی نہیں تھی کہ ساجدہ سے بات کر سکتی مگر یہ سب اسے ہی کرنا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ اس کے پاس مزید نہ تھا۔

"کیا کہنا ہے تمہیں؟" ساجدہ نے بغور افراء کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پتا نہیں امی کیساری ایکٹ کریں گی۔" اس نے گرم کافی پیتے ہوئے سامنے بیٹھی انوشے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"افراء سب سنبھال لے گی۔" انوشے کو بے حد یقین تھا۔ اور یہ یقین جلد ہی حقیقت میں بدلنے والا تھا۔

"آپ کو یقین ہے افراء پر؟" ماہر نے عجیب سوال پوچھا تھا۔

"ہاں وہ میری بہن ہے وہ میرے لیے سب کر جاتی ہے۔" وہ ایک پل کے لیے فخر سے بولی۔

"اگر وہ مان گئیں تو میں افراء کا احسان کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔" ماہر نے خوشی میں کہا۔

"اچھا میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" اس نے کافی اپنے اندر انڈیلتے ہوئے کہا۔ جس پر سوالیہ نظروں سے ماہر نے اسے دیکھا۔

"شادی کے بعد تم افراء کی کوئی وش پوری کر دینا۔" جیسے ہی انوشے نے کہا اس پر ماہر نے

اثبات میں سر ہلایا۔ انوشے کا آئیڈیا اس کے دل کو لگا تھا۔ اب اسے یہ پورا بھی کرنا تھا۔ مگر

ناجانے آگے افراء نے کیا مانگ لینا تھا اس سے۔ افراء نے جب ساری بات بتا دی تو ساجدہ

اس پر برس پڑیں۔

"غضب خدا کا یہ تم کیا بول رہی ہو؟" ساجدہ نے انتہائی درشت سے کہا۔ سامنے بیٹھی افراء

کے چہرے سے خوف کے مارے پسینہ ٹپکنے لگا۔

"امی پلیز ناراض نہیں ہوں آپ لگے ماہ میری شادی کرنے والی تھیں نا پر اب آپ انوشے کی کر دیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔" اس نے گردن اٹھا کر دیکھا اور بے تحاشہ منتیں کرنے لگی مگر ساجدہ کو زرا بھی اثر نہ ہوا۔

"ماہر سے مجھے توقع نہیں تھی اور سب سے بڑھ کر مجھے ایسی توقع انوشے سے تو بالکل بھی نہیں تھی۔" وہ دکھی انداز میں افسوس کر رہی تھیں۔

"محبت پر کسی کا بھی اختیار نہیں ہوتا یہ فیلینگز کسی کے بھی کنٹرول میں کبھی نہیں آ سکتی ہیں۔" افراد کو تجربہ تھا کیونکہ وہ بھی ماہر سے محبت کے رشتے میں بندھی ہوئی تھی۔ افراد کی بات پر وہ زرا شانت ہو گئیں۔ غصہ کرنا کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔

"میں کس غرض سے انوشے کی شادی ماہر سے کراؤں؟ کیا تم اب ماہر سے محبت نہیں کرتی ہو؟" وہ اب تحمل سے پوچھ رہی تھیں۔

"امی میں ماہر سے محبت ہی تو کرتی ہوں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ ماہر کی شادی انوشے سے کروا دیں۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ نا جانے کتنی ہمت جمع کر کہ اس نے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔

"تو کیا اب تم مجھے بتاؤ گی مجھے کیا کرنا ہو گا؟" وہ تھوڑا سختی سے بولی تھیں۔

"پلیز ایسا تو نا کہیں آپ میری بات کیوں نہیں سن رہی ہیں؟"۔ اب وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"میری بات سنو انوشے بھی میری بیٹی جیسی ہی ہے مگر میں نے تمہاری امی سے تمہاری شادی کا وعدہ کیا تھا اور میں نے ہمیشہ ہی تمہیں اپنی بہو کی نظر سے دیکھا ہے۔ نہ کہ انوشے کو۔ میں ماہر کو سمجھا دوں گی فی الحال جاؤ مجھے سونا ہے"۔ ساجدہ کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"پلیز ایسا نا کریں ماہر اور انوشے کو میرے اور ماہر کے رشتے کے بارے میں نہ بتائیے گا امی میں نے ہمیشہ آپ کی بات مانی ہے آپ بھی بس ایک بار میری بات مان لیں میں اپنی بہن کو اور ماہر کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی ایک بار اپنی جگہ پر مجھے اور اماں کی جگہ پر انوشے کو رکھ کر سوچیں اگر اماں کو اس سے محبت ہوتی جس سے آپ محبت کرتیں تو پھر آپ کیا کرتیں؟"۔ پہلی بار افراد نے ایسی بات کہی تھی کہ ساجدہ سوچنے پر مجبور ہو گئیں۔

"بتائیں آپ کیا کرتیں؟ کیا آپ سب جانتے ہوئے بھی اپنی محبت سے شادی کر لیتیں اور اماں اور اپنی محبت کو روتا چھوڑ دیتیں؟"۔

"کیا چاہتی ہو تم؟"۔ آخر غصے پر ضبط پا کر وہ بولیں۔ ان کے لہجے میں اب پہلے جیسی کاٹ نہیں تھی۔

"میں ماہر اور انوشے کی شادی چاہتی ہوں۔" روتے روتے وہ ساجدہ کے قدموں میں آگری اور ساجدہ جھٹ سے کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔" انہوں نے جھک کر افراء کو اٹھایا۔ یہ سنتے ہی افراء کے چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑنے لگیں۔

"امی کیا میں انوشے کو بتا دوں؟" آنسو پونچتے ہوئے اسنے پوچھا۔

"ضرور بتا دینا۔" خفا سے لہجے میں وہ بولی تھیں۔

"آپ کا بہت شکریہ امی۔" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"اس کی ضرورت نہیں تم جا سکتی ہو ماہر کو میرے پاس بھیج دینا جب وہ آئے گا۔" اکھڑے

لہجے میں وہ بولی تھیں افراء کی باتوں سے ان کا دل بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر آج افراء نے

ساجدہ کی بہن کی بات کر دی تھی۔ اسے بھی اپنی بہن سے بہت محبت تھی۔ لیکن آج اپنی

بہن کا نام سن کے وہ افراء سے ہار گئی تھی۔

"افراء۔" دبے پاؤں چلتی انوشے سب سے پہلے افراء کے پاس آئی۔

"آگئی تم۔" آنسو پونچتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"کیا کہا ہے خالہ نے رو کیوں رہی ہیں آپ؟" انوشے اس کے اشک دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

"السلام علیکم امی". نرمی سے کہتا ہوا ماہر خود ہی کمرے میں داخل ہو گیا جس پر ساجدہ نے سر ہلایا اور اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اماں کی یاد آرہی تھی". افراء ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ بول گئی تھی۔

"تو آپ اماں کی وجہ سے رو رہی تھیں؟". انوشے نے پوچھا ہی تھا کہ ماہر کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ دونوں کو امی نے بلایا ہے". پیغام دے کر ماہر نے اپنا رخ کمرے کی جانب کیا جس پر دونوں اٹھ کر ساجدہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"جی امی". افراء کہتے ہی صوفے پر بیٹھ گئی اور ساتھ ہی انوشے بھی۔

"میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے انوشے سے اور ماہر تم سے". وہ سنجیدگی سے بولیں۔ یہ سنتے ہی انوشے کے چہرے پر خوف کے آثار آنے لگے۔

"کریں خالہ". نظریں جھکائے ہی وہ بولی تھی۔

"افراء میرے سے ساری بات کر چکی ہے اور آپ سب کو میں آگاہ کر رہی ہوں کہ میں نے انوشے اور ماہر کی شادی لگلے مہینے کی پچیس تاریخ کو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے". جیسے ہی

انہوں نے اپنی بات مکمل کی دونوں کے چہرے خوشی سے جگمگانے لگے اور افراء کے چہرے کا رنگ تو پہلے ہی فق پڑ گیا تھا۔

"اور آخری بات آج رات سب کے سامنے میں یہ بات کر لوں گی تم سب تیار رہنا۔" بڑے دکھ کے ساتھ وہ یہ بات بول گئی تھیں مگر کسی کو ظاہر نہ ہونے دیا۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے خالہ کہ میری شادی ماہر سے اور وہ بھی اگلے مہینے۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔

"میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھول سکتا ہوں امی۔" ماہر نے بھی اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ مگر افراء کے چہرے پر کسی نے بھی غور نہیں کیا۔ بات مکمل کر کے ساجدہ نے سب کو جانے کا اشارہ کیا۔ ان کا دل اتنا برا ہوا تھا کہ اب مزید کسی سے بات کا دل نہیں کر رہا تھا۔

.....
www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

گھڑی سات بجانے کو تھی۔ افراء چھت پر سے کپڑے اتار رہی تھی۔ اس کا دل بے حد خراب تھا بالکل موسم جیسا مگر اس کے آنسوؤں کا ذخیرہ اس کے حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔

"افراء بات سنیں۔" افراء کے عقب میں سے آواز آئی تھی اور تیسری دفعہ ماہر نے افراء کو آواز دی تھی مگر وہ اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے پتا ہی نہ چلا۔

"جی جی". ہوش آنے پر اسنے مڑ کر دیکھا تو سامنے ماہر کھڑا تھا۔

"کہاں کھوئی ہوئی تھیں؟". ماہر نے ہنس کر پوچھا اور یہ پہلی بار تھا کہ ماہر اس سے ہنس کر مخاطب ہوا تھا۔ افراء دوبارہ اس کی ہنسی میں کھو گئی۔

"کیا ہوا؟". ماہر نے چٹکی بجائی۔ جھٹ سے افراء نے نفی میں گردن ہلا کر اپنا چہرہ زمین کی جانب کر لیا وہ جانتی تھی کہ سامنے کھڑا شخص اس کا اب نہیں ہے۔

"افراء آپ کا بہت شکریہ صرف آپ کی وجہ سے ہی امی مان گئی ہیں اب میں آپ کو ایک گفٹ دینا چاہتا ہوں".

"کیسا گفٹ". نظریں زمین پر مرکوز کیے ہی اس نے جواب دیا۔ اب اس کا ماہر کی جانب دیکھنے کا کوئی حق نہیں تھا۔
 "میں آپ کی ایک وش پوری کروں گا جو آپ کہیں گی". انوشے کا آئیڈیا جیسے ہی ذہن میں آیا اس نے مسکرا کر کہا۔

"جو بھی میں کہوں گی وہ آپ پورا کر دیں گے چاہے جو بھی ہو؟". وہ سنجیدگی سے بولی مگر نظریں ابھی بھی زمین پر تھیں۔

"جی ہاں آپ کہیں گی کہ آپ کو ڈائمنڈ چاہئے تو میں وہ بھی لے آؤں گا۔" اس کے انداز میں سچائی تھی۔

"میرے لیے تو سب سے بڑی وش یہی ہے کہ میں آپ کو پالوں آپ سے شادی کر لوں۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ مگر اس نے اپنے اندر ہی آنسوؤں کا گلا گھونٹ دیا۔ مگر دل میں افسوس ہونے لگا کاش اس وقت وہ یہ سب ماہر سے کہہ سکتی کاش۔

"مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ میں آپ کو اپنی کون سی وش بتاؤں۔" اب وہ پریشان سی مسکرائی تھی۔

"چلیں ٹھیک ہے آپ کی وش مجھ پر ادھار ہے جب کوئی وش یاد آئے مجھے کہہ دیجئے گا میں جھٹ سے پوری کر دوں گا۔" کچھ دیر بعد سوچ کر اس نے جواب دیا۔ جس پر افراد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اللہ حافظ۔" کہہ کر وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ جیسے ہی افراد نے گردن اٹھائی اسکا چہرہ

آنسوؤں کی بوندوں سے بھر گیا تھا۔ وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کے زمین پر بیٹھ گئی۔ اور سر موجود چارپائی پر ٹکا لیا۔ اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ مزید اپنے اشکوں کو بہنے سے روک سکتی۔ وہ یونہی بہت دیر تک روتی رہی تھی۔

گھڑی رات کے دس بجا چکی تھی۔ گھر میں خوب رونق لگی ہوئی تھی سب لاؤنج میں تھے۔ انوشے بھی تیار ہو کر لاؤنج میں بیٹھی تھی۔ اس نے ڈارک بلیو قمیض کے ساتھ سفید شلوار پہنی تھی جس پر ہلکا کام ہوا تھا اور ہم رنگ دوپٹہ سر پر اوڑھا ہوا تھا جبکہ افراد نے سادہ لباس پہنا تھا پیلا اور سفید جو اس پر کافی سوٹ کر رہا تھا۔ وہ کچن میں چائے بنا رہی تھی۔ وہ سب کی گفتگو کچن میں ہی باآسانی سن سکتی تھی۔

"میں نے ماہر کی شادی کا فیصلہ کر لیا ہے۔" سب کی خاموشی کے بعد ساجدہ نے بتایا۔ اور اسے سنتے ہی پہلا شاک میرا کو لگا۔

www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com
"کب؟"...

"اور کس سے؟"...

سب نے ایک ساتھ ہی سوالوں کی بارش کر

"اس میں اتنا شکڈری ایکٹ کرنے والی کوئی بات نہیں ہے اور ماہر کی شادی لگے مہینے پچیس تاریخ کو انوشے کے ساتھ ہے۔" ساجدہ سارا پلان بتا چکی تھیں۔ منیب صاحب کو شک تو اب لگا تھا مگر وہ یوں سب کے سامنے بول نہیں سکتے تھے سوچ میں ہی بہتری سمجھی۔

"انوشے کے ساتھ کیوں؟" میرا نے جل کر پوچھا۔

"میرا بیٹا ہے وہ اور میں اپنی مرضی سے اس کی شادی کا حق رکھتی ہوں۔" اکھڑے لہجے میں وہ سب جتا گئی تھیں۔ ان کا دل پہلے ہی دکھی تھا۔

اس کے بعد میرا نے چپ رہنے میں ہی اپنی فرزانگی سمجھی۔

"مبارک ہو بہت بہت تم کو۔" ماہ رخ اور احمر نے ماہر اور انوشے کو دل سے پیار دیا۔

انوشے نظریں جھکائے شرماتی تھی۔

"اوہ تو تم بھی شرماتی ہو۔" معیز نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔" انوشے نے نظریں جھکائے ہی عجیب جواب دیا تھا جس پر معیز کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا۔

"مبارک ہو تمہیں انوشے۔" احسن نے بھی کہنا مناسب سمجھا۔

"سہم۔" سر کر انوشے نے جواب دیا۔

"یہ تم اتنی سڑی ہوئی کیوں ہو۔" میرا بھی پیچ میں ٹپک پڑی تھی۔

"آئی تھنک کہ انوشے اس شادی سے خوش نہیں ہے۔" معیز نے الگ ہی اندازہ لگایا جس پر دوبارہ انوشے برس پڑی۔

"بس کر دو تم تو معیز۔" منہ بنا کر اس نے کہا۔

"ہممم افسوس کی بات ہے کہ تمہیں ایک تو ماہر مل رہا ہے اور دوسرا تمہارے نخرے ہی نہیں ختم ہوتے۔" میرا نے عجیب حیرانی سے کہا تھا۔ ناس سے پہلے کے انوشے کوئی جواب دیتی افراء فوری آگئی۔ اب وہ بے بسی کے عالم میں جواب نہیں دے سکتی تھی۔ افراء نے سب کو چائے سرو کی۔ سب اب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

"افراء بات سنو۔" منیب نے موقع دیکھ کر دھیمی آواز میں اسے بلایا۔ وہ الگ صوفے پر بیٹھے

"جی۔" افراء نے نزدیک آتے ہوئے کہا۔

"یہ ساجدہ نے تو کہا تھا کہ ماہر کی شادی تم سے کرنی ہے۔" ان کے لہجے میں الگ کنفیوژن تھی۔ وہ اتنا ہلکا بولے تھے کہ کسی تک آواز نہیں گئی تھی۔ افراء کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اب کیا جواب دے۔

"پتا نہیں"۔ اسنے ایکٹنگ کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے تھے۔ کہتے ہی وہ وہاں سے نکل گئی تاکہ منیب کوئی اور سوال نہ پوچھ لے۔ جبکہ منیب صاحب کے ماتھے پر عجیب سلوٹیں پڑ گئیں

"ماہر تمہیں اس میں دکھا کیا آخر؟"۔ میرا نے سرگوشی کی۔

"بہت کچھ"۔ ماہر نے انوشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی اور ماہر تو جیسے اسے دیکھتے ہی اس میں کھو رہا تھا۔

"اچھا سب سے زیادہ کیا دکھا؟"۔ میرا خاصی پریشان تھی اور اس کے سوالات بھی عجیب تھے۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں؟"۔ اس نے بات کو بدلا۔

"ہاں اچھا خیر میں آپ کو کیسی لگتی ہوں؟"۔ ہمت سے اس نے یہ سوال پوچھا۔ کیوں کہ آج پہلی بار ماہر اس سے یوں مخاطب تھا۔

"اچھی ہیں آپ"۔ ماہر نے نظریں ملائے بغیر کہا۔

"کتنی اچھی ہوں؟"۔ میرا نے کھولے لہجے میں پوچھا۔

"میں بتاتا ہوں"۔ معیز بھی آگیا۔ جسے دیکھتے ہی میرا کے چہرے پر غصے کے آثار آ گئے۔ اسے اتنا غصہ آیا کہ وہ اٹھ کر ہی چلی گئی۔ آخر غصہ آنا ہی تھا۔

"یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں؟"۔ احمر صاحب نے پوچھ ہی لیا۔

”کوئی اعتراض؟“۔ ساجدہ نے مشورہ مانگا۔

”نہیں“۔ انہوں نے جواب دیا۔

آخر بہت بحث کے بعد شادی فلک کر دی گئی تھی اور کسی نے بھی اپنا اعتراض نہیں جتایا۔ اور نہ ہی کسی کو کوئی اعتراض تھا۔ اگلی صبح گھر میں الگ ہی سماں تھا۔ گھر میں تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔

”ہمممم سب پرفیکٹ ہے“۔ افراد نے انوشے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ جو اس وقت شادی کا لہنگا پہنے ہوئے تھی۔ وہی لہنگا جو ساجدہ نے افراد کے لیے لیا تھا۔

”ہاں لیکن اگر انوشے تم تھوڑی صحت بنا لیتی تو فٹنگ بھی تمہیں ٹھیک آ جاتی“۔ ساجدہ نے انوشے کی فٹنس پر غور کرتے ہوئے تبصرہ کیا۔

”خالہ اب اتنی بھی میں کمزور نہیں ہوں“۔ اسے تبصرہ اچھا نہیں لگا تھا۔

”وہ تو نظر آ رہا ہے“۔ وہ زرا طنزیہ لہجے میں بولیں۔

”خالہ یہ سب آپ اس دن لائی تھیں پر کیوں لائی تھیں؟“۔ اس نے تحقیق بھرے لہجے میں پوچھا جس پر ساجدہ سوچ میں پڑ گئیں۔

"کبھی نہ کبھی شادی تو کرنی تھی میں نے ماہر کی کسی نہ کسی سے تو اس کی دہن کے لیے ہی لیا تھا۔" کچھ دیر سوچنے کے بعد انہوں نے جھوٹ بول کر بتایا۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں۔" آئیے میں دیکھ کر وہ اپنی تعریفیں ہی کئے جا رہی تھی۔

"اچھا میری پیاری بہنا اب چینج کر لو جلدی سے۔" افراد نے سوٹ اس کی طرف بڑھایا جسے پکڑ کر انوشے واشروم کی طرف بڑھی۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟" افراد کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر ساجدہ نے پوچھا۔

"جی۔" افراد نے مختصر سا جواب دیا۔

"کل منیب نے پوچھا تھا سو میں نے کہہ دیا کہ انہیں غلط فہمی تھی تم بھی یہی کہنا۔" انہوں نے بتایا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

انوشے بھی کپڑے بدل کر آگئی۔

"خالہ ویسے آپ کو پہلے افراد کی شادی نہیں کرنی چاہئے تھی؟" بیٹھے بیٹھے انوشے کو عجیب سوال یاد آیا تھا جس میں واقعی دم تھا۔ یہ سنتے ہی افراد نے عجیب نظروں سے انوشے کو دیکھا۔

"ارے ارے ضرور اور ہم بھی افراد کی شادی طے کرنے کے لیے آئے ہیں۔" ماہ رخ نے

آتے ہی بم پھوڑا۔

"مطلب؟" نا سمجھی میں افراء نے پوچھا۔

"ساجدہ بہنا کیا آپ مجھے افراء میرے بیٹے احسن کے لیے دے سکتی ہیں؟" ماہ رخ نے خوش دلی سے پوچھا۔ جسے سنتے ہی افراء کے تن من میں عجیب لہر دوڑ گئی۔

"جی جی ضرور بلکہ میں بھی یہی سوچ رہی تھی"۔ ساجدہ کو دل سے خوشی ہوئی تھی۔ افراء کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔ ساجدہ یہ کیا بول رہی تھیں یہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"واؤ خالہ ایسا کرتے ہیں میری شادی والے دن ہی افراء کی شادی رکھ دیتے ہیں"۔ انوشے نے اپنی الگ رائے دی۔ جو سب کو پسند آئی۔

"امی لیکن...." افراء نا سمجھی میں بولنے ہی لگی تھی کہ بچ میں ہی ساجدہ بول پڑیں۔

"افراء میں تمہاری آلریڈی ایک بات مان چکی ہوں اب میرا حق ہے کہ تم میری یہ بات مانو"۔

ساجدہ نے اسے ڈانٹنے والے انداز میں کہا جس پر واقعی افراء کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

"تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا افراء احسن سے شادی پر؟"۔ ماہ رخ نے امید سے پوچھا تھا۔

افراء ساجدہ کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ ساجدہ نے ٹھیک ہی کہا تھا وہ افراء کی انوشے اور ماہر

کی شادی والی بات مان گئی تھیں اس کے ذہن میں ساجدہ کی باتیں گھومنے لگیں۔ "افراء میں

تمہاری آلریڈی ایک بات مان چکی ہوں اب میرا حق ہے کہ تم میری یہ بات مانو"۔

اس کا سر چکرانے لگا تھا۔ لیکن لگے ہی پل سب کی امید ختم ہو گئی۔

"میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں پلیز امی آپ مجھے سمجھیں۔" وہ اب کی بار روہانسا ہوئی تھی۔

"کیوں بیٹا؟" ماہ رخ نے نرم لہجے میں پوچھا جبکہ ساجدہ کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا۔

"آپ سب مجھے تھوڑا وقت دے دیں میں ضرور شادی کروں گی اور آپ سب جس سے کہیں گے میں اسی سے کروں گی۔" افراد نے وقتی طور پر بات کو ٹال دیا۔

"یوں کہو نا بیٹا چلو جیسا تم کہو۔" ماہ رخ کی بات سن کر افراد کو کچھ حوصلہ ہوا ساجدہ نے بھی افراد کی بات پر ہاں کر دی۔

"ٹھیک ہے ہم اس بارے میں پھر کبھی بات کریں گے۔" ساجدہ کا جواب سن کے اسے اچھی خاصی تسلی ہو گئی تھی۔

سب کچھ تھوڑے ہی وقت کے لیے ٹلا تھا۔ اسے آگے کیا کرنا چاہئے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"میں سب کچھ آپ پر چھوڑتی ہوں۔" اس نے دل ہی دل میں اللہ سے دعا مانگی تھی اور جو اللہ ہمیں عطا کر دے اس سے بہتر ہمارے لیے کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ شام کے سات بج گئے تھے۔ اور گرمی کا زور ٹوٹ رہا تھا۔

"ماہر میں تمہارے لیے چائے لائی ہوں۔" جاب سے ماہر جیسے ہی آیا انوشے پیار سے فوری ہی چائے لے کر اس کے کمرے میں آ گئی۔

"اوہ تھینکس۔" اس نے کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ماہر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی ہے کیا تم مجھے سمجھا دو گے؟" انوشے نے اپنی الجھن بیان کی۔

"ضرور۔" وہ پیار سے بولا۔

"میں بہت کمزور ہوں کیا؟" وہ معصومیت سے بولی۔

"نہیں۔" اس نے صاف گوئی سے جواب دیا۔

"تو کیا بہت موٹی ہوں؟" اس کے سوال شروع ہو چکے تھے۔

"نہیں بالکل نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر کیا میں سمارٹ ہوں؟" اس نے اب عجیب سے لہجے میں کہا۔

"جی بہت سمارٹ ہیں آپ۔" اس نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"کتنی سمارٹ ہوں؟" اس نے نیا سوال کیا۔

"انوشے کمرے میں آؤ ضروری بات کرنی ہے۔" افراء فوری ماہر کے کمرے میں آئی اور اسے بازو سے پکڑ کر لے گئی۔

"شکر ہے میں انوشے کے سوالات سے بچ گیا۔" اس نے شکر کی سانس لی اور چائے پینے لگا۔
 "کیا ہوا آپ لے کیوں آئی ہیں؟" اس نے چڑ کر پوچھا۔

"پاگل ہو تمہاری شادی ہونے والی ہے ماہر سے اور تم کمرے میں گئی تھی۔" افراء نے ڈانٹا تھا۔

"اوہ! میں بھول گئی تھی اچھا سوری۔" اس نے فوری معذرت کی۔

"جانتی ہو انوشے میں سوچ کر پریشان ہوتی تھی کہ میری بہن کی جب شادی ہوگی تو وہ مجھ سے دور چلی جائے گی اور میری نظروں سے بھی۔ پر دیکھو ناقسمت نے کیسا جادو کیا تمہیں میں اب روز دیکھ پاؤں گی ہمیشہ دیکھ پاؤں گی۔" آج اسے انوشے پر بے حد پیار آیا۔ یہ سنتے ہی انوشے کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اور سبز آنکھیں کھل گئیں پر اچانک سے اسے کچھ یاد آیا۔

"نہیں افراء آپ مجھے روز کیسے دیکھیں گی آپ کی بھی تو شادی ہوگی اور احسن بھائی تو یہاں نہیں رہیں گے بھول گئیں آپ؟ ماہ رخ آنٹی نے کہا تھا وہ جب اپنے بیٹوں کی شادیاں کریں گی تو وہ یہاں نہیں رہیں گے۔" انوشے نے باور کروایا جس پر افراء کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔

"میں شادی ہی نہیں کروں گی"۔ افراء نے آسان حل نکالا۔

"نہیں افراء ایسا نہ کہیں"۔ انوشے نے ٹوکا۔

"جیسا بھی ہے مگر انوشے تم ماہر کا خیال رکھنا بہت بہت تم بہت لکی ہو کہ تمہیں ماہر مل رہا ہے"۔ اس نے مایوسی سے کہا کیونکہ وہ اب کسی اور کا تھا۔

"میں جانتی ہوں لیکن افراء اگر کبھی میں آپ سب کو چھوڑ کر چلی گئی تو ماہر کا خیال رکھنا آپ....." ابھی انوشے بول ہی رہی تھی کہ افراء نے جھٹ سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں انوشے بری بات ایسی بات نہیں کہتے ہیں تم جانتی ہو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے جب تم ایسی بات کرتی ہو"۔ اب وہ رونے والی آواز میں بول رہی تھی۔ شادی کی تیاریاں عروج سے اختتام تک پہنچ چکی تھیں۔ آنے والے دن واقعی بہت خوبصورت ہونے والے تھے اور کسے کے لیے فقط دردناک۔ وقت تیزی سے گزرا تھا۔ سچ کہتے ہیں خوشی میں وقت بہت جلدی گزرتا ہے اور غم میں تو وقت جیسے گزرتا ہی نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وقت اس کے مطابق چلتا ہے جو ہم محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ خوشی میں بہت جلد، غم میں بہت دیر سے اور انتظار میں تو نہایت طویل ہو جاتا ہے۔

آج چوبیس تاریخ تھی۔ کسی بھی قسم کی رسم کو مد نظر نہ رکھتے ہوئے نکاح اور ولیمہ ہی رکھا گیا تھا۔ جس میں صرف خاص رشتے داورں کو بلایا گیا تھا۔ سب سے بہتر یہی ہے کہ شادی سادگی سے کی جائے کسی بھی رسم کے بغیر کیوں کہ اسلام میں کہیں بھی ان رسموں کو کرنے کا ذکر نہیں۔

"قسم سے میرا تو دل بالکل بھی نہیں تھا آنے کا"۔ سارہ کو الگ ہی ٹینشن تھی۔

"کیوں بھئی؟"۔ میرا نے تفتیش کرتے ہوئے پوچھا۔

"ماہر ہے وجہ اور کون؟"۔ سارہ نے دائیں آنکھ بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہمن شرم کرو اپنے ہسبنڈ کے ہوتے ہوئے بھی ماہر پر نظر ہے تمہاری"۔ انوشے نے اپنے

کانوں کو چھوتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ماہر کا سن کر اسے غصہ چڑھ گیا تھا۔

"انوشے میرے ساتھ تمیز کے ساتھ بات کیا کرو۔ اب تو وہ تمہارا ہونے والا ہے اور تم ہو کہ...." غصے میں بولتے بولتے وہ رک گئی۔

"تمہارا کیا بھروسہ کے ماہر کو مجھ سے چھین لو"۔ انوشے نے کڑا سا جواب دیا۔

"تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگ گئی؟"۔ میرا نے پوچھا۔

"بہت عجیب ہو تم انوشے"۔ سارہ نے سر پکڑ لیا۔

"آپ کی نظر ہے ماہر پر آئی نو"۔ نا سمجھی میں وہ غصے میں اٹھ کر سیڑھیاں اتر گئی اسے ماہر کا نام کسی اور سے سننا اب اچھا نہیں لگا تھا۔

"افراء"۔ وہ افراء کو پکارتی ہوئی کمرے میں آ گئی۔ مگر افراء کمرے میں موجود نہیں تھی۔
 "افراء تو بازار گئی ہیں"۔ سوچتے ہی اس نے چہرے پر اداسی پھیلا لی اور جا کر بیڈ پر لیٹ گئی۔
 "مجھے سارہ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا"۔ اسے بہت ندامت محسوس ہوئی۔

.....
 "کیا ہوا میری بہن کو اتنے غصے میں کیوں ہے میری بہن؟"۔ پندرہ سال کی لڑکی نے پیار سے پوچھا جو یقیناً افراء ہی تھی۔

"مجھے آج انعم پر بہت غصہ ہے وہ بہت بری ہے"۔ چودہ سال کی انوشے نے بیزاری سے کہا۔
 "اوہ! کیا کیا ہے اس نے"۔ افراء نے وجہ جانی چاہی۔

"مجھ سے روز برے لہجے میں بات کرتی ہے مجھ سے بدتمیزی کرتی ہے اور وہ بہت بری ہے آج بھی ایسا ہی کیا اس نے"۔ اس نے سارا معاملہ بتا دیا۔
 "تو پھر تم نے کیا کیا"۔ اس نے دلچسپی سے پوچھا۔

"میں نے بھی ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ برا کیا جو اس نے کیا میں نے بھی وہی کیا۔" وہ جوش سے بولی۔

"پھر تو تم نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔" اب کی بار اسے افسردگی محسوس ہوئی تھی۔

"میں نے بالکل ٹھیک کیا۔ میں اچھوں کے ساتھ بہت ہی اچھی ہوں اور بروں کے ساتھ بری ہوں۔" اس نے جوش سے کہا۔

"انوشے دیکھو میری بات سنو جب تم اچھوں کے ساتھ بھی اچھی ہو تو تمہیں تو برے لوگوں کے ساتھ بھی بہت اچھا ہونا چاہئے تاکہ وہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں وہ تمہارے جیسے بننے پر مجبور ہو جائیں۔ جو تمہارے ساتھ برا کرے تم بدلے میں اس کے ساتھ اچھا کرو۔" افراء نے اسے واقعی لاجواب کیا تھا۔

انوشے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آج اسے افراء کی بات یاد آئی تھی۔ وہ ہمیشہ افراء کی بتائی ہوئی باتیں بھول جاتی تھی۔

"نعم۔" ذہن میں آیا تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"پتہ نہیں وہ کیسی ہو گی۔" اسے اب انعم کی فکر لاحق ہوئی۔ تین سال سے اس سے اس کا رابطہ نہیں ہوا تھا۔

گھر میں ویرانی چھائی تھی وہ گھر میں اکیلی تھی بالکل اکیلی بالکل تنہا۔ جسم خوف میں مبتلا تھا۔

"تم میرے ساتھ بھاگ سکتی ہو تو کسی اور کے ساتھ تمہارا چکر کیوں نہیں ہو سکتا تم جیسی لڑکیوں پر یقین نہیں کرنا چاہئے کیا گارنٹی ہے جو اپنے ماں باپ کو چھوڑ دے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں بھاگ سکتی؟"۔ تھوڑے دن پہلے کی باتیں اس کے ذہن میں گولی کی طرح لگیں۔

جو اس کے محبوب شوہر عبدالرحمان نے کہی تھیں۔ تین سال پہلے جس شخص کے لیے وہ اپنا گھر چھوڑ کر بھاگی تھی آج اسی نے اسے ہارا دیا تھا۔ وہ ایک کونے میں بیٹھی رو رہی تھی۔

"میں نے تمہارے لیے کیا کیا نہیں کیا اور تم نے اتنے سالوں کے تعلق کو کچھ ہی لمحوں میں اڑا دیا۔"

www.classicdigitalmaterial.com
www.classicdigitallibraries.com
support@classiccurdumaterial.com

رات کے دو بج رہے تھے اور افراد کی نیند اس کی سیاہ آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

"میری خوشی میرا پیار میری محبت سب کچھ لمحوں میں ٹوٹ گیا۔ کیا قسمت ایسی بھی ہوتی ہے۔

تو کیا میری قسمت بری ہے؟"۔ اس نے خوف سے سوچا۔ اور آنسو بھی گرنے لگے۔

"نہیں نہیں میری قسمت بری نہیں ہو سکتی میری قسمت اللہ نے لکھی ہے۔ وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔" آنسو پونچتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو تسلی دی اور یہ سوچ کر واقعی اسے بہت تسلی ملی تھی۔ وہ اپنی محبت کو قربان کر چکی تھی اپنے رب کی خوشی کے لیے، اپنی بہن کے لیے۔ اس نے اپنا بھی نہیں سوچا تھا۔

"آئی لو یو ماہر". دل ہی دل میں انوشے یہی دہرا رہی تھی آج اسے بھی نیند نہیں آرہی تھی اور آتی بھی کیسے جب محبت جائز طریقے سے ملنے لگے تو نیندیں اڑ ہی جاتی ہیں۔

"مجھے میری محبت ملنے ہی والی ہے میں کتنا خوش قسمت ہوں ہمیشہ میں انوشے سے محبت کروں گا اسے ہر خوشی دوں گا۔" چمکتے چاند کو دیکھتے ہوئے وہ خود سے بات کر رہا تھا اور وہ ماہر ہی تھا۔ چاند کی روشنی میں اس کی صندل رنگ جیسی آنکھیں اور گہنی پلکیں بہت خوب صورت لگ رہی تھیں۔ جیسے کسی لڑکی کی آنکھیں ہوں۔ مگر محبت تو کبھی کبھی مل کر بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن اسے کہاں معلوم تھا۔ کوئی آج محبت مل جانے پر خوش تھا تو کوئی مل کر بھی نہ ملنے پر اداس۔

[illegible]

گھر میں بڑی رونق لگی تھی آج وہ تاریخ تھی جس کا انوشے اور ماہر کو بے صبری سے انتظار تھا۔ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئی تھیں۔ اور ایک نیا وقت ان پر آنے والا تھا۔ افراد نے بڑے پیار

سے گھر سجایا تھا۔ نارنجی شلوار قمیض پہنے اور سبز دوپٹہ سر پر لیے بے چینی سے وہ الماری کی طرف بڑھی اور دوپٹہ بیڈ پر اچھال دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ الماری سے ایک ڈائری نکال لائی جس کے لیے وہ پریشان تھی اور صفحے پلٹنے لگی۔ شروع میں ہی اسے وہ نمبر مل گیا جس کی تلاش میں وہ تھی۔ پاس پڑا فون اس نے اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ تیسری دفعہ بھی جب وہ ناکام ہوئی تو اس نے بددل ہو کر فون ہی رکھ دیا۔

"بعد میں کروں گی۔" اس نے جھنجھلا کر سوچا اور ایک نظر رسٹ واچ پر ڈالی گھڑی تین بجے کا وقت بتا رہی تھی۔ ساڑھے تین بجے سب نے پارلر بھی جانا تھا اس کے پاس کم وقت بچا تھا فوری اٹھ کر وہ واشروم کی طرف بڑھی۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے سب پارلر کے لیے نکل گئے جبکہ ساجدہ گھر پر ہی تھیں۔

"یاد ہے تم نے بہت سال پہلے مجھے ماہر کی شادی افراد سے کرنے کی بات کہی تھی؟" منیب نے سنجیدگی سے پوچھا انہیں اب تک کنفیوژن تھی۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میں نے انوشے کا کہا تھا اور اب پلیز یہ بات نہ پوچھئے گا۔" ساجدہ نے الماری سے کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہا جسے سنتے ہی مجبور ہو کر منیب صاحب نے یقین کر لیا کہ واقعی انہیں غلط فہمی ہی ہوئی تھی۔

اب انوشے برائیل ڈریس پہن چکی تھی۔ اس کے چہرے پر میک اپ شروع ہو چکا تھا۔ افراء حسرت سے انوشے کو دیکھ رہی تھی۔ دل سے یہی آواز اٹھ رہی تھی کاش اس کی بھی قسمت انوشے جیسی ہوتی۔ اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ قریب ڈیڑھ گھنٹے میں ہی وہ تیار ہو گئی تھی۔ وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ سرخ لہنگے میں جوڑا اوپہرے پر لٹکتی لٹیں اور سر پر سٹائل سے دیا گیا دوپٹہ۔ افراء کو آج وہ اپنی بہن نہیں لگ رہی تھی۔

"بیوٹی فل"۔ اس پر پہلا تبصرہ افراء نے ہی کیا۔ جس پر انوشے نے اسکا ماتھا چوم لیا۔
"ارے لپ اسٹک نہ لگا دینا"۔ اس نے ماتھا صاف کرتے ہوئے کہا۔

سب سے آخر میں افراء تیار ہوئی تھی۔ اس نے پریل لہنگا پہن رکھا تھا۔ یہ رنگ اس پر اچھا لگ رہا تھا۔
www.classicurdumaterial.com

"بیوٹی فل"۔ اس بار انوشے نے تبصرہ کیا تھا جسے سنتے ہی افراء ہنس دی۔
www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

"کاش میری قسمت بھی بیوٹی فل ہوتی"۔ دل میں اس نے حسرت سے سوچا۔ اس وقت سب ہال میں موجود تھے۔ انوشے اور افراء ہال کے میک اپ روم میں تھیں۔

"کیا ہوا افراء آپ کی آنکھوں میں نمی کیوں؟"۔ سامنے کھڑی انوشے نے تجسس سے پوچھا۔

"بس ایسے ہی نظر نہ لگے کسی کی تمہیں"۔ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اس نے کہا۔ مگر آج کا دن اس کے لیے بہت بھاری تھا۔

"مجھے کیوں لگے گی کسی کی نظر"۔ اس نے اپنی چوڑیاں ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

افراء نے ایک نظر ہال پر دوڑائی۔ ہال میں بہت زیادہ لوگ نہیں تھے بس خاص لوگوں کو ہی بلایا گیا تھا۔

"نا جانے وہ کہاں ہے"۔ ایک نظر سب پر ڈال کر اس نے اداسی سے سوچا۔

"اماں مجھے معاف کر دیں"۔ وہ کال پر بات کرتے کرتے رو رہی تھی مگر کوئی اس کی پکار

نہیں سن رہا تھا۔

"ہم تمہیں اپنی زندگی سے نکال چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے آواز آئی جسے سنتے ہی انعم کے ہاتھ

میں پکڑا ریسور لرز گیا۔

"مجھے ایک آخری موقع دے دیں"۔ روتے ہوئے وہ اپنی ماں سے بھیک مانگ رہی تھی۔

"یہ تمہیں ہمیں بدنام کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔" تلخ لہجے میں بول کر کھٹاک سے وہ فون رکھ چکی تھیں۔ جبکہ انعم کے ہاتھ سے ریسپور چھوٹ گیا۔ اسے اپنے کیے پر بہت پچھتاوا تھا مگر کوئی اسے سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

آنسو پونچتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ آج بہت دنوں بعد اس نے اپنا فون اٹھایا تھا۔ افراد کی کالز اور میسجس اسے فوری ہی ظاہر ہو گئے تھے۔

"افراء۔" اس نے اپنے لب سے دوہرایا۔

"افراء ضرور میری مدد کرے گی۔" اس نے امید اور یقین کے ساتھ سوچا اور نمبر ملانے لگی مگر کئی کوششوں کے بعد بھی فون کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔ اس نے درشت سے فون دور پھینک دیا۔ اور آنکھیں دوبارہ بھیگ گئیں۔

ٹھیک وقت پر ماہر اور انوشے کا نکاح ہو گیا تھا۔ یہ لمحے ان دونوں کے لیے بہت خاص تھے وہ آج ایک خوبصورت رشتے میں بندھ گئے تھے۔ افراد کھڑی حسرت سے اور آنکھوں میں نمی لیے ماہر کے خوشی سے بھرپور چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"مماں آپ کو اور مجھے ایک ساتھ دیکھنا چاہتی تھیں مگر...." سوچتے سوچتے اس کے گال پر آنسو لڑھک ہی گیا۔ اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"اب کیوں رو رہی ہو۔" ساجدہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ویسے ہی"۔ اس نے فوری آنسو صاف کیے جس پر ساجدہ سنجیگی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"۔ ساجدہ نے اسکو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی کریں"۔ اس نے آنسو پونچتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی نہیں پھر کبھی پر تمہیں میری بات ماننی ہوگی"۔ اتنا ہی کہہ کر وہ انوشے کے پاس چلی گئیں۔

"کاش امی شادی کی بات نہ کریں"۔ اس نے خوف سے سوچا۔

آج سب بہت خوبصورت تھا۔ بالکل ایک خواب جیسا۔ ایک ایسا خواب جس سے کبھی اٹھنے کا دل نہیں کیا کرتا۔

ہر طرف مدھم سونگس کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہال کی سجاوٹ میں پھولوں کا استعمال زیادہ کیا گیا تھا اور ہر طرف کرسیوں کی بجائے خوب صورت صوفے لگے تھے۔

"آئی لو یو مسز ماہر"۔ ماہر نے کان میں سرگوشی کی جس پر انوشے صرف مسکرا ہی سکی۔

اس کے بعد ہاتھ آگے بڑھا کر ماہر نے انوشے کو ریسو کیا اور ہر لمحے میں ان دونوں کی تصویریں اتاری گئیں۔ آج سبز آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔ اس نے متلاشی نظروں سے افراء کو تلاش کیا مگر افراء کہیں بھی نہیں تھی۔

"بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ۔" ماہر سے رہا نہ گیا تو اسنے دوبارہ سرگوشی کی۔

"تم بھی۔" شرماتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

افراء الگ ہی چہرہ جھکائے آنسو بہا رہی تھی مگر اسے اب مزید نہیں رونا تھا پختہ ارادہ کیے وہ سٹیج کی طرف بڑھی۔

ماہر اور انوشے کی جوڑی بہت اچھی لگ رہی تھی۔ نم آنکھوں سے وہ دونوں کے کھلے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ انوشے کی جگہ پر وہ اپنے آپ کو تصور کر رہی تھی۔ لیکن آگے کی خبر اسے ابھی نہیں تھی۔

کھانا کھانے کے بعد اور مقررہ وقت پر سب گھر کی طرف بڑھ گئے۔ ماہر کا کمرہ ماہر اور افراء نے

بھی سجایا تھا۔

"خوش ہونا تم۔" افراء نے پوچھا جس پر انوشے نے سر ہلایا۔

"بہت مبارک تمہیں نئی زندگی۔" ساجدہ نے اسے دل سے کہا وہ انوشے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھیں۔

"شکریہ شکریہ۔" وہ خوش دلی سے بولی آج اس کا موڈ بھی بہت اچھا تھا۔

افراء اور ساجدہ نے اسے کمرے تک پہنچا دیا تھا۔ جیسے ہی وہ کمرے سے باہر گئیں افراء نے بات شروع کی۔

"میں تمہیں خوش دیکھ کر بہت خوش ہوں انوشے"۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی۔
 "سچ کہوں افراء آپ نے مجھے مہماں کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی"۔ کہتے ہوئے اسکی آنکھ سے آنسو نکل آیا۔ یہ سنتے ہی جھٹ سے افراء نے اسے گلے سے لگا لیا اور دونوں بے حد روئیں۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

انوشے نے سامنے لکھے الفاظ پر نظر ڈالی۔ "انوشے ماہر" جہاں خوبصورت طریقے سے یہ لکھا گیا تھا۔ مدہم آواز میں دروازہ کھلا۔ انوشے نے فوری نظریں جھکا لیں۔ دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ کون آیا ہے۔
 "السلام علیکم"۔ ہمت بڑھا کر انوشے نے سلام کیا۔

دروازہ لاک کر کے ماہر بڑھتا ہوا بیڈ پر آ بیٹھا جہاں انوشے نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

"تم یہ مت سمجھنا کہ تم سے میں پیار کرتا تھا اس لیے تم سے شادی کر لی۔" سنجیگی سے اس نے کہا۔ انوشے نے فوری سر اٹھا کر دیکھا۔ اسے تو یقین ہی نہیں آیا کہ اس کے سامنے بیٹھا شخص ماہر ہی ہے۔

"تم سے شادی کرنا بہت بڑی مجبوری تھی میری چلو شاباش جاؤ یہاں سے میں تمہارا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا۔" اس نے نہایت تلخ لہجے میں کہا کہ سامنے بیٹھی انوشے کی سبز آنکھیں بھیک گئیں۔ اور ایسا لگنے لگا جیسے اس کی قسمت ہی بدل گئی ہو۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو ماہر؟" اب وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی تھی اس شخص کا بدلتا لہجہ اس کے دل پر لگا تھا۔

"سوری سوری سوری میں مذاق کر رہا تھا انوشے معاف کر دیں۔" وہ انوشے کے اس ردِ عمل سے ڈر گیا تھا۔ ورنہ اس کا ارادہ تو مزید مذاق کا تھا۔ اس نے فوری اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا مگر انوشے کا چہرہ آنسوؤں سے معمور ہو گیا تھا۔

"آپ کی قسم میں بس آپ کو تنگ کر رہا تھا۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ لیکن انوشے نے اسکا ہاتھ پیچھے کو جھٹکا۔

"انوشے سچ میں میں مذاق کر رہا تھا وہ سب سچ نہیں تھا۔" اس نے اب اس کے آگے ہاتھ جوڑے مگر انوشے کچھ نہیں سن رہی تھی۔ آنسو صاف کر کے وہ وہاں سے جانے لگی۔

"کیا ہوا آپ کہاں جا رہی ہیں؟" وہ جانے ہی لگی تھی کہ ماہر نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ میں یہ سب افراء اور خالہ کو بتاؤں گی"۔ روتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔

"انوشے نہیں کسی کو نہیں بتائیے گا"۔ اس نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

"میں بتاؤں گی جانے دو مجھے"۔ اشتعال میں کہتی ہوئی وہ ہاتھ چھڑوا کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"انوشے"۔ اب وہ قدرے سنجیدگی سے بولا۔

"کیا ہے"۔ تلخی سے وہ بولی۔

"میں بس مذاق کر رہا تھا سوری اینڈ آئی لو یو"۔ میٹھے بول سنتے ہی وہ شانت ہو گئی۔ اب اسکی آنکھوں سے آنسو نہیں بہہ رہے تھے۔

"مذاق کی بھی حد ہوتی ہے ماہر"۔ اب وہ اسے ڈانٹ رہی تھی۔

"سوری میڈم"۔ اس نے دوبارہ ہاتھ جوڑے۔

ہونہ کر کے وہ زمین کی طرف دیکھنے لگی۔ اسے ماہر کی حرکت پر بہت تپ چڑھی تھی ابھی وہ ماہر سے مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

آج کی رات افراء کے لیے نہایت اداس تھی۔ وہ تنہا اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ اچانک ہی ساجدہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

”آپ“۔ چونک کر وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

”افراء کیا تم احسن سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہو؟“۔ اب وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی تھیں۔

”نہیں امی میں کسی سے بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں آپ میری ماں کی طرح ہی ہیں اور میں

نے آپ کو ماں ہی سمجھا ہے اس لیے میں یہ بات کہہ رہی ہوں آپ سے کہ میں ماہر کے

علاوہ کسی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتی“۔ تحمل سے اس نے بتایا۔

”لیکن کیا تم ساری زندگی ایسے ہی رہو گی؟ ماہر کے لیے اداس؟ یوں ہر وقت روتی رہو گی؟“۔

آج ان کے لہجے میں مٹھاس تھی۔

”ہممم جی“۔ سر جھکا کر اس نے کہا۔

”تمہاری بات میں نے مافی تھی نا اب میری بات تم پر ادھار ہے“۔ ساجدہ نے باور کروایا۔ آج

واقعی ہی ساجدہ کو دیکھ کر افراء کو ماضی یاد آ گیا۔

”کیا آپ میری بات مانیں گی شادی نہ کرنے والی؟ اگر آپ کا جواب ہاں ہے تو وہ ادھار بات کبھی بھی منوالیجئے گا آپ اور آپ کا جواب ہاں ہے نا؟“ پوری امید سے اس نے یہ سوال دہرایا۔

”ہاں بیٹا“۔ انہوں نے کہہ کر اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا جس پر آنسو پونچتے ہی وہ ان کے گلے سے جا لگی۔

”مماں یہ لہنگا کتنا پیارا ہے نا آپ نے کہاں سے لیا یہ“۔ چھوٹی سی افراء نے معصومیت سے پوچھا۔

”بیٹا یہ تمہاری نانی نے لے کر دیا تھا کتنا خوبصورت ہے“۔ انہوں نے پیار سے بتایا۔

”مماں مجھے بھی آپ لے کر دیں گی نا جیسے نانی نے آپ کو لے کر دیا تھا“۔ سیاہ آنکھوں میں خوشی لیے اس نے پوچھا۔

”ہاں بیٹا“۔ چہرے پر پیار دیتے ہوئے انہوں نے کہا جس پر افراء انکے گلے سے لگ گئی۔

یہ سب اس کی سیاہ آنکھوں میں منڈلایا۔ فرق بس اتنا تھا کہ تب وہ خوشی سے اپنی ماں کے گلے سے لگی تھی اور اب وہ غم میں اپنی امی کے گلے لگ گئی تھی۔



"اب نیچے ہی دیکھتے رہنا ہے آپ نے؟" اسے دیکھتے ہوئے وہ تعجب سے بولا۔

"تو اور کیا کروں؟" نظریں جھکائے ہی اس نے اکھڑے سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ کو نہیں پتا کیا کرنا ہے؟" بیزاری سے اس نے پوچھا۔

"نہیں مجھے نہیں پتا"۔ اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اف ف ف"۔ اس نے سر ہی پکڑ لیا۔

"کیا ہے اب"۔ جھکے سر کو اس نے اٹھا کر کہا اور واپس بیڈ پر آ کے بیٹھ گئی جہاں پھولوں سے دل بنایا گیا تھا جن کی مہک تازگی اور سکون کا احساس دلاتی تھی۔

"انوشے آپ سے کوئی کام نہیں ہوتا کم از کم آپ تو افراد سے پوچھ سکتی تھیں نامیری کوئی بات نہیں ہوئی آج ان سے"۔ اس نے حیرت سے کھڑے کھڑے کہا۔

"بھول گئی تھی نامیں سوری"۔ اس نے فوری ہی معذرت کی۔

"ہممم میں نے سوچا تھا ہم دونوں ان کا کام کر دیں گے پر...." بولتے بولتے وہ رک گیا اسے افسردگی ہو رہی تھی۔

"اچھا میں مرنے نہیں لگی ہوں کل بھی میں پوچھ سکتی ہوں"۔ اس نے شرارت سے کہا۔

"مرنے کی بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ورنہ میں بہت زیادہ برا پیش آؤں گا۔" اس نے سختی سے باور کروایا۔ جس پر انوشے واقعی خاموش ہو گئی۔

"میرا گفٹ کہاں پر ہے۔" اس نے تجسس سے سوال کیا۔

"آپ کے سامنے ہی تو ہے۔" اس نے مسکرا کر اپنی طرف اشارہ کیا اور آگے کی طرف بڑھ کر بیڈ پر اس سے تھوڑا فاصلے پر آ بیٹھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

"ہاں ہاں جانتی ہوں اور تمہارے علاوہ میرا گفٹ کہاں ہے؟" اس نے ماہر کے گال

تھپتھاتے ہوئے پوچھا۔
www.classicurdumaterial.com

"اس کے علاوہ آپ کا گفٹ یہ خوبصورت سا کمرہ ہے۔" آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے کہا۔
support@classicurdumaterial.com

"ہاں مجھے پتا ہے پر اس کے علاوہ۔" ابرو کھینچتے ہوئے اس نے دوبارہ پوچھا۔

"اور یہ فرنیچر۔" اس نے اشارے سے کہا۔

"سیدھی طرح کہہ دو کہ تمہارے پاس میرے لیے کوئی گفٹ نہیں۔" وہ خفا سی بولی۔

"ہاہاہاہا کیوٹ گرل"۔ اس نے قہقہہ لگایا اور اس کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اب کیا ہے؟"۔ وہ ناراض ہو کر کہہ رہی تھی۔ جیسے ہی ماہر نے ہاتھ ہٹایا اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت گولڈن نیکلیس جگمگا رہا تھا جسے دیکھتے ہی انوشے نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ نیکلیس میں خوبصورت اے اور ایم لکھا تھا جس کے پیچ میں دل بھی بنا تھا۔

"یہ ہے میری بیوٹی فل سی وائف کے لیے"۔ کہہ کر اس نے انوشے کو اپنے ہاتھوں سے نیکلیس پہنا دیا۔

"آئی لو یو"۔ خوشی سے کہتے ہوئے وہ اس کے گلے سے جا لگی۔

"آئی لو یو ٹو مسز ماہر"۔ اس نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنے اچھے ہو ماہر"۔ اس سے الگ ہوتے ہوئے اس نے اس کی تعریف کی۔

"اچھا"۔ اس نے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کے ہاتھ میں بہت اچھی لگتی ہے"۔ انوشے کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس نے انگلی سے انگوٹھی چھوتے ہوئے کہا۔ انوشے پیار بھری نظر سے اسے ہی دیکھے گئی۔

"یہ بھی بہت خوبصورت لگ رہا ہے"۔ اس کے ایئر رنگز کو دھیرے سے چھوتے ہوئے اس نے کہا جس پر اس نے آنکھیں میچ لیں۔ خوبصورت رات صرف انوشے کے لیے تھی جبکہ دردناک

صرف افراء کے لیے۔ دیر رات تک وہ جاگ رہی تھی نیند کے آثار کم لگنے لگے تو بہت دیر بعد اس نے اپنا فون اٹھایا۔

"انعم کی کالز"۔ خوشی میں سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ کال ملائی اور دوسری طرف جھٹ سے انعم نے کال ریسیو کی۔

"افراء"۔ برسوں بعد آج اسے پکار کر وہ رونے لگ گئی۔

"کیا ہوا ہے انعم؟ سب ٹھیک ہے؟"۔ اس نے گھبراہٹ میں پوچھا۔

"افراء کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے"۔ بے بسی کے عالم میں اس نے کہا۔

"کیا ہوا ہے انعم مجھے بتاؤ؟"۔ ہمدردی سے اس نے وجہ جانی چاہی۔

"میں کل آکر سب بتاؤں گی، افراء کیا میں تمہارے گھر آ سکتی ہوں؟"۔ بہت حسرت لیے

اس نے مدہم لہجے میں پوچھا تھا۔

"ضرور انعم اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے جانتی ہو پرسوں انوشے کا ولیمہ ہے"۔ اجازت کے

ساتھ ساتھ اسنے بتایا۔

"کیا، انوشے کی شادی ہو گئی؟"۔ خوشی سے اس نے پوچھا۔

"ہاں! ماہر کے ساتھ ہوئی ہے اور میں نے تمہیں آج بلانے کے لیے اتنی کالز کیں پر تم نے میرا فون بھی نہیں اٹھایا۔" اس نے تاسف سے کہا۔

"میں کل آکر بات کروں گی اللہ خوش رکھے اسے اور ماہر سے شادی ہوئی ہے مجھے بہت اچھا لگا سن کر۔" اس کے لہجے میں خوشی صاف ظاہر تھی۔

الوداعی کلمات کہہ کر اسنے فون رکھ دیا۔ افراد کے دل کو کچھ سکون ملا تھا۔

آج کی صبح بہت پیاری تھی۔ صبح صبح ہی ماہر اٹھ گیا تھا جبکہ انوشے سونے میں محو تھی۔
 "انوشے اٹھ بھی جائیں۔" وہ نرمی سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

"اٹھ گئی ہوں۔" وہ ایک ہی آواز پر فوری اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے بالوں کو نرمی سے کیچر سے الگ کیا۔

"صبح صبح چرٹیل بننے کا ارادہ ہے؟" اب وہ اس کے ساتھ جا بیٹھا۔

"نہیں نہیں میں تو نہانے جا رہی ہوں۔" ہنستے ہوئے اسنے بتایا۔

"ارے! اتنی صبح کیوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پاگل صبح صبح نہانے سے بہت اچھی صحت ہوتی ہے افراء کہتی ہیں۔" وہ اٹھ کر الماری کی طرف گئی اور نیا جوڑا لے کر واشروم میں چلی گئی۔

دوسری طرف افراء بھی نہا کر نکلی تھی۔ اس کی طبیعت کچھ بوجھل سی ہو رہی تھی۔ سی-گرین قمیض کے نیچے نارنجی ٹراؤزر اور ساتھ میں ہم رنگ دوپٹہ پہن رکھا تھا۔ بالوں کو کیچر لگائے وہ باہر آ گئی۔

"انوشے نہیں اٹھی کیا؟" باہر بیٹھی ایک عورت سے اس نے پوچھا جو منیب کی کزن تھی۔
 "نہیں ابھی تک تو نہیں اٹھی ہے۔" انہوں نے بتایا۔

"افراء کافی ہی بنا لاؤ میرے لیے۔" انہوں نے حکم دیا۔

"اچھا میں بنا کر لاتی ہوں۔" افراء نے ایک نظر ساری جگہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ تقریباً سب ہی جاگ رہے تھے۔ سب کا جائزہ لیتے ہوئے وہ کچن میں آ گئی۔

دس کپ کافی کے بنا کر وہ لاؤنج میں آ گئی اور سرو کرنے ہی لگی تھی کہ انوشے آ گئی۔

"میرے لیے بنائی ہے نا کافی؟" آتے ساتھ ہی انوشے کافی کی طرف لپکی۔

وہ ہلکا میک اپ کر کے آئی تھی اس کے ساتھ ہی ماہر بھی آگیا تھا۔ افراء نے ایک نظر ماہر کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر آج الگ ہی خوشی تھی۔ اسے خوش دیکھ کر افراء خوش نہ ہوتی ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

"کیسی ہو بیٹا۔" حمزہ (منیب کی کزن) نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں آنٹی۔" کافی کا کپ اٹھا کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اب مجھ سے بھی مل لو۔" منیب صاحب نے حسرت سے دیکھا۔

"السلام علیکم ابو۔" سلام کرتے ہوئے انوشے نے ٹرے میں سے کافی کا کپ اٹھایا اور ان کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو افراء۔" منیب نے افراء کو دیکھ کر کہا جس پر افراء نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"کافی میں نے کہ پکڑائی اور تھینکس افراء کو۔" وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی۔

"پکڑائی تم نے ہے پر بنائی تو افراء نے ہے نا۔" شرارتی انداز میں کہہ کر وہ کافی پینے لگے۔

سب سے ملنے ملانے کا سلسلہ جیسے ہی ختم ہوا انوشے افراء کی پیروی کرتے ہوئے کمرے میں آئی۔

"کیا ہوا ہے افراء آپ ٹھیک ہیں؟" اس کا ہاتھ جیسے ہی اس نے پکڑا اسے زور کا جھٹکا لگا۔

"افراء آپ کو کتنا تیز بخار ہے۔" گھبراہٹ میں اس نے اس کا ماتھا چھوتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں"۔ اس نے اپنے آپ کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"دوائی کھائی ہے آپ نے؟". اب وہ ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"ہاں۔" اس نے کمزور آواز میں جواب دیا اور لڑکھڑاتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"آپ آج ہی ماہر کے ساتھ ڈاکٹر کے جائیں گی۔" اس نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں". اس نے صاف صاف منع کیا تھا۔

”آپ کو میری قسم افراء آپ جائیں گی ورنہ میں بہت ناراض ہو جاؤں گی۔“ اس کا انداز اٹل تھا اور افراء جانتی تھی اب وہ کسی کی نہیں مانے گی سو اس نے ہار ماننے میں ہی بہتری سمجھی۔

”ٹھیک ہے۔“ ہارمان کمر اس نے جواب دیا اور وہیں لیٹ گئی۔

"6 بجے تیار رہئے گا میں ماہر کو کہتی ہوں ٹھیک ہے"۔ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔ اس

نے نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔

سات بجے کے قریب وہ دوائی لے کر ماہر کے ساتھ دوبارہ کار میں بیٹھی۔ اس کا چہرہ بخار سے سرخ ہو رہا تھا۔ باہر کا موسم کچھ بہتر تھا۔

"یہ تو گھر جانے کا راستہ نہیں ہے۔" غلط راستے پر وہ چونک کر لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

"جانتا ہوں لیکن ہم لونگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں۔" سڑک کی جانب نظریں مرکوز کیے اس نے بتایا۔ ایک پل کے لیے افراء کو تحیر سی ہوئی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" نا سمجھی میں اس نے پوچھا۔

"مطلب کے ہم دوسرے راستے سے گھر جائیں گے مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کریں۔" وہ اجازت دیتے ہوئے بولی۔

"آپ نے مجھے اپنی وش نہیں بتائی۔" اس نے دوبارہ باور کروایا جس پر افراء ہنس پڑی۔

"ماہر آپ سے میں نے کہا تھا کہ میں آپ کو ضرور وش بتاؤں گی لیکن مجھے ابھی تک کوئی بھی وش یاد نہیں ہے۔" www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

"آئی ایم شیور کے آپ کی کوئی تو وش ضرور ہوگی۔" وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔ کوئی جواب دیئے بنا ہی وہ ونڈو سے باہر جھانکنے لگی۔

"اب آپ کیسا فیل کر رہی ہیں؟" اس نے ہمدردی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ مگر اس کی نگاہیں ونڈو سے باہر موجود منظر کو دیکھ رہی تھیں۔

"بس ٹھیک ہی"۔ ٹھنڈی سانس لے کر اس نے جواب دیا۔ اب وہ اس کے آگے اپنے احساسات اور جذبات کیسے بیان کر دیتی۔

"ایک بات کہوں؟"۔ اس نے اجازت طلب کی۔ بغیر اجازت کوئی سوال وہ کرتا ہی نہیں تھا اس کا سوال سنتے ہی اس نے اپنے سر کو جنبش دی۔

"بہت عجیب ہیں آپ"۔ اس نے بغیر اس کے چہرے کے تاثرات جانے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے پتا ہے"۔ غصہ کیے بغیر ہی اس نے الگ جواب دیا۔

"اوہ! اگر میں یہ انوشے کو کہتا تو اس نے مجھ سے بہت ہی لڑتا تھا"۔ تحیر سے اس نے کہا۔

"اس میں اور مجھ میں بہت فرق ہے"۔ اس نے مدہم آواز میں کہا مگر وہ سن چکا تھا۔

"کس چیز کا فرق؟"۔

"شاید قسمت کا"۔ اس نے دھیرے سے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔ نا سمجھی سے ماہر نے سر کو جنبش دی۔

"تھینک یو ماہر"۔ کار سے اترتے ہی اس نے کہا۔

"ضرورت نہیں"۔ مسکرا کر اس نے کہا جس پر وہ بھی مسکرا دی۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں ہی آئی تھی کہ سب نے اسکا حال احوال پوچھنے میں ہی پندرہ منٹ لگا دیئے جس پر اسے شدید کوفت محسوس ہونے لگی۔

"تھینک یو افراد کے لیے"۔ اپنے بال کنگھی کرتے ہوئے اس نے آئینے میں سے اس کا عکس دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے بال کمر تک آتے تھے جو نارمل تھے زیادہ لمبے نہیں تھے۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میڈم وہ میری بھی کچھ لگتی ہیں"۔ لیپ ٹاپ پر سر جھکائے اس نے جواب دیا۔

"لیپ ٹاپ پر کیا کر رہے ہو؟"۔ اس نے جاسوسی کرتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے فوری ہی لیپ ٹاپ کی سکرین کو گرا دیا۔ "کچھ نہیں"۔

"مجھ سے جھوٹ"۔ سینے پر بازو باندھی اس نے پوچھا۔

"سرپرائز ہے"۔ اسنے شانے اچکاتے ہوئے کہا جس پر انوشے خاموش ہو گئی۔ اب مزید سوالات پوچھ کر وہ اپنا سرپرائز خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

نوبجے سے پہلے ہی سب کھانا کھا چکے تھے۔ نوبج کر دس منٹ پر دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ کون آیا ہے اس لیے فوری ہی گیٹ کھولا۔ باہر انعم کھڑی تھی جو پہلے سے زیادہ کمزور نظر آرہی تھی۔ چہرے سے سنجیگی بھی صاف ظاہر تھی۔ وہ اپنے قدم اندر رکھتے ساتھ ہی افراد

کے گلے سے لگ گئی وہ رونا نہیں چاہتی تھی سو اپنے جذبات کو نارمل رکھتے ہوئے ہی وہ خوش دلی کے ساتھ افراد سے ملی۔

"ماہر افراد بھی عجیب ہیں نا۔" لیٹے لیٹے اسے اچانک ہی عجیب خیال آیا۔

"کیوں؟" اس نے انوشے کی طرف چہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تک اپنی خواہش ہی بیان نہیں کر سکیں اگر ان کی جگہ میں ہوتی تو میں نے تو تم سے اب تک اس ایک وش میں سو وشنز پوری کروا لینی تھیں۔" وہ قہقہہ لگا کر بولی تھی کہ ماہر نے اس کے بالوں کو نرمی سے چھوا۔

"اوہ تو میڈم آپ اپنی وشنز مجھے اب بھی بتا سکتی ہیں۔" اس نے اب انوشے کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے پوچھا۔

"میری ایک وش ہے کہ میں کسی دوسری کنٹری میں جاؤں۔" کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے بتایا۔

"اس کے علاوہ؟" اس نے مزید پوچھا۔

"ابھی تم میری یہ وش پوری کر دو باقی پھر کبھی بتا دوں گی۔"

"ماہر ویسے ایک بات کہ تم میری یہ وش کب پوری کرو گے؟". خاموشی کو توڑتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"جلد ہی پوری کروں گا". اس نے اندازہ لگایا۔

"اچھا ایک اندازے کے مطابق کب تک پوری کرو گے؟". اب وہ بالکل سیدھی لیٹی تھی اور چھت کو دیکھ رہی تھی۔ کمرے میں ابھی بھی پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"نہیں جانتا". اس نے مختصر جواب دیا۔

"پھر بھی اندازہ لگا کے بتاؤ". اس نے اصرار کیا۔

"سو سال بعد". اس کے سوالوں سے تنگ آکر اس نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔

"دیکھو مجھے سچ سچ بتاؤ". اسے بھی غصہ آیا تھا۔

"کچھ دن انتظار کریں اور مجھے اب سونے دیں مجھے نیند آئی ہے". اب اس نے کروٹ بدل لی تھی۔

"اچھا سو جاؤ لیکن مجھے تو بتا دیتے کب وش پوری کرو گے". جھنجھلاہٹ میں وہ اٹھی اور سوچ بورد پر ہاتھ مارا جس سے کمرے میں جلتی بتیاں بجھ گئیں اور اندھیرا چھا گیا۔



"تم کیسی ہو اب افراء؟". انعم نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں". چھت پر سے اس نے نیچے کے منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم انوشے سے ملی ہو؟".

"ملی تھی میں اور وہ بہت خوشی سے ملی جیسے وہ کبھی مجھ سے ناراض ہی نا ہو". اس نے فوری جواب دیا۔

"کیا ہو رہا ہے؟". انوشے نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تم سوئی نہیں؟". افراء نے پوچھا۔

"نہیں میں نے سوچا کہ آپ دونوں سے بات کر لوں". اپنے بالوں کو کیچر کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے وہ بولی۔ اس کے بال نرمی سے اس کی کمر پر گرے۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟". افراء نے ٹوکا۔

"سر میں درد ہے بہت اسی لیے میں نے بال کھول لیے". سر کو چھوتے ہوئے اس نے بتایا۔

"ہمم!" اس نے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھا۔ "کیا یہ میگرین ہے؟".

"شاید! میں کل ڈاکٹر کے ضرور جاؤں گی". اس نے فوری کہا۔

"میں تمہیں خود لے کر جاؤں گی کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔" تلخی سے اس نے فیصلہ سنایا۔

"میں تمہیں خود لے کر جاؤں گی کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔" تلخی سے اس نے فیصلہ سنایا۔
 "ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں نے منع کب کیا ہے لیکن کل میرا ولیمہ ہے۔" اس نے فوری ہی منہ بنا کر کہا۔

"ہاں چلو پھر پرسوں سہی اور نا میں تمہارے سر کا سی۔ٹی۔سکین بھی کرواؤں گی تاکہ ایک بار میں ہی تمہارا یہ سیاہ ختم ہو۔" اب اسے غصہ ہی آ گیا تھا۔

"اچھا بھئی افراء سی۔ٹی۔سکین، انجیوگرافی، ای۔سی۔جی سب کچھ ہی کروالینا۔" افراء کو شانت کرنے کے لیے وہ ہنس کر بولی۔

"ماہر کہاں ہیں؟" موضوع بدلتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"ماہر تو سو گئے ہیں۔" بظاہر اس نے ماہر کو عزت و احترام سے نوازا۔

"ماہر تمہارا کتنا خیال رکھتا ہو گا نا۔" انعم نے حسرت بھری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہاں لینڈ آئی ہوپ کے عبدالرحمان بھی ایسا ہی ہو گا۔" انوشے نے اندازہ لگایا مگر جلد ہی اسکا اندازہ غلط ثابت ہوا۔

"نہیں۔" اس نے سر جھکا کر مایوسی سے کہا۔

"ہاں؟، نہیں؟"۔ انوشے اور افراء نے بیک وقت چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

"وہ مجھے چھوڑ چکا ہے۔" اپنی بات مختصر کہہ کر اس نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا جہاں دور کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ شاید وہ آنسو چھپا رہی تھی۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"۔ انوشے نے ہمدردی میں اس کے شانے کو تھام لیا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں۔" اس نے شروع سے آخر تک ساری کہانی دوہرا دی اور آواز کے بنا ہی وہ روئے گئی۔

"تم نے مجھے اتنی بڑی بات نہیں بتائی؟"۔ افراء نے اس کے آنسو پونچتے ہوئے اسکے ہاتھ تھام لیے۔

"میں تمہیں کس طرح بتاتی افراء مجھے تو خود بھی یقین نہیں آیا کہ وہ میرے ساتھ ایسا بھی کر سکتا ہے وہ میرے بیٹے ساحر کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔" سسکیوں کے ساتھ اپنی دکھ بھری کہانی سنا کر وہ روئے ہی جا رہی تھی۔

”مماں ممماں ممماں“۔ سال بھر کا ساحر مسلسل رو رہا تھا۔ مگر اس کی پکار کسی کی ہمدردی کو نہیں جگا رہی تھی۔

"اپنا منہ بند رکھو سمجھ نہیں آتا تمہیں۔" وہ درشت سے اس کے معصوم چہرے کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتے ہوئے بولا مگر وہ کچھ سننے اور سمجھے بنا ہی روئے جا رہا تھا۔

"عبدالرحمان تم اسے اس کی منحوس ماں کو ہی کیوں نہیں دے آتے ہو؟" اس کی بہن سنجیدگی سے کہتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

”اسے ترپانے کے لیے لایا ہوں اسے یہاں“۔ پتھر سی نگاہوں سے اس نے ساحر کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل رو رہا تھا۔ ایک ہی جھٹکے میں اس نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے پرے کیا۔

[illegible]

"یہ دیکھو انوشے افراء ساحر کتنا پیارا ہے نا۔" اس نے دھیرے سے موبائل میں موجود تصویر کو چھوتے ہوئے کہا۔ سیاہ بال اور سفید رنگت۔ بلاشبہ وہ بہت پیارا تھا۔

افراء نے دھیرے سے سر کو جنبش دی۔ وہ اس کا دکھ محسوس کر سکتی تھی مگر ابھی کچھ بھی کرنے سے وہ بے بس تھی۔

رات گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی۔ چاند کی روشنی ان تینوں پر پڑ رہی تھی۔ ایک بجے کے قریب وہ اپنے کمرے میں آئی۔ سوچ بورڈ ٹولا اور ایک دم ہی ساری بتیاں جل اٹھیں۔ ایک نظر ماہر پر ڈالی وہ واقعی میں سو رہا تھا۔ جلدی جلدی اس نے ساری بتیاں بجھا دیں۔ اس کی ساری رات انعم کو سوچتے سوچتے ہی بیت گئی۔

صبح بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شہر ڈوب جائے گا۔ آج بادل کھل کر برس رہے تھے۔
 "اس بارش کو بھی آج ہی ہونا تھا۔" ساجدہ کو بارش دیکھ دیکھ کر عجیب برہمی آنے لگی۔

"کیوں کیا ہو گیا؟" وہ نیوز پیپر پڑھ رہی تھی ساجدہ کی بات سن کے چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"بس ایسے ہی۔" انہوں نے بات کو بدلا۔ "تم نیوز پیپر میں کیا پڑھ رہی ہو؟"

"کچھ خاص نہیں بس یونہی"۔ اس نے نیوز پیپر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ساجدہ بیگم افراء کی شادی کب کرنے کا ارادہ ہے؟"۔ ساجدہ کے ساتھ بیٹھی خاتون نے ساجدہ کو مخاطب کیا۔ ان دونوں کی باتوں سے اسے شدید کوفت ہونے لگی۔ دوبارہ سے اس نے نیوز پیپر اٹھا لیا اور چہرے کے اتنا قریب کر لیا کہ اسکی ناک نیوز پیپر کو چھونے لگی۔ ایک تو اس کی طبیعت بوجھل سی تھی اور اوپر سے اس کے پاس بیٹھے سب اس کی شادی کے متعلق اسی سے رائے لینے لگے۔ سنتے ہی اسے عجیب سا غصہ آنے لگا۔

"افراء بات سنو میری اوپر آکر"۔ ٹھیک وقت پر میرا سیرھویوں سے بول پڑی تھی۔ افراء نے چہرے سے نیوز پیپر ہٹا کر اسے دیکھا۔ آج اسے جتنی خوشی میرا کو دیکھ کر ہوئی تھی شاید ہی پہلے کبھی ہوئی ہو۔

"سوری، میں میرا کی بات سن آؤں"۔ شکر کر کے اس نے نیوز پیپر میز پر رکھا اور سیرھیاں چڑھنے لگی۔

"کیا کہنا تھا مجھے؟"۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے میرا سے پوچھ ہی لیا۔ احسن بھی وہیں کمرے میں موجود تھا آج اسے کمرے میں دیکھ کر اسے بہت ہی عجیب لگا۔

"میں تمہیں آج کا ڈیس دکھاتی ہوں تم پلیز جیولری سلیکٹ کرنے میں میری مدد کرو دو"۔ اس کی آواز میں بے بسی در آئی۔ جس پر افراء نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے سونے دیں۔" وہ کمروٹ بدل کر بولا۔

"ماہر ٹائم دیکھا ہے تم نے اور تم اب تک سو رہے ہو۔" وہ بھی اب اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"بس دس منٹ سونے دیں پھر میں اٹھ جاؤں گا"۔ وہ خمار آلود آواز میں بولا۔

"میری طرف سے سوئے ہی رہو تم۔" ہڑبڑا کر وہ شیشے کی طرف بڑھی۔

اپنے بالوں کو کھول کر نرمی سے چوٹی کی اور دوپٹہ سیٹ کر کے باہر آ گئی۔ افراء جب اسے کہیں بھی نہیں دکھی تو وہ انعم کے پاس آ گئی جو برستی بارش میں بھیک گئی تھی۔ اس نے دور سے ہی اسے آواز لگائی۔

"انعم؟" اس نے بلند آواز میں اسے پکار کر اشارے سے بلایا۔ اپنے کامدار سوٹ میں وہ اب اسے بلانے کے لیے بارش میں نہیں بھیک سکتی تھی۔

"تم کیوں آ گئی؟". بارش کے پانی سے بھگی انعم نے اس کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔ اس نے بھی اپنے بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی۔

"تم، تم یہاں پر کیا کر رہی ہو وہ بھی اتنی تیز بارش میں"۔ اس نے ہاتھ بارش کے آگے کرتے ہوئے پوچھا۔ ٹھنڈی اور تیز بارش نے جھٹ سے اس کے ہاتھ میں پانی بھر دیا۔ "اتنی ٹھنڈی بارش ہے"۔ وہ ششدر رہ گئی تھی اس نے جھٹ سے ہاتھ پیچھے کیا اور پانی اسکے ہاتھ سے بہتا ہوا زمین پر گرا۔ اتنی ٹھنڈی بارش میں تو بھیگنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"فکر نہیں کرو میں نے اس سے زیادہ خراب اور تکلیف دہ دن دیکھے ہیں میری تکلیف زیادہ ہے اور یہ بارش تو میری تکلیف کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں"۔ وہ روہانسی ہی ہو گئی تھی۔ اپنا دوپٹے سے اس نے ٹھیک سے خود کو ڈھانپ لیا۔

"انعم؟"۔ اس نے قدرے بیزاری سے اس کی طرف دیکھا۔ جیسے ہی انعم جانے کو پلٹی وہ اسے کلائی سے تھامے لے جانے لگی۔

"پاگل نہیں بنو تمہیں سردی لگ جائے گی میرے ساتھ نیچے چلو، سمجھ آئی"۔
 "میں اور نہانا چاہتی ہوں، چھوڑو بھی انوشے"۔ وہ کہتی رہی پر اسنے اس کی ایک نہ سنی۔

شکر کہ لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا ورنہ انعم کو سب سے خوب ڈانٹ پڑتی۔

"بیٹھو یہاں"۔ اس نے اسے بیڈ پر بٹھا دیا۔ کمرے میں پنکھے کی ہوا اسے کسی سرد ہوا سے کم نہیں لگ رہی تھی اس نے دوپٹے میں اپنے ہاتھ چھپا لیے۔ اس کے بالوں سے بھی پانی کی

بونڈیں ٹپک کر دوپٹے میں جذب ہو رہی تھیں۔ انوشے اب الماری کے پٹ کھول کر کوئی کپڑے دیکھ رہی تھی۔

"میں کوئی ڈریس نہیں لائی ہوں بس ایک لائی ہوں اگر تم مجھے کوئی سوٹ دے رہی ہو تو اس کا شکریہ"۔ کپکپاتی آواز میں اس نے انوشے کو دیکھا۔

"اچھا بہن"۔ وہ اسی طرح کپڑے دیکھ رہی تھی۔ واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی مگر وہ اسی طرح کپڑے ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔

"کیا کر رہی ہو انوشے؟"۔ افراء پوچھتے ہوئے اس کے قریب آئی۔ اس کے ہاتھ میں ٹاول تھا جس سے وہ اپنا چہرہ اور صاف کر رہی تھی۔ شاید وہ نہا کر آئی تھی۔

"افراء انعم کے لیے کپڑے دیکھ رہی تھی"۔ اس نے اپنا ایک اچھا سا سوٹ نکال کر انعم کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ انعم نے کچھ کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا مگر سوٹ زمین پر گر چکا تھا۔ اس نے جھک کر کپڑے اٹھائے۔ ٹی پینک قمیض کے ساتھ فیروسی شلوار اور دوپٹہ تھا۔

"ارے! انعم یہ تم نے کیا کیا؟ کیا تم بارش میں نہائی ہو؟"۔ وہ اسے دیکھ کر حیران و ششدر ہو گئی۔

"ہاں افراء میں نہالوں کیا؟"۔ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے اجازت طلب کی۔

"نہا لو". افراد اسے دیکھ کر پریشان سے مسکرائی۔ جب کہ وہ واشروم میں چلی گئی۔

"تمہیں یاد ہے کل ہم نے ہاسپٹل جانا ہے۔" اس نے اسے دوبارہ سے باور کروایا۔ جس پر اسنے ابرو اٹھائی "نہیں افراء ہم نے ہاسپٹل تو نہیں جانا تھا۔"

"ہم ہاسپٹل ہی جائیں گے تاکہ یہ قصہ ایک ہی دن میں ختم ہو جائے"۔ افراد الماری کی طرف گئی جبکہ انوشے سائیڈ پر ہٹ گئی۔ الماری کو دیکھ کر افراد ٹھٹھک کر رہ گئی۔

”ہائے اللہ! انوشے میں نے اتنی محنت سے کپڑے تمہہ کمر کے رکھے تھے اور تم نے سب بگاڑ دیا۔“ وہ تاسف سے سر جھٹک کر بولی۔

"مجھے میرا سوٹ نہیں مل رہا تھا بس اسی لیے۔" شرمندہ ہونے کی بجائے اس نے بہت پر سکون لہجے میں کہا۔ افراد نے زور سے الماری کا دروازہ بند کیا۔ یعنی کے انوشے کبھی نہیں سدھر سکتی تھی۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟" اسے جیسے ہی یاد آیا وہ بڑی فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

"ٹھیک ہوں میں"۔ مختصر بتا کر اس نے سر کو جنبش دی۔ اسے اس پر غصہ آیا تھا۔



6 بجے کے قریب سب ہی تیار تھے۔ ساڑھے 6 بجے سب نے ہال میں پہنچنا تھا۔ افراد نے گولڈن اور سرخ لہنگا پہنا تھا۔ انوشے نے پریل اور سلور رنگ کا لہنگا پہنا تھا جس پر خوب صورت کام کیا گیا تھا۔

"انوشے سائل"۔ افراد نے اپنے ساتھ سلج پر بیٹھی انوشے کی طرف موبائل کا کیمرہ کیا اور دونوں کی ایک خوبصورت تصویر فون میں کیچر ہو گئی۔

"افراء تم ماہر کے ساتھ بھی تصویر لو نا"۔ وہ جو ساجدہ سے بات کرنے میں مصروف تھا چونک کر انوشے کو دیکھا۔ افراد نے اثبات میں سر ہلایا۔ ماہر نے ایک مسکراہٹ اپنے چہرے پر پھیلائی اور افراد نے فوری ہی پکچر کلک کی۔

"سونائس"۔ تصویر کو دیکھ کر ماہر نے چھوٹا سا تبصرہ کیا اور دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

"انعم ایک پکچر پلیز"۔ افراد انعم کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس تک پہنچی۔ وہ سب سے الگ بیٹھی تھی۔ اس نے مسکرا کر فون اسکی طرف کیا اور ایک پیاری سی تصویر فون میں سیو ہو گئی۔

"تھینک یو افراد میں انوشے کے پاس جاتی ہوں"۔ اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ افراد وہیں چیئر پر بیٹھی رہی۔ ٹیبل پر کہنیاں ٹکا کر فون کی گیلری آن کی اس کی ، انوشے اور ماہر کی خوبصورت سی تصویر پر اس نے دھیرے سے ہاتھ پھیرا۔ اور والپیپر پر تصویر سیٹ کر دی۔ ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ اسے بہت اچھی لگی تھی۔

مردوں کی گیدرنگ کا آج الگ انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ وہ اکیلی ہی سب کی نظروں سے دور بیٹھی رہی۔

"ہیلو مس افراء۔" کوئی ایک دم ہی اسکے مقابل پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

افراء نے فون جھٹ سے بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور ایک نظر سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی۔ ایک لمحے کے لیے وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"آآپ؟" وہ بے ساختہ کھڑی ہو گئی۔

"ہاں میں، کیسی ہو تم؟ اینڈ ویئر از مائی سوئیٹ وائف؟" وہ اس پر نگاہ خاص ڈالتے ہوئے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔

انعم جو افراء کے پاس ہی آرہی تھی دور سے ہی اس شخص کو دیکھ کر غصہ ابھرنے لگا اور وہ بھاگتی ہوئی اس طرف آئی۔

"تم یہاں؟ ساحر کہاں پر ہے؟" بظاہر وہ نرم لہجے میں بولی تھی اس وقت اسے صرف اور صرف اپنے بیٹے کی فکر تھی۔ اسے اپنے مقابل کھڑے شخص کی بھی پروا نہیں تھی۔ افراء انعم کو دیکھتے ہی سائیڈ پر ہو گئی۔ انعم نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑا اور کہیں دور اسے لے آئی۔ افراء ان دونوں کو جاتا دیکھتی رہی۔

"یہ رہا ساحر"۔ اپنی جیب میں سے اس نے فون نکال کر اس نے اس کے چہرے کے سامنے کیا۔ تصویر میں ساحر ہی تھا جو رو رہا تھا۔

تصویر کو دیکھتے ہی اس کا سارا وجود بے یقینی میں ڈوب گیا۔ "میں، میں تمہیں مار دوں گی ساحر مجھے دے دو"۔ اس نے ایک دم ہی اسکا گریبان پکڑ لیا۔

"اتنی آسانی سے تو نہیں دوں گا مسز"۔ وہ نرمی سے اس کا ہاتھ پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا۔ "اور ایک بات اور تم میرے گھر سے اپنا سامان لے آنا میں جلد ہی فاطمہ کو گھر لانے والا ہوں"۔ "عبدالرحمان میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تم ایسے نکلو گے۔ میرا ساحر مجھے دے دو اور جو مرضی کرتے پھرو"۔ اس کے لہجے میں اب قبل جیسی کاٹ نہیں تھی۔

"فی الحال تو تم میرے گھر آ کر اپنا سامان لے جاؤ باقی باتیں بعد میں ہوں گی بائے مسز"۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتا آگے کو نکل گیا۔ وہ بے دم سی ہو کر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ "اس کو کس نے یہاں آنے دیا"۔ افراء نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی افراء! وہ ایسا نہیں تھا۔ کچھ مہینے پہلے وہ ایک لڑکی سے باتیں کرنے لگا تھا بہت عجیب باتیں یقین کرو افراء میں نے اسے خود کئی بار پکڑا تھا۔ لیکن وہ مکر گیا میں نے پھر بھی یقین کر لیا اور ایک دن جانتی ہو مجھے کسی انجان نمبر سے کالز آنے لگیں اور اس دن عبدالرحمان نے میرا فون اٹھا لیا۔ اور اس کے بعد مجھے وہ سب سنا دیا مجھے تو لگتا ہے وہ سب

بھی عبدالرحمان نے ہی کروایا تھا۔ وہ ایسا نکلے گا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" وہ روہانسا ہو کر ساری داستان بتانے لگی۔

"تم مت پریشان ہو ٹھیک ہے انعم میں تمہارے ساتھ ہوں نا"۔ وہ اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے ہمدردی سے بولی۔

"تم جانتی ہو یہ سب میری غلطیوں سے ہی ہوا ہے میں ہی سب کے ساتھ غلط کرتی تھی۔
اپنے گھر والوں سے بدتمیزی کرتی تھی۔ ان کی کوئی بات نہیں مانتی تھی"۔ وہ دکھ سے کہہ رہی
تھی۔ آج اسے ماضی ٹوٹ کر یاد آنے لگا۔

"ایسا نہیں کہتے ہیں انعم اب تم نے ایسا کہا تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔" اسے بھی اب غصہ آیا تھا۔

”افراء کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتی ہوں؟“۔ اس نے ساری بات بتاتے ہوئے یہ سوال کیا تھا۔ افراء اس کی بات سمجھ چکی تھی۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ گھر میں اب کوئی مہمان نہیں رکا تھا۔ سارہ بھی اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی تھی۔ انعم تو سو گئی تھی مگر افراء ماہر کی یاد میں جاگ رہی تھی۔ وہ اسے بھلا نہیں پا رہی تھی۔ انوشے آئینے کے آگے کھڑی جیولری اتار رہی تھی۔

"انوشے وہ آپ کی فرینڈیمیں پر ہی رہیں گی کیا؟". لیپ ٹاپ ہر بیزی ماہر نے گردن اٹھائے بغیر ہی پوچھا۔

"ہاں! افراد نے مجھے بتایا تھا اس کا ہزنڈ بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔" اس بار وہ افسردگی سے کہتی ہوئی چوڑیاں اتار رہی تھی۔

"ہمممم! کتنی بری بات ہے نا۔" وہ بھی افسوس سے سر جھٹک کر بولا۔

"ماہر کہیں تم تو ایسے نہیں ہو جاؤ گے نا؟" وہ چوڑیاں اتار کر بیڈ پر آ بیٹھی۔

"اتنی بے اعتباری ہے مجھ پر؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تحیر سے پوچھنے لگا۔ انوشے نے نفی میں دائیں بائیں سر ہلایا۔

"گڈ ہونی بھی نہیں چاہئے۔" اس نے دوبارہ لیپ ٹاپ کے کی-بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"ماہر کل میں نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔" اس نے اپنے کھلے بالوں کی ایک لٹ انگلی پر لپیٹتے ہوئے بتایا۔

"کیا ہوا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ لیپ ٹاپ اس نے آف کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"ماہر دراصل کئی مہینوں سے میرے سر میں اچانک شدید درد ہونے لگتا ہے۔ آئی ایم سوری میں نے تمہیں کبھی نہیں بتایا۔" وہ تاسف اور شرمندگی سے ساری بات بتانے لگی۔

"انوشے آپ نے یہ سب مجھ سے چھپایا۔" کچھ دیر ڈانٹنے کے بعد وہ تھوڑا نرم پڑنے لگا۔

"ٹھیک ہے کل افراد کے ساتھ چلی جائے گا میں آفس سے جلدی آ جاؤں گا۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے انوشے کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔

"ہممم سوری۔" وہ مختصر بولی۔

"اوکے لائٹ بجھا دیں۔" اس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔ اس کی بات مانتے ہوئے وہ اٹھ کر لائٹ بجھا کر واپس لیٹ گئی۔

"ماہر ناراض ہو؟" وہ اس کے تھوڑا قریب کھسک کر کان میں دھیرے سے بولی۔

ماہر نے ایک دم سے آنکھیں کھول لیں۔ اور وہ دوبارہ پیچھے کو کھسک گئی۔

"نہیں ناراض اور اپنا خیال رکھا کریں۔" وہ چہرہ اس کی طرف کرتے ہوئے بولا۔ "اور پریشان نہیں ہوئے گا سب ٹھیک ہو گا۔" وہ اسے تسلی دے کر گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ اسی پل دروازے پر دستک ہوئی۔

"میں دیکھتا ہوں۔" بتا کر اس نے بڑھ کر کمرے کی لائٹ آن کی اور دروازہ کھولا۔ اس کے سامنے افراء کھڑی تھی۔

"افراء آجائیں۔" انوشے نے اٹھ کر اسے اندر آنے کا اشارہ دیا۔ افراء اندر آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اور ماہر اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا۔

"تمہیں کل کا یاد ہے نا؟" افراء نے اس سے پوچھا۔

"ہاں جی یاد ہے۔" اس نے سر ہاں میں ہلایا۔

"اچھی بات ہے یاد رہنا بھی چاہئے۔" وہ زمین کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کوئی بات نہیں اگر مجھے بھول بھی گیا تو مجھے میرے سوئیٹ ہزنڈ یاد دلا ہی دیں گے۔" وہ ماہر

کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔ اور اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں میچ لیں۔ ماہر نے

اثبات میں سر ہلایا۔ یہ سب دیکھ کر افراء کی آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی۔ اس سے یہ سب

برداشت ہو ہی نہیں سکا نا جانے کیوں۔

"اچھا پھر کل بات ہو گی۔" آنسو ضبط کرتے ہوئے وہ جلدی میں کہہ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ آواز کے بغیر وہ روئے جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے وہ منظر ہٹ نہیں رہا تھا۔ یہ سب تو اس نے سوچ رکھا تھا۔ اور قسمت نے تو رخ ہی بدل دیا تھا۔

صبح کی مدہم روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔ انوشے اب تک سو رہی تھی۔ جبکہ ماہر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

"ماہر جی۔" میرا نشے کی سی آواز میں اسے سیرھیاں اترتی پکارنے لگی۔ ماہر نے چونک کر اسے دیکھا۔

"جی کیا؟" اس نے دوبارہ گردن جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"کیسے ہو؟" وہ اب سیرھیاں اتر کر نیچے آ گئی اور کھڑے کھڑے ہی پوچھنے لگی۔

"ٹھیک ہوں آپ؟" اس نے جواب دیا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔" وہ بڑے مزے سے کہتی ہوئی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"میں نے اپنا کام کر لیا ہے سو میں چلتا ہوں۔" لیپ ٹاپ اٹھاتے ہوئے اس نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ وقت نا سمجھی اور بے یقینی سے وہ صدمے میں رہی۔

"افراء بات تو سنو۔" وہ افراء کو آتا دیکھ کر بولی۔ شاید وہ ابھی سو کے اٹھی تھی۔

"بولو؟" وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگی۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ ماہر اب کچھ زیادہ ہی احتیاط کرنے لگا ہے ہم سے؟" تیوری چڑھاتے ہوئے وہ چہرے پر عجیب تاثرات لیے پوچھنے لگی۔

"احتیاط؟، کیسی احتیاط؟" وہ نا سمجھی سے سینے پر بازو باندھے پوچھنے لگی۔

"خیر کیا تم ماہر کے کمرے میں جا رہی ہو؟" اس نے موضوع بدلتے ہوئے نوچھا۔ فی الحال وہ ماہر کے رویے سے بددل ہوئی تھی۔

"نہیں وہ کچن میں کام ہے مجھے اور امی تو ابھی سو رہی ہیں کل ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے سوچا کام کر لوں"۔ تفصیل سے بتا کر وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"سارہ کو آدھا ادھورہ پیار ہو گا ماہر سے مگر مجھے اس جیسا بالکل بھی نہیں ہے"۔ خاصا دل جلا کر وہ سوچنے لگی۔

"میرا"۔ اسی دوران انعم نے باہر آ کر اسے پکارا۔

"جی؟"۔ اب وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے پاس پڑا نیوز پیپر اٹھا کر پڑھنے لگی۔

"کیسی ہو؟"۔ بہت خوشدلی سے کہتی ہوئی وہ اس سے کچھ فاصلے بیٹھ گئی۔

"تو آپ کو بھی یاد آ گئے ہم؟"۔ طنزیہ وہ بولی۔ اور نیوز پیپر واپس رکھ دیا۔

"جی۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"انعم تم نے صرف میٹرک کیا ہے؟" ناجانے کیسے آج اسے یاد آ گیا۔

"ہاں اس کے بعد میری شادی ہو گئی اور میں نے چھوڑ دیا۔" نظریں ملائے بغیر اس نے جواب دیا۔

"چلو! میٹرک تک تو ہم ساتھ ہی پڑھے تھے ہم میں کتنی دوستی تھی نا۔" اس نے پرانی بات اسے یاد دلائی۔ "ویسے تمہارے ہر بند نہیں دیکھے میں نے۔ کیا وہ شادی پر نہیں آیا اور انوشے سے سنا تھا کہ تمہارا ایک بیٹا بھی ہے اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں یہاں تک کہ شادی پر بھی نہیں بلایا۔"

یہ سب سن کر انعم کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔ "ہاں بہت جلدی میں ہوئی شادی اور وہ اس وقت سعودی عرب ہیں اور میرا بیٹا ساحرامی کے پاس ہے۔"

"اوہ! کیوں کوئی لڑائی ہے تمہاری ساحر سے جو اسے وہاں چھوڑ آئی ہو؟" میرا سوال پر سوال کیے جا رہی تھی یا شاید ماہر کا غصہ نکال رہی تھی۔

"انعم مجھے تمہاری ہیلپ چاہئے کچن میں آؤ۔" وہ کوئی جواب دیتی اس سے پہلے ہی افراد کی آواز کچن سے آئی جس پر اٹھ کر وہ کچن میں چلی گئی۔ جبکہ میرا سیرھیاں چڑھنے لگی۔

"کیا ہیلپ چاہئے میری"۔ وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگی۔

"میرا کے سوالات میں سن چکی ہوں۔ اس کی طرف سے سوری"۔ وہ ندامت کے مارے بولی۔

"نہیں اُس اوکے لاؤ میں تمہاری مدد کروا دوں"۔ اسنے فوری جواب دیا۔

پانچ بج کر بیس منٹ پر انوشے اور افراد ہاسپٹل کے لیے نکلیں۔ ماہر اس وقت آفس میں تھا۔ جبکہ انعم اور ساجدہ دونوں ایک کمرے میں تھیں۔

"انعم بیٹا تم یہاں رہ سکتی ہو جب تک چاہو"۔ وہ ہمدردی سے بولنے لگیں۔

"بہت شکریہ آنٹی"۔ وہ پریشان سی بولی۔

"ویسے بیٹا اپنے ماں باپ کی مانی کیوں نہیں تم نے؟"۔ وہ تاسف سے پوچھنے لگیں۔

"وہ میرا رشتہ ایسے شخص سے طے کر چکے تھے جس کو میں پسند نہیں کرتی تھی"۔ وہ بغیر

شرمندگی کے بولی۔

"اوہ! تو یعنی کہ عبدالرحمان سے تمہاری شادی کے لیے انہوں نے انکار کر دیا"۔ وہ اندازہ لگا کر بولنے لگیں۔

"نہیں میں نے ان کو اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا"۔ اس نے ان کے اندازے کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وجہ تھی پھر تمہارے یوں کرنے کی؟" وہ اس کے بھاگ کے شادی کرنے پر اشارہ کر رہی تھیں۔

"امی ابو نے نہیں ماننا تھا بس یہی وجہ تھی"۔ وہ کھل کر بتانے لگی۔

"تم نے کبھی ان سے پوچھا نہیں بات نہیں کی تو تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو کہ انہوں نے نہیں ماننا تھا؟" وہ تعجب سے بولیں جس پر گردن اٹھا کر انعم نے انہیں دیکھا۔ وہ واقعی لاجواب ہو چکی تھی۔

"دیکھو بچے! ماں باپ اتنے بھی پتھر دل نہیں ہوتے ہیں۔ ماں باپ نہیں مانیں گے وغیرہ وغیرہ یہ سب بچوں کے خیالات اور خوف ہوتے ہیں حالانکہ اس طرح نہیں ہوتا ہے ماں باپ اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں وہ کبھی زبردستی ان پر مسلط نہیں کر دیتے۔ بچوں کو کھل کر ماں باپ سے بات کرنی چاہئے بیٹا۔ کیا تم ایک کہانی سنو گی؟" وہ بڑے پیار سے سمجھاتی ہوئی پوچھنے لگیں جس پر انعم نے سر کو جنبش دی۔

"میری ایک سہیلی تھی۔ وہ کسی کو پسند کرتی تھی اس کے یہی خیالات تھے کہ اس کے ماں باپ نہیں مانیں گے اس پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں گے۔ مگر جانتی ہو ایک دن میں نے اسے بہت ہمت دلائی اور اس نے اپنے ماں باپ کو بتا دیا۔ جانتی ہو وہ پھر مجھ سے کیا کہنے لگی؟" جیسے ہی انہوں نے پوچھا وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"وہ کہنے لگی ساجدہ تم نے تو کمال کر دیا میری امی نے تو میری بات کو تحمل سے سنا اور لڑکے سے ملنے کے بعد وہ میری شادی کے لیے راضی بھی ہو گئیں۔" وہ بہت پیار سے بتانے لگیں۔ وہ بڑی خاموشی سے انہیں سن رہی تھی۔

"میری ایک کزن بھی تھی جانتی ہو جب اسے کسی سے پیار ہوا تو اس نے اپنے ماں باپ کو لڑکے سے ملوایا پر اس کے ماں باپ نے لڑکے سے ملنے کے بعد انکار کر دیا جانتی ہو کیوں؟"

"کیوں؟" اس نے بڑی دلچسپی سے پوچھا۔

"کیوں کہ بیٹا وہ نیت اور نظر سے اچھا لڑکا نہیں تھا۔ ہمارے ماں باپ میں جانتی ہو ایک جادو ہوتا ہے اور جادو پتا ہے کون سا ہوتا ہے؟ وہ جادو یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکے کو دیکھ کر اس کی نظر تک کو پرکھ لیتے ہیں۔"

"مجھے بہت شرمندگی ہے آنٹی۔ میں اپنے ماں باپ سے ملنا چاہتی ہوں۔" اب آنسو ندامت کے مارے اس کی آنکھوں سے ٹپکنے لگے تھے۔

"کیا تمہیں پتا ہے کچھ ماں باپ بہت سخت ہوتے ہیں۔ اتنے سخت کہ وہ بچوں کی پسند کو بھی اہمیت نہیں دیتے۔ شادی کے معاملے میں بھی ان کی نہیں سنتے۔ لیکن بیٹا ایسے ماں باپ یہ غلط کرتے ہیں میں جانتی ہوں۔ لیکن ان کو بتانے میں کیا حرج ہے؟ آپ ان کو سچ بتا کر اپنا فرض نبھائیں۔"

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔" اب وہ روئے جا رہی تھی۔

"احسن کالنگ"

افراء کے موبائل پر نوٹیفیکیشن جل بچھ رہا تھا اس نے جلدی سے اس کی کال پک کی۔ ابھی انوشے کی باری نہیں آئی تھی سو وہ ادھر ادھر ٹہل رہی تھی جبکہ انوشے صوفے پر بیٹھی تھی۔ افراء نے نقاب کر رکھا تھا جبکہ انوشے اسی طرح سر پر دوپٹہ لیے بیٹھی تھی۔

"کیسی ہو؟" جیسے ہی اس نے کال اٹھائی دوسری طرف سے فوری جواب آیا۔

"آپ نے فون کیا کوئی کام تھا؟" جواب دیئے بغیر اس نے پوچھا۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ کو افراء۔" دوسری طرف سے اس کی آواز آئی۔

"کس بات کی مبارک باد؟" وہ چونک کر پوچھنے لگی۔

"بتائیں؟" دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ فوری بولی۔ جیسے ہی اس نے فون کی

سکرین کو دیکھا کال بند ہو چکی تھی۔ جھنجھلا کر اس نے فون پرس میں رکھا۔

"کیا ہوا؟" انوشے اسے دیکھ کر اس کے قریب آئی۔

"کچھ نہیں وہ احسن کی کال تھی شاید کچھ کہنا تھا تو کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔" اس نے بتایا۔

"اوہ! یعنی جیجی کی کال آئی تھی آپ کو؟" اس نے شرارت سے کہا۔

اور اسی وقت افراء کو وہ زہر سے کم نہ لگی۔ "شٹ اپ انوشے۔"

"اوکے! تو اب آپ مجھے شٹ اپ کہہ رہی ہیں اگر مجھے کوئی بیماری نکلی تو پھر پتا چلے گا آپ کو۔"

"انوشے چپ کرو ورنہ میں تمہیں یہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔" اس نے اس کی بازو پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔

چھ بجے انعم گھر کی طرف نکلی تھی اسے اپنے گھر والوں سے ہر صورت معافی مانگنی تھی۔ ندامت اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔ بڑے حوصلے سے اس نے بیل بجائی۔ کچھ ہی سیکنڈ بعد دروازہ کھول دیا گیا تھا۔

"تو؟" راشدہ بیگم بڑے غصے سے اسے دیکھتے ہی بولیں۔

"اماں مجھے اندر آنے دیں پلیز۔" جیسے ہی راشدہ دروازے کے پٹ بند کرنے لگی اس نے ہاتھ

بڑھا کر دروازہ پکڑتے ہوئے کہا۔ باہر بہت سے لوگ تھے اور یوں کرنا اچھا نہیں تھا تو انہوں نے انعم کو اندر آنے کا راستہ دیا۔ اور اسی میں انہوں نے عافیت جانی۔ اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا وہ اکیلی ہی تھیں۔

"بول کیا لینے آئی ہے؟" وہ کھڑے کھڑے تلخ لہجے میں اس سے پوچھنے لگیں۔

"معافی"۔ اس نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا۔

"معاف تو میں نے تجھے کب کا کر دیا بلکہ سب نے ہی کر دیا ہے....." باقی الفاظ ادھورے رہ گئے۔

"سچ اماں؟"۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے پر حوش انداز میں پوچھنے لگی۔

"ہاں! پر تو ہمارے لیے مر چکی ہے"۔ ہاتھ کھڑا کر کے وہ خفگی سے بولنے لگیں۔

"ایسا تو نہ کہیں اماں"۔ وہ دوبارہ رو دینے کو تھی۔

"انعم یہاں سے چلی جا وہ تینوں آنے والے ہیں میں نہیں چاہتی یہاں کوئی تماشا لگے"۔ وہ اپنے خاوند اور بیٹوں کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ آج اس نے خود کو بہت بے بس محسوس کیا۔ سر پر اوڑھا دوپٹا درست کرتی بنا کچھ کہے وہ باہر نکل گئی۔ آنسو گر کر گردن میں جذب ہونے لگے۔

واپسی پر وہ سیدھا اپنے گھر آئی تھی۔ اور عبدالرحمان اسے وہیں ملا تھا۔ وہ شاید گھر میں اکیلا ہی تھا۔

"آگئی سوئیٹ ہارٹ؟"۔ دروازہ کھولتے ہی وہ رومانی انداز میں پکارا۔ انعم نے آنسوؤں سے بھری نگاہ اس پر ڈالی۔ اسے ابھی بھی بہت پیار تھا اس سے مگر انسانوں کو بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔

جواب دیئے بغیر ہی وہ اپنے کمرے میں بڑھی۔ الماری سے کچھ کپڑے نکالے اور ہینڈ کیری میں رکھنے لگی۔

"میں تمہیں ساحر دے سکتا ہوں۔"

اس کی آواز پر وہ چونکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔ اس کا دل دوبارہ عبدالرحمان کے لیے پگھلنے لگا۔

"لیکن میری ایک شرط ہے۔" اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے بیان کیا۔

"کیسی شرط؟" نرمی سے اس نے پوچھا۔

جیسے ہی اس نے شرط بتائی انعم کا چہرہ غصے سے سرخ پڑنے لگا۔ "میں سوچ نہیں سکتی تھی کہ تمہیں ایسی گھٹیا باتیں بھی آگئی ہیں۔"

"دیکھو میں نے تمہیں فورس نہیں کیا تھا مجھ سے شادی کے لیے یہ تمہارا فیصلہ تھا اور میں نے

سوچا کہ ایک لڑکی کو سہارا دینے میں میرا کیا جاتا ہے؟ تم بتاؤ کیا میرا اب حق نہیں بنتا تھا کہ

میں اپنی پسند کی کسی لڑکی سے شادی کر لوں؟"

"بہت بے شرم ہو تم۔" درشت سے کہتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکلی اور اس کا لمس اپنے

وجود پر محسوس کیا۔

"تو کیا اب تم اس کے پاس جا رہی ہو؟" اس کی کلائی کو مضبوطی سے پکڑے وہ بولا۔ اس کا اشارہ کسی لڑکے کی جانب تھا۔

"گھٹیا انسان اپنی زبان بند کرو ابھی تو میں جا رہی ہوں لیکن دوبارہ ضرور آؤں گی ساحر کو لینے۔" غصے پر قابو رکھتے وہ وہاں سے چلی گئی۔

سات بجے دروازے پر دستک ہوئی۔ بڑھ کر ساجدہ نے دروازہ کھولا۔ انوشے کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جبکہ افراء بھی پریشان سی کھڑی تھی۔

"کیا ہوا؟ افراء انوشے رو کیوں رہی ہے؟" گھبرا کر انہوں نے پوچھا۔

www.classicurdumaterial.com

"امی اندر تو آنے دیں پھر بتاتی ہوں۔" افراء نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھاما اور اندر آ گئی۔

"بتاؤ تو صحیح مجھے؟" وہ فکر مندی سے پوچھتی ہوئیں ان کے کمرے میں گئیں۔ جبکہ انوشے کمرے میں روتی ہوئی گئی تھی۔

"وہ ایکچوئیلی میں نے انوشے کو آج کچھ ایکسٹرا ہی ڈانٹ دیا تو اس لئے وہ رو رہی ہے۔" اس نے گہری سانس لیتے ہوئے بتایا۔

”ہم کیا کہا ہے ڈاکٹر نے؟“ انہوں نے مزید پوچھا۔

”امی وہی پروبلمز جو بہت پہلے سے ہیں وہی اب بتائی ہیں ڈاکٹر نے مطلب کوئی سیریس ایشو تو نہیں ہے لیکن پھر بھی ڈاکٹر نے ڈائیٹ لکھ کر دی ہے۔ آپ جانتی ہیں انوشے کوئی اچھی غذا نہیں کھاتی کبھی دودھ بھی نہیں پیا۔ بس جنک فوڈ کھاتی رہتی ہے اس طرح کرنے سے دماغ کمزور ہو گا ہی اور درد بھی ہو گا۔“ وہ تفصیلاً بتانے لگی۔

”اور کیا کہا؟“ وہ شکر کی سانس لیتے ہوئے بولیں۔

”اور یہی کہ انوشے میں ایک چیز ہے پتا نہیں کیا نام لیا تھا ڈاکٹر نے لیکن اس نے یہ بھی کہا تھا کہ انوشے چیزوں میں فوری ری ایکٹ کر سکتی ہے سوچے سمجھے بغیر اور وہ ری ایکشن کبھی کبھی بہت برا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔“

”تم خیال رکھنا اس کا اچھا۔“ وہ پھر سے فکر مند ہوئیں۔

”ماہر ہے نا اس کا خیال رکھنے کے لیے۔“ وہ جھوٹی مسکراہٹ لبوں پر پھیلا کر بولی۔

”اچھا! انعم کہاں ہے؟“ اسنے بات بدلی۔

"آئے گی تو خود ہی پوچھ لینا۔ انوشے کے پاس جا رہی ہوں میں۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولیں جس پر افراء بھی ان کے پیچھے آ گئی۔ مگر جیسے ہی انہوں نے دروازہ کھولا انوشے مست سی سو رہی تھی۔ دنوں نے ہنس کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"امی میں چائے بناتی ہوں پھر بیٹھ کر باتیں کریں گے۔" افراء نے خوش ہو کر کہا۔ اس وقت وہ سیاہ قمیض اور سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔

"ٹھیک ہے میں اپنے کمرے میں چلتی ہوں۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگیں۔ افراء نے چائے جیسے ہی رکھی مدھم سی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ آواز شاید انوشے کے کمرے سے آرہی تھی۔ وہ جلدی سے چولہے کی آنچ ہلکی کر کے اسکے کمرے میں آ گئی۔ کمرے میں اندھیرا تھا اور انوشے کا سیل فون بج رہا تھا۔ شاید کال آرہی تھی مگر انوشے سونے میں اتنی لگن تھی کہ اسے کسی چیز کی ہوش نہیں تھی۔ ماہر کی کال آرہی تھی اس نے کال پک کی اور فون کان سے لگایا۔

"سوئیٹ ہارٹ۔" دوسری طرف سے ماہر کی آواز آئی۔

ایک پل کے لیے وہ ہڑبڑا کر رہ گئی۔

"وہ.... وہ میں افراء... وہ سو رہی ہے۔"

"سوری افراء مجھے.... مجھے لگا کہ انوشے ہیں۔" ماہر جلدی سے معذرت خواہانہ انداز میں کہنے لگا۔

"ہممم". اس نے دکھ سے کہا۔

"آگئی ہیں آپ ہاسپٹل سے؟". دوسری طرف سے استفسار کیا گیا تو وہ گویا ہوئی۔ "جی ہاں سب ٹھیک ہے فکر کی کوئی بات نہیں وہ ابھی سو رہی ہے اللہ حافظ". جلدی جلدی کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ اس کا دل اس لفظ سے دکھا تھا۔

"افراء". جیسے ہی وہ جانے کے لیے پلٹی انوشے نے اسے پکارا۔

"ہاں بولو". افراء نے سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹس جلا دیں۔

"آئی ایم سوری میں اب آپ کی ساری باتیں مانوں گی". وہ شرمندہ سی ہو کر کہنے لگی جس پر افراء اس کے پاس آ کر بیٹھی اور اسے گلے سے لگایا۔

"گڈ گرل یہ ہوئی نا بات". اب وہ اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔ "اچھا جلدی سے باہر آ جاؤ میں چائے بنا رہی ہوں". اس کے بال سہلا کر وہ کہنے لگی اور باہر کی جانب چلی گئی۔

"یہ لیجئے چائے آگئی". افراء نے میز پر چائے رکھتے ہوئے کہا۔ ماہ رخ، ساجدہ، انوشے، انعم اور

میرا لاؤنج میں موجود تھے اور وہ سب کے لیے ہی چائے بنا کر لائی تھی۔ سب نے ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ اٹھایا۔

"افراء ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے". کچھ دیر بعد ساجدہ بولیں۔

"کیا فیصلہ کیا ہے؟" اس کا دل پھر سے بے قابو ہونے لگا۔ کوئی تو بہت فضول بات تھی جو ساجدہ اس سے کرنے لگی تھیں۔

"میں نے اور ماہ رخ نے تمہاری منگنی کی تاریخ طے کر دی ہے۔" ساجدہ نے سنجیدگی سے بتانے۔ افراء بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔

"واؤ خالہ جلدی بتائیں کب؟" انوشے چمک کر پوچھنے لگی۔

"پرسوں"۔ ساجدہ نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"کیا اااا"۔ افراء اب تک بے یقین تھی آنکھوں میں نمی اترنے سے پہلے ہی اس نے آنسو اپنے اندر اتار لیے۔

"ہاں افراء پرسوں تمہاری منگنی ہے اور منگنی کا سوٹ ہماری طرف سے ہو گا تمہیں"۔ ماہ رخ بھی بہت شوق سے بولی۔

"واؤ بہت مبارک ہو افراء بہت خوشی ہوئی مجھے"۔ انعم جو کہ افراء کے ساتھ ہی بیٹھی تھی اسے گلے سے لگا کر کہنے لگی۔

"شکریہ"۔ دھیمی آواز میں کہتی ہوئی وہ پیچھے ہو گئی۔

"افراء تمہیں منظور ہے میری بات؟"۔ ساجدہ افراء سے مخاطب ہوئیں۔ اب افراء کا منع کرنا بے کار تھا سب کتنے خوش تھے یہ اسے دکھائی دے رہا تھا اور ان سب میں اس کی بہن بھی شامل تھی۔

"جی منظور ہے"۔ وہ نظریں نیچی کر کے بولی۔ کیونکہ اب ساجدہ کے فرمان کی سرتابی قطعاً سالم نہیں تھی۔ اسے کوئی نا کوئی مصالحت کرنی ہی تھی۔ اسی لیے اسی میں ہی آسودگی جانی۔

"مبارک ہو افراء، سیریسلی مجھے یقین نہیں آ رہا ہے"۔ انوشے مارے خوشی کے اس کے ساتھ چپک گئی۔ ساجدہ نے اول افراء کو تحیر سے دیکھا اور پھر انبساط سے۔ ان کا دل کسی حد تک آسودہ ہو گیا تھا۔

"میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں آپ کے لیے"۔ اس کی خرمی بیان سے باہر تھی۔

"میں بھی نہیں بتا سکتی کہ میں تمہیں خوش دیکھ کر کتنی خوش ہوں"۔ انوشے سے جدا ہو کر وہ شگفتگی سے بولی۔

"سو سوئیٹ"۔ افراء کے شبہوں سے وہ متاثر ہوئی تھی۔

"مبارک ہو ساجدہ بہن"۔ ماہ رخ اٹھ کر ساجدہ کے گلے سے لگ کر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگیں۔

"خیر مبارک"۔ خوش دلی سے کہ کر وہ ان سے الگ ہوئیں۔

اتنے میں میرا بھاگ کر مٹھائی لے آئی۔ یعنی یہ سب پہلے سے ہی تہیہ تھا۔

"خوش رہو تم"۔ انعم نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اچھا محسوس کر رہی تھی۔

افراء کی دوستی اس سے کافی حد تک ہو گئی تھی۔

"مجھے بہت خوشی ہے افراء تم سوچ نہیں سکتی ہو"۔ ساجدہ نے افراء کو مٹھائی کھلاتے ہوئے

کہا۔ سب کے کھلے چہرے کو دیکھ کر اسے فراغت اور خوشی محسوس ہوئی۔ مگر دل کے کسی

گوشے میں وہ اداس ضرور تھی۔ شام ڈھل رہی تھی اور رات میں بدل رہی تھی۔ افراء متاسف

نظروں سے چھت پر سے آسمان کو گھور رہی تھی۔

"بات سنو"۔ کسی نے اس کے عقب سے پکارا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"بولو انعم"۔ اس نے اجازت دی۔

"میں تمہارے لیے واقعی بہت خوش ہوں"۔ وہ بہت ہچکچاتے ہوئے بول رہی تھی۔

"وہ تو نظر آ رہا ہے"۔

"اچھا آج میں جا رہی ہوں گھر وہ عبدالرحمان نے کہا ہے کہ ساحر کو لے جانا"۔ وہ رنجیدہ ہو کر

بولی۔

"وہ اچانک کیسے راضی ہو گیا؟"۔ وہ تجسس سے بولی۔

"اسے خوفِ خدا آگیا ہو گا"۔ وہ شانے اچکاتے ہوئے بولی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے مگر تمہیں اس پر دوبارہ توکل کرنا چاہئے؟"۔ اس نے نادر سوال کیا۔

"ہاں کرنا چاہیے مجھے، میں کل ضرور آؤں گی اسے ساتھ لے کر"۔ اسے پوری توقع تھی۔

"تمہاری یاد آئے گی انعم۔ بہت اچھی دوست بن گئی ہو تم میری"۔ جانے کا نام سن کر اس

کے چہرے سے اداسی عیاں تھی۔ وہ اچانک سے ہی اس کے گلے سے لگ گئی۔

"تم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی ہو۔ سب ٹھیک ہو رہا ہے اب"۔ وہ شگفتگی سے کہہ رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں ایک بات کہوں تم سے افراء؟"۔ وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"ہاں ہاں"۔ اس نے اجازت دی۔

"تم ساحر کا خیال رکھنا، میں رہوں یا نہ رہوں تم اسے اپنے پاس رکھنا"۔ اس نے آنکھیں میچتے

ہوئے التجا کی۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو؟"۔ افراء کے ماتھے پر شکن ابھری اور اس نے ایک تھپڑ اس کے

ہاتھ پر رسید کیا۔ اس کی باتوں سے اسے کرب پہنچی تھی۔

"مذاق کر رہی ہوں"۔ وہ ہنس کر بولی۔

"میں چلتی ہوں سب سے مل لیا ہے میں نے۔" وہ آنسو پونچتے ہوئے کہنے لگی اور اس کے سامنے سیڑھیاں اتر گئی۔ افراء عجیب نگاہوں سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔ دل بھی عجیب مغمول ہو رہا تھا نا جانے کیوں۔ جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی ساجدہ اس کی منتظر تھی۔

"تم خوش ہونا؟" جیسے ہی وہ ان کے مقابل بیٹھی انہوں نے تہید باندھی۔

"بالکل۔" اس نے بہجت سے بتایا۔

"کوئی شکوہ تو نہیں تمہیں؟" انہوں نے استفسار کیا۔

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ماہ رخ کی بات بار بار ٹال نہیں سکتی تھی میں، اور تم کب تک یونہی رہتی؟ آخر کوئی وجہ نہ

پوچھتا تم سے شادی نہ کرنے کی؟" ان کی بات میں واقعی دم تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہیں آپ، مجھے آپ سے کوئی بھی شکوہ نہیں ہے یقین جانئے۔" اس نے یقین

دلایا۔ اس کے الفاظ میں سچائی تھی۔

"اچانک سے تمہیں کیا ہو گیا؟" انہوں نے تحیر سے پوچھا۔ "تم راضی ہو گئی اتنی جلدی؟"

وہ ایسے بولیں جیسے افراء کی باتوں میں شبہ ہو۔

"میں احسن سے شادی بھی کروں گی وعدہ ہے میرا۔" اس نے دوبارہ یقین دلایا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔" انہیں جیسے توقع نہیں تھی افراء سے۔

"میں ماہر کے انتظار میں یوں نہیں بیٹھی تھی۔ اور واقعی یہ ڈرامہ نہیں ہے کہ ماہر مجھے مل جائے۔ میں احسن سے شادی کروں گی اور ایک بات اور آپ سیدھا شادی کریں منگنی نہیں امی۔ ایک بات اور میں نے ایک سبق سیکھ لیا ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کی شادی بہت پہلے تمہیہ کر دیتے ہیں تو انہیں اس بارے میں دونوں کو بتانا چاہیے۔ اگر نہیں بتانا تو دونوں کو ہی نا بتائیں۔ اب دیکھ لیں اماں اور آپ نے میرا اور ماہر کا رشتہ بچپن میں تمہیہ کر دیا تھا اور اس بارے میں صرف مجھے ہی بتایا۔ اور ماہر کو تو معلوم بھی نہیں تھا کہ اس کی شادی میرے سے ہونی ہے۔ اب دیکھیں اسے ہو گیا نا انوشے سے پیار۔ اگر مجھے بھی خبر نا ہوتی اس بات کی تو مجھے ماہر سے پیار نہیں ہوتا شاید۔ جب سے سنا ہے کہ ماہر سے میری شادی ہونی ہے تب سے میں ان کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔ لیکن یہ سبق مل گیا ہے مجھے کہ ماں باپ اگر بچوں کے رشتے تمہیہ کرنا چاہتے ہیں تو دونوں کو اس بات کا بتادیں یا اگر نہیں بتانا تو دونوں کو ہی نا بتائیں اس طرح کسی کی زندگی خراب ہونے سے بچ جائے گی۔" وہ روہانسا ہو کر بتا رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں ہم دونوں سے غلطی ہوئی ہے اس کے لیے معاف کر دو۔" انہوں نے ابھی ہاتھ جوڑے ہی تھے کہ افراء نے ان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔

"معافی کی ضرورت نہیں ہے میں ماہر کو بھلا دوں گی اور احسن کو دل سے شوہر مانوں گی۔ میری ماں ہیں آپ اسی لیے آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" افرء نے جیسے ہی بول بولے ساجدہ نے اسے گلے سے لگا لیا۔ ان کے دل میں افرء کے لیے اخلاص بھی تھا اور محبت بھی۔ ضروری تو نہیں کہ ہر ایک طرفہ محبت کا انجام یہی ہو کہ محبوب اسے مل جائے۔

سب گھر والے تیاریوں میں مشغول ہو گئے کیونکہ افرء اور احسن کی شادی پانچ دن بعد رکھی گئی تھی یہ سب بہت جلدی تھا مگر ایک نہ ایک دن تو ہونا ہی تھا۔

"میں نے سوچ لیا ہے کہ ہم ہنی مون پر کہاں جائیں گے۔" فریش ہونے کے بعد ماہر نے اس کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماہر تم ابھی ہنی مون کو چھوڑو جب افرء کی شادی ہوگی تو پھر ہم چاروں جائیں گے۔" وہ فراست سے بولی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر، بڑی فراست آگئی ہے آپ میں۔" وہ اس کی بات سے منفعّل ہوا تھا۔

"بس یہ پانچ دن جلدی سے گزر جائیں۔" اس کا صبر شاید کہیں کھو گیا تھا تب ہی وہ اتنی بے صبری دکھا رہی تھی۔

"اچھا پر مجھے ان کی وش پوری کرنی ہے۔" اس نے باور کروایا۔

"ہاں یاد ہے مجھے۔" وہ عجلت سے بیڈ پر لیٹ گئی۔

"کتنی جلدی افراد کی بھی شادی ہو گئی"۔ اس نے جیسے ہی کہا انوشے نے فوری کہا "ہو نہیں گئی ہونی ہے"۔

"جانتا ہوں"۔ وہ اس کی بات پر ہنسنے لگا۔

"کیوٹ ہیں آپ بہت"۔ اس نے اس کا گال پیار سے کھینچتے ہوئے کہا۔

"تم بھی"۔ وہ ہنس کر بولی۔

"ہائے افراء۔" چھت پر پہلی بار آج وہ افراء کو پکار رہا تھا۔

"جی"۔ وہ بامشکل بول پائی۔ عجیب مضطرب سی حالت ہو رہی تھی اس کی۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔" وہ بھی ہچکچاتے ہوئے بول رہا تھا۔

"جو کہنا ہے شادی کے بعد کیسے گا۔" وہ تذبذب سی کہتے ہوئے تیزی سے بھاگ گئی۔

"لگتا ہے شرما گئی۔" وہ بازو سینے پر باندھے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

"اب سے تم نے کوئی کام نہیں کرنا افراء۔" منیب صاحب کی آواز سامنے سے آئی تو وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"کیوں؟"

"کیونکہ تم اب ہماری بہو بننے والی ہو۔" احسن کے ابو کی آواز سنتے ہی وہ کھڑی ہو گئی۔

"اچھا نہیں کروں گی۔" اس نے جلدی سے کہا معلوم نہیں تھا اسے کہ اب وہ کیا بولے۔

"مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے کہ میں اپنی بیٹی تمہیں دے رہا ہوں۔" منیب صاحب نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ہماری بیٹی بھی ہے۔" جیسے ہی وہ دونوں باتیں کرنے لگے وہ تیزی سے وہاں سے کھسک گئی۔

رات اس کے لیے بڑی اداس تھی مگر وہ مصالحت کر چکی تھی۔

"اب مجھے ماہر کو بھول جانا چاہیے۔" آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے ماہر کے بارے میں

سوچا۔ آج وہ ماہر کے بارے میں آخری بار سوچ رہی تھی۔ یہ اس نے تمہیہ کر لیا تھا۔ اسکی

انگ اب ماہر کے لیے ختم تھی۔ یہ سب کٹھن تھا مگر اسے ہی کرنا تھا۔ آخر کب تک وہ یونہی

بیٹھی رہتی؟

لگے دن انعم بہت اداس گھر آئی تھی ساحر بھی اس کے پاس ہی تھا۔ اور بہت خوش بھی لگ رہا تھا۔ اور ہونا بھی تھا خوش کیونکہ وہ اپنی ماں کے پاس تھا۔

"سو کیوٹ"۔ انوشے بار بار ساحر کے گال کھینچ رہی تھی جبکہ وہ اسے ڈری ہوئی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"میں امی سے مل کر آتی ہوں کل پرسوں تک آ جاؤں گی"۔ اس نے رونے والی آواز میں کہا۔
 "ابھی جا رہی ہو؟"۔ افراء نے اعتراض کیا۔

"ہاں کام ہے مجھے، آپ سب ساحر کا خیال رکھنا"۔ وہ نگاہیں چرا کر بولی۔

"ٹھیک ہے بیٹا جلدی آ جانا کام بھی کرنے ہیں ہم نے"۔ ساجدہ افراتفری میں بولیں۔

"ساحر کا میں بہت خیال رکھوں گی"۔ انوشے کو ساحر سے لگن سی ہوئی۔

اس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ سب سے گلے ملنے کے بعد اور اپنے آنسو چھپاتی گھر کی دہلیز پار کر گئی۔ سب اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے تھے۔

"مجھے ساحر بہت کیوٹ لگتا ہے"۔ انوشے بہت بار اس کا گال چوم رہی تھی مگر ابھی بھی اس کا دل نہیں بھرا تھا۔

"اچھا"۔ افراء کا ذہن کہیں اور ہی تھا۔ وہ انعم کے لیے متفکر سی تھی۔

”تم پریشان ہو؟“۔ اسے لگا سو وہ بول گئی۔

”نہیں بس یونہی“۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے ساحر کو گود میں اٹھایا۔

”ہائے کاش یہ کیوٹ بے بی میرا ہو جائے“۔ اس کی (انوشے کی) یہ آرزو دل سے ادا ہوئی تھی اور کبھی کبھی کچھ بول پورے بھی ہو جاتے ہیں۔

دن دن بعد،

”افراء میں جا رہی ہوں“۔ انوشے نے بلند آواز میں اسے بلایا۔ وہ میرا کے ساتھ بازار جا رہی تھی

”اچھا جاؤ اور میری چیزیں بالکل بھی نہیں بھولنا“۔ اس نے سختی سے کہا۔

”اچھا اچھا نہیں بھولیں گے“۔ میرا نے افراتفری میں کہا۔

افراء نے آیت الکرسی پڑھ کر انوشے اور میرا پر پھونکی۔

”مرنے نہیں جا رہے ہم“۔ انوشے کچھ سوچ کر بولی۔

”فضول مت بولو“۔ وہ تنک مزاجی سے بولی۔

”ہاہاہاہا اچھا افراء“۔ الوداعی کلمات کہنے کے بعد وہ چلی گئیں۔ انہیں رخصت کرنے کے بعد

وہ اطمینان سے کام کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسے اپنے فون کا یاد آیا۔ وہ اپنے

کمرے میں گئی۔ اور اس نے آج کئی دن بعد اپنا فون ان کیا تھا۔ کچھ دیر بعد اس کا فون کب سے بج رہا تھا۔ آخر کار اس نے فون اٹھایا۔

"یہ کس کا نمبر ہے؟" انجان نمبر سے کال آنے پر اس نے کال پک کی۔

"السلام علیکم"۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

دوسری طرف سے جو الفاظ ادا ہوئے تھے وہ سنتے ہی اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔ اسے لگا وہ دوسرا سانس نہیں لے پائے گی۔

"کیا؟" بے یقینی سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے اور فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا۔ ایک لمحے کے لیے کچھ سوچے بغیر وہ لاؤنج میں بھاگی۔

"کیا ہوا افراد؟" اسے یوں روتا دیکھ کر ساجدہ نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے؟"۔ ماہ رخ بھی تفکر سے پوچھنے لگیں۔ ان کی گود میں ساحر بیٹھا کھیل رہا تھا۔

"امی وہ فون۔۔۔ وہ مجھے وہ فون آیا ابھی وہ انہوں نے کہا۔۔۔ نہیں رہی وہ۔" اونچی آواز میں روتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔

"کون نہیں رہی افراء؟" ساجدہ نے اسے اٹھایا مگر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔ ماہ رخ نے ساحر کو زمین پر بٹھایا اور بھاگ کر اس کے لیے پانی کا گلاس لے آئیں۔

"امی وہ چلی گئی۔۔۔ امی" ساجدہ نے پہلی بار اسے یوں روتا دیکھا تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو افراء" ساجدہ نے مشکل سے اسے جھنجھوڑا۔ وہ روتے ہوئے زمین پر گرتی جا رہی تھی۔

"پانی پیو افراء" ماہ رخ نے زبردستی اسے گلاس پکڑایا۔ ایک سانس میں اس نے پانی پی کر گلاس واپس کیا۔

"بتاؤ اب" ساجدہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھیں۔

"نعم کی امی کی۔۔ کال۔۔ آئی تھی۔۔ انہوں نے، انہوں نے کہا۔۔ کہا کہ انعم نے

پرسوں۔۔۔ پرسوں خودکشی۔۔۔۔۔ خودکشی کر لی ہے۔۔ وہ نہیں رہی امی"۔ سسکیوں میں ٹوٹے

ہوئے الفاظ میں بول کر وہ ساجدہ کے گلے لگ گئی۔ ساجدہ اور ماہ رخ کو شدید دھچکا لگا۔ ساجدہ

نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

[illegible]

”ہممم۔“ وہ ساحر کے سر پر پیار کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

”بہت اچھا لگتا ہے آپ کو ساحر؟“ اس نے انوشے کا پیار دیکھتے ہوئے کہا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

لگے دن،

”کھانا کھا لو میں تمہارا نہ نہیں سنوں گی۔“ ساجدہ اخلاص سے اس کے لیے کھانے کی ٹرے لے کر گئیں۔ ایک دن میں ہی وہ نہ کھانے کی وجہ سے پہلے کی نسبت کمزور نظر آرہی تھی۔ ”مجھے نہیں کھانا۔“ اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔ کل سے بس وہ اپنا بھیگا چہرہ ہی صاف کیے جا رہی تھی۔

”ٹھیک ہے پھر مجھے اپنی ماں بھی مت کہنا۔“ انہیں بھی اپنا حکم منوانا آتا تھا۔
www.classicdigitalmaterial.com
www.classicdigitallibraries.com
support@classicdigitalmaterial.com

”ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری۔“ وہ اٹھ کر جانے ہی لگی تھیں کے افراء نے کھانا شروع کر دیا۔

”شاباش کھاؤ، تم نے ہی تو اس دن مجھے سمجھایا تھا کہ جانے والے کے لیے آنسو نہیں بہائے جاتے دعا کی جاتی ہے۔“ ساجدہ نے اسے باور کروایا۔ ”اور اب تم خود رو رہی ہو۔“

"مجھے۔۔۔ معاف کر دیں امی میں۔۔۔۔ میں اب نہیں روؤں گی۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"شباباش"۔ انہوں نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے خوشی سے کہا۔

وہ اپنی الماری سے انعم کے کپڑے نکال رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے اس کے کپڑے نکالے ایک بڑا صفحہ اس میں سے نکل کر زمین پر گر گیا۔ اس نے جھک کر وہ صفحہ اٹھایا۔ شاید وہ کوئی لیٹر تھا۔ زمین پر بیٹھ کر اس نے پڑھنا شروع کیا۔

”افراء تم بہت اچھی ہو۔ مجھے تم سے سچ میں بہت پیار ہے۔ پہلے بھی تھا اب بھی ہے۔ میں آج تمہیں ایک بات بتانا چاہتی ہوں میرے ماں باپ نے مجھے معاف نہیں کیا۔ آخر غلطی جو اتنی بڑی کر دی تھی میں نے۔ مجھ سے ان کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی۔ عبدالرحمان نے مجھے دھوکا دیا مگر میں اس سے نفرت نہیں کر پا رہی۔ میں بہت ٹوٹ چکی ہوں۔ میرا دل اب زندگی سے اٹھ چکا ہے۔ میں زندہ نہیں رہنا چاہتی۔ آج تم سے ایک چیز مانگنا چاہتی ہوں۔ میں ساحر کو تمہارے حوالے کر رہی ہوں۔ اس کا بہت خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔“ اس سے آگے پڑھا نہیں گیا۔ آنکھیں پھر سے بھیگ گئی تھیں اس لیے طیش میں اس نے لیٹر ہی پھاڑ دیا۔ اسے انعم سے نفرت سی ہو رہی تھی۔

اس نے پیار سے ساحر کے ماتھے پر بوسہ دیا جو اس وقت سو رہا تھا وہ گود میں اسے اٹھائے
انوشے کے کمرے میں گئی۔ اور دروازے پر دستک دی۔

"آجائیں"۔ اندر سے ماہر کی آواز آئی تو اس نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔ اسے دیکھ کر انوشے
نے بازو سے افراء کو پکڑا اور بیڈ پر بیٹھا دیا اور خود بھی بیٹھ گئی۔ "کیسی ہیں افراء؟"۔ سنجیدگی
سے اس نے پوچھا۔
"ٹھیک ہوں انوشے"۔

"ساحر مجھے دے دیں"۔ انوشے نے ساحر کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"انوشے کو ساحر بہت پسند ہے"۔ ماہر نے نظریں ملا کر افراء سے کہا جس پر افراء نے سر کو
جنش دی۔ وہ آج آخری بار ماہر کو حسرت سے دیکھ رہی تھی کیونکہ اب اسکا محرم کوئی اور بننے
جا رہا تھا۔

"جانتی ہوں اس لیے مجھے آپ سے کچھ مانگنا ہے ماہر"۔ اس نے بھی نظریں ملاتے ہوئے کہا۔

"یعنی کہ وہ وش سوچ لی آپ نے؟"۔ اس نے اندازہ لگایا جو کہ بالکل درست نکلا۔

"جی"۔ وہ پریشان سی مسکرائی۔

”تو جلدی بتائیں افراء۔“ انوشے بے قراری سے بولی۔

”میں چاہتی ہوں ماہر آپ اور انوشے تم، آپ دونوں میری وش پوری کریں۔ آپ دونوں ساحر کو۔۔۔ ساحر کو گود لے لیں اور اس کے ماں باپ بن کر رہیں۔“ اس نے ساحر کی طرف دیکھتے ہوئے ہچکچا کر کہا۔

”کیا سچ افراء؟“ انوشے نے چلا کر پوچھا اس کی خرمی کی انتہا نہ تھی۔

”جی، اور ماہر آپ کو یہ منظور ہے؟“ اس نے بمشکل اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”مجھے دل سے آپ کی بات منظور ہے۔“ اس نے جیسے ہی کہا افراء کے آنسو دوبارہ اس کی آنکھوں سے ہیرے کی مانند چمک کر گرنے لگے اور یہ آنسو غم کے نہیں خوشی کے تھے۔

www.classicurdumaterial.com

www.classicdigitallibraries.com

support@classicurdumaterial.com

دو ماہ بعد،

افراء اپنے نئے کمرے میں دلہن کے روپ میں بیٹھی احسن کا انتظار کر رہی تھی۔ سرخ جوڑے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ پھول ہر طرف بکھرے پڑے تھے۔ دل کی دھڑکن بہت تیز تھی۔ کچھ ہی پل گزرے تھے کہ احسن دلہے کے روپ میں اندر داخل ہوا۔

"افراء تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔" سلام کرنے کے بعد وہ اسکی تعریف کرتے ہوئے اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ افراء نے شرم سے نظریں جھکا لیں اور ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔

"بڑا مسکرا رہی ہو۔" وہ شرارت سے بولا۔

"جی اپنی قسمت پر مسکرا رہی ہوں۔" اس نے بھی شرارت سے کہا۔

"اوہ یعنی کہ تم اپنی قسمت کی خوش قسمتی پر مسکرا رہی ہو ہے نا کیونکہ میں تمہارا شوہر بن گیا۔" وہ اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے بولا۔

"جی بلکل۔" وہ دوبارہ ہنس دی۔

"جانتے ہیں آپ احسن کہ قسمت کو برا نہیں کہنا چاہیے۔" اس نے بھی احسن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور بڑے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ اب وہ اس کا محرم تھا۔ اور باہر اب اس کے دل میں پہلے کی طرح موجود نہیں تھا۔ وہ اس کی خاطر اپنے محرم کو ناراض نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی اسے بے رخی دکھا سکتی تھی۔

"تمہیں قسمت کچھ زیادہ ہی یاد نہیں آرہی؟"

"ایک ڈرامہ تھا اس کا نام قسمت تھا۔ تو اس کی سٹوری یاد آرہی ہے مجھے۔" اس نے کچھ سوچ کر بتایا۔

"اچھا کیا سٹوری تھی؟ مجھے بھی بتاؤ؟" اس نے پیار سے اس کا جھمکا چھوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک لڑکی تھی وہ ایک لڑکے سے بہت پیار کرتی تھی مگر اس کی بہن کی شادی ہو جاتی ہے اس لڑکے سے اور پھر ایک دن لڑکی مر جاتی ہے اور جو پہلے والی لڑکی ہوتی ہے نا اس کی شادی لڑکے سے ہو جاتی ہے۔" اس نے کچھ اپنی کہانی بتائی اور کچھ خود سے بنا ڈالی۔

"انٹرسٹنگ لیکن دنیا میں ایسا نہیں ہوتا۔ زیادہ تر یہ ڈراموں میں ہی ہوتا ہے۔"

"جی بالکل۔" وہ پلکیں جھکا کر بولی۔ اب اسے آگے بڑھنا تھا اسے ماضی یاد نہیں کرنا تھا۔ ماضی بہت درد بھرا تھا مگر مستقبل کی خوشیاں اس کے سامنے تھیں لیکن ان خوشیوں کو تھامنا اس نے خود تھا۔

www.classicdigitallibraries.com
support@classicurdumaterial.com

"اور میرے پاس تمہارے لیے ایک بہت پیارا تحفہ ہے آنکھیں بند کرو۔"

"اچھا دیں۔" اس نے آنکھیں دھیرے سے بند کیں۔

"اچھا اب کھول لو۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

جیسے ہی افراء نے آنکھیں کھولیں ایک خوبصورت چین جس کی چمک بہت تیز تھی۔ چین اس کی گردن میں ستاروں کی طرح ٹمٹما رہی تھی۔

"بہت خوبصورت ہے۔" اس نے چین کو چھوتے ہوئے کہا۔ اسے آج دل سے خوشی محسوس ہو رہی تھی۔

"تم سے کم۔" وہ اسے دیکھ کر کھوئے سے انداز میں بولا۔

.....
 "آج تو بڑی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔" اس نے کچھ ادا سے اس کی تعریف کی۔

"اور پہلے کیسی لگتی ہوں؟" وہ اس کے سامنے آتے ہوئے بولی۔

"بہت اچھی۔" وہ اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے بولا۔

"آئی لو یو ماہر۔" وہ ہنس کر اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

"آئی لو یو ٹو۔" اسنے اپنی گرفت میں انوشے کو لیتے ہوئے کہا۔ قسمت ان دونوں پر بڑی مہربان تھی۔

.....
 کچھ دن بعد۔۔

"احسن میں آپ کے لیے چائے لائی ہوں۔" افرام نے گرم گرم چائے اسے پکڑاتے ہوئے کہا اور جانے ہی لگی تھی کہ احسن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے حصار میں لیا۔

"کیا ہوا؟"۔ اس نے پوچھا۔

"تم شادی سے پہلے مجھ سے پیار کرتی تھی کیا؟" اس نے نادر سوال کیا۔

"مطلب؟"۔ اس نے نا سمجھی میں پوچھا۔

"مطلب تم میرا اتنا خیال رکھتی ہو اس لیے مجھے لگا۔ ورنہ میری اپنی بہنیں اور انوشے بھی ماہر سے پیار کرتی تھیں اور تم واحد ہو جسے ماہر سے پیار نہیں ہوا سو آئی گئیں کہ تمہیں مجھ سے پیار ہو گا۔" وہ ہنس کر بولا۔

”اچھا۔“ وہ بھی ہنس کر اسے دیکھنے لگی مگر دل اس کا اداس ہوا تھا۔ اسے کچھ پل کے لیے

ایک سال بعد،،

انوشے بے چینی سے افراء کے کمرے میں ٹھل رہی تھی جب ساجدہ کا فون آیا۔ اس نے عجلت میں فون اٹھایا۔

"مبارک ہو انوشے۔۔ بیٹی ہوئی ہے۔" دوسری طرف جیسے ہی یہ خبر آئی وہ چیخ پڑی۔

"ماہر ماہر افراء کے بیٹی ہوئی ہے۔" وہ تیزی میں اس کے گلے سے لگ گئی۔

"مبارک ہو آپ خالہ بن گئی ہیں۔" ماہر نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا

لگے دن افراء گھر آ گئی تھی۔ اسے بہت تھکاوٹ ہو گئی تھی اس لیے وہ بیڈ پر ہی لیٹ گئی تھی۔ سارے اس کے بیڈ کے آس پاس تھے۔

"ناک بالکل افراء جیسا ہے۔" ساجدہ نے اس ننھی سی بچی کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں نہیں ساجدہ بہن احسن جیسا ہے۔" ماہ رخ نے اعتراض سے کہا۔

"کیا نام رکھنا ہے پھر احسن بھائی؟" سارہ نے پوچھا۔ وہ آج ہی آئی تھی۔

"جو میری وائف کہیں گی۔" احسن نے سب کے سامنے ہی بول دیا۔

"استغفر اللہ۔" پیچھے سے کہیں سے معیز کی آواز آئی تھی۔ ابھی تک اس کی شادی نہیں ہوئی

تھی

"بس جلتے رہنا تم۔" میرا نے تنک کر کہا۔

ان تینوں کی نوک جھوک شروع ہو گئی تھی۔ سب کو ایسے دیکھتے ہی انوشے کا سر چکرانے لگا۔

"میں نے نام رکھ لیا ہے۔ انعم"۔ افراء نے اپنی دوست کی یاد میں اپنی بیٹی کو اس کا نام دے دیا۔

"بہت پیارا نام ہے"۔ سب نے ایک ساتھ کہا وہ جانتے تھے کہ اسے اپنی دوست سے کتنا پیار تھا۔

"میں نے بھی کچھ سوچا ہے"۔ انوشے نے اپنی گود میں بیٹھی "ماہ نور" کو ماہر کو دیا اور ساحر اس سے لیتے ہوئے کہا۔

"کیا سوچا ہے؟"۔ سب نے پوچھا۔

"ساحر کی ماماں یعنی کہ میں نے سوچا ہے کہ میرے ساحر کی شادی میری پیاری بہن کی پیاری سی بیٹی انعم کے ساتھ ہوگی۔ یہ رشتہ آج میں نے تمہیہ کیا ہے۔ سب کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"۔ اس نے جیسے ہی کہا سب نے خوشی میں نفی میں سر ہلایا کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔

"ساحر کے ابا کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ ماہر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میری ایک شرط ہے"۔ افراء نے کہا۔

"کیسی شرط؟"۔ انوشے نے بے چینی سے پوچھا۔

"میری یہ شرط ہے کی جیسے ہی انعم اور ساحر بڑے ہوں گے ہم ان دونوں کو بتادیں گے اس رشتے کے بارے میں ان سے چھپا کر نہیں رکھیں گے۔" افرء نے ساجدہ کی طرف دیکھ کر بتایا جس پر ساجدہ نے مسکراہٹ پھیلا کر ہاں میں سر ہلایا۔ اور وہ بھی مسکرائی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب انوشے یا اس کے بچوں کے ساتھ وہ ہو جائے جو اس کے ساتھ ہوا۔ وہ اب کسی کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"منظور ہے ہمیں۔" انوشے کہتے ہوئے افرء کے گلے لگ گئی۔ افرء نے پیار بھری نگاہ سے احسن کو دیکھا۔ قسمت اب اس پر بھی مہربان تھی۔

ختم شد